داڑھی رکھنے کا شرعی حکم اور ہمارا کردار

مؤلف

امیرِ تبلیغ اسلامی شیخِ طریقت حضرت مولانا

محمد ابراہیم عاجز مدظلہ العالی

محمد ابراہیم قادری

مکتبۃ الاسلام
قادری منزل 5/36 سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور
0334-7392411
042-37483308

Marfat.com

Marfat.com

داڑھی رکھنے کا شرعی حکم اور ہمارا کردار

مع

مونچھیں رکھنے کا شرعی حکم

مؤلف

امیرِ تبلیغِ اسلامی
شیخِ طریقت
حضرت مولانا
محمد ابراہیم عاجز قادری
مدظلہ العالی

مکتبۃ الاسلام
5/36 سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور پاکستان
فون نمبر: 042-37483308,0334-7392411

Marfat.com

جُملہ حُقوق محفوظ

نام کتاب	.....	داڑھی رکھنے کا شرعی حکم اور ہمارا کردار
مُؤَلِّف	.....	مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری مدظلہ العالی
صفحات	.....	288
سنِ اشاعت	.....	اپریل 2018ء
تعداد	.....	1100
ہدیہ	.....	-/350 روپے

297.26
14 ع
140025

ملنے کے پتے

مکتبۃ الاسلام

قادری منزل 5/36 سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور 0334-7392411

جامعہ مدینۃ الاسلام

مرکز تبلیغ اسلامی نزد دربار حضرت کانواں والی سرکار گجرات رحمۃ اللہ علیہ 0333-8475677

جامع مسجد فیضان شریعت

تین ہٹی مارٹن روڈ اقبال کالونی کراچی 0347-3359913

غوثیہ کتب خانہ

مین بازار نواب آباد واہ کینٹ 0312-5131474

Marfat.com

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر
انتساب	8
تقریظ: مفتی عبدالرحمٰن جامی	9
تقریظ: مفتی محمد جنید قادری	10
تقریظ: مفتی محمد وسیم اختر مدنی	11
تقریظ: مولانا امجد محمود رضوی	13
تقریظ: صاحبزادہ محمد داؤد رضوی	15
حمد رب العلمین جل جلالہ	17
ثنائے رحمۃ للعالمین ﷺ	19
نبی کے معصوم ہونے کی ایک دلیل	22
نبی محض احکام پہنچانے والے نہیں ہوتے	23
بہترین نمونہ	26
داڑھی بڑھاؤ	27
موجودہ مسلمانوں کی بے حسی	31
سنتِ انبیاء و مرسلین علیہم السلام	32
سنتِ خلیل یا سنتِ کُل انبیاء کرام علیہم السلام	34
شرعی حکم	37
حکمِ مصطفےٰ ﷺ	37
مجوسیوں کا شیوہ	38
یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ	39
یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو	40
مشرکوں کا خلاف کرو	40
داڑھی رکھنے کے واجب ہونے کی پہلی دلیل	41
حکم کی شرعی حیثیت	41
داڑھی رکھنے کے واجب ہونے کی دوسری دلیل	45
داڑھی منڈوانے کے حرام ہونے کی پہلی وجہ	45
رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے	46
حکم نبی ﷺ کے خلاف چلنے کا انجام	47
اعراض کی دو صورتیں	49
داڑھی کا مذاق اڑانے والوں کے لیے لمحہ فکریہ	57
داڑھی کا مذاق اڑانا اسلام کا مذاق اڑانا ہے	59
سنت پر عمل لازم پکڑو	60
وہ میرا نہیں	61
راہِ مصطفےٰ ﷺ ہی راہِ نجات ہے	61
اطاعتِ مصطفےٰ ﷺ تمام عبادات سے افضل ہے	62
شیطان کی پیروی مت کرو	67
روزِ قیامت میں رسوائی	68
اسلامی حکومت	69
باعمل مسلمانوں کا رعب و دبدبہ	69
سنتِ رسول ﷺ کی مخالفت کا انجام	70
گناہِ جاری	71
کفار کی سازش	72
کامیابی کا راستہ	75

Marfat.com

فکر روز جزا کرو	77	داڑھی منڈوانے کے حرام ہونے کی چوتھی وجہ	104
داڑھی کی اہمیت اور ہماری جہالت	78	ملتِ حنیفہ کے شعائر	104
فاسق کی تعریف نہ کرو	78	داڑھی کے منڈوانے کے حرام ہونے کی پانچویں وجہ	106
بُرا نام	79	شعار کی دو اقسام	108
داڑھی منڈوانے کے حرام ہونے کی دوسری وجہ	80	حکمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	110
شیطان کے چار گمراہ کن کام	81	حرمتِ شعار لازم ہے	110
مستثنیٰ امور	81	مومنین و کافرین کے درمیان وجہ امتیاز	111
داڑھی منڈوانا تغییر خلق اللہ ہے	82	اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ	113
مُثلہ کرنا منع ہے	84	توجہ فرمایئے	115
بالوں کے ساتھ مثلہ کا انجام	85	تین مبغوض اشخاص	117
اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا	87	ایسی اطاعت جائز نہیں	118
شیطان سے دوستی باعث ہلاکت	88	اظہار ناراضیٔ خدا جل جلالہ	119
دلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم را مے خراشی	90	داڑھی منڈوانے کے حرام ہونے کی چھٹی وجہ	121
لمحۂ فکریہ	91	بُرے اور نافرمان لوگ	121
دین پر استقامت	94	قومِ لوط کے دس برے کام	122
دین پر استقلال	95	داڑھی منڈوانے کی شرعی حیثیت	124
سچی محبت کی پہچان	96	شافعی مذہب میں داڑھی منڈوانے کا شرعی حکم	124
محبت کی نشانی	96	مالکی مذہب میں داڑھی منڈوانے کا شرعی حکم	125
داڑھی منڈوانے کے حرام ہونے کی تیسری وجہ	98	حنبلی مذہب میں داڑھی منڈوانے کا شرعی حکم	126
مرد افسر ہیں	99	بالغ ہوتے ہی داڑھی رکھنے کا حکم	127
مَردوں کی فضیلت کی وجوہات	99	اگر بیس ہزار میں مل جاتی	127
زنانہ مَردوں پر لعنت	100	کاش! دس ہزار میں مل جاتی	128
تسبیح ملائکہ	101	رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک	129
چار مبغوض اشخاص	103	خلفائے راشدین کی ریش مبارک	131

Marfat.com

حضور غوث پاک کی ریش مبارک	132
داڑھی مٹھی بھر رکھیں	133
حنفی مذہب میں داڑھی کا حکم	133
شافعی مذہب میں داڑھی کا حکم	134
حنبلی مذہب میں داڑھی کا حکم	134
مالکی مذہب میں داڑھی کا حکم	135
داڑھی کی شرعی مقدار	137
مٹھی بھر داڑھی کا قرآن سے ثبوت	137
مٹھی بھر داڑھی کا حدیث سے پہلا ثبوت	139
سرکار ﷺ کا عمل مبارک	139
اجمالی احکام کی تفصیل	142
حکم اور عمل میں تطبیق	143
مٹھی بھر داڑھی کا حدیث سے دوسرا ثبوت	144
مٹھی بھر داڑھی کا حدیث سے تیسرا ثبوت	145
مٹھی سے کم داڑھی رکھنے والوں کی غلط فہمی	146
ارشادِ الٰہی جل جلالہ	147
اطاعت اور اتباع میں فرق	148
کونسے افعالِ مصطفےٰ ﷺ کی اتباع واجب ہے؟	149
سنت کی تعریف	152
فرض کا شرعی حکم	154
واجب کا شرعی حکم	155
سنتِ مؤکدہ کا شرعی حکم	155
اِساءت کا معنیٰ	156
سنتِ غیر مؤکدہ کا شرعی حکم	156
مستحب کا شرعی حکم	157
مباح کا شرعی حکم	158
حاصلِ کلام	158
مٹھی بھر داڑھی کا آثارِ صحابہ سے پہلا ثبوت	160
حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا عمل	160
مٹھی بھر داڑھی کا آثارِ صحابہ سے دوسرا ثبوت	161
مٹھی بھر داڑھی کا آثارِ صحابہ سے تیسرا ثبوت	162
شیخین کی اقتداء کرو	163
سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی اتباعِ سنت رسول ﷺ	164
حضرت عمر فاروق کی اتباع رسول ﷺ	167
غور فرمایئے	168
خلافِ روایت پر عمل	169
ایک سوال اور اس کا جواب	170
خود ساختہ عرفِ عام	171
مٹھی بھر داڑھی کا اصولِ حدیث سے ثبوت	172
مٹھی بھر داڑھی کا اقوالِ فقہاء سے پہلا ثبوت	173
داڑھی کی شرعی مقدار	173
ایک شبہ کا ازالہ	175
مٹھی بھر داڑھی کا اقوال فقہاء سے دوسرا ثبوت	177
داڑھی کی تخصیص	178
زیادہ کاٹنا جائز نہیں	179
اکابرین کے ساتھ رہنے میں برکت ہے	181
خشخشی داڑھی رکھنے والے توجہ فرمائیں	182
مسخرے کو نجات مل گئی	183

Marfat.com

شیطان کھلا دشمن ہے	188	خط بنانے کا حکم	232
مٹھی بھر داڑھی واجب ہونے پر چالیس علمائے اہلسنت کے فتاویٰ	189	ایک مٹھی سے زائد بال کاٹنے کا طریقہ	233
دست بستہ التجا	207	بچی کے بالوں کا حکم	234
حفاظِ قرآن سے دست بستہ درخواست	209	بچی کے بال داڑھی کا حصہ ہیں	234
مسجد انتظامیہ سے دست بستہ اپیل	210	دو سفید موتی	235
نماز کا حکم	212	کوٹھوں کے بالوں کا حکم	237
فاسق کو امام بنانے والے گناہ گار ہیں	212	گواہی رد فرمادی	237
فاسق کی امامت مکروہ ہے	214	فتویٰ اعلیٰ حضرت	239
مکروہ نماز کا لوٹانا واجب ہے	215	دعوت فکر	241
ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لو	215	اظہار ناپسندیدگی	243
شرحِ رضوی	215	نعت: محبت آپ کی لاریب ایماں کی.....	245
شرح حکیم الامت	218	قابلِ غور بات	246
بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں	219	داڑھی منڈوں سے حضور ﷺ کی کراہیت	251
داڑھی منڈوں و خشخشی رکھنے والوں کی نماز مکروہ	220	رضوی نصیحت	252
فاسق کی اذان مکروہ ہے	220	قیامت کی ایک علامت	255
دینی مدارس کے ناظمین سے دست بستہ عرض	221	نظم: داڑھی منڈانا چھوڑ دے	257
دینی تنظیموں کے سربراہان سے دست بستہ التماس	223	مونچھیں رکھنے کا شرعی حکم	259
پیر حضرات سے دست بستہ گزارش	223	اسوۂ حسنہ	262
فاسق کی بیعت جائز نہیں	224	سیرتِ کاملہ	262
نعت خوانوں سے دست بستہ عرض	225	مونچھیں کم کرو	263
محفلِ نعت سجانے والوں سے دست بستہ درخواست	227	کفار و مشرکین کی نقالی	264
فاسق کی تعظیم جائز نہیں	227	مونچھیں کم کرنا فطرت سے ہے	265
حجام توجہ کریں	228	سنتِ خلیل علیہ السلام	266
داڑھی کی حدود	231	سنتِ انبیاء و مرسلین علیہم السلام	267

Marfat.com

اظہارِ ناراضی و بیزاری	269
مونچھوں کی شرعی مقدار	270
لمبی مونچھیں کاٹ دیں	270
لب کا کنارہ ظاہر ہو جائے	271
مونچھیں کاٹنے کا شرعی حکم	272
مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ	273
مونچھیں مونڈنے کا شرعی حکم	274
ارشادِ اعلیٰ حضرت	274
توجہ فرمائیں	275
مونچھوں کے کنارے بڑھانا جائز ہے	275
مونچھوں کو تاؤ دینا جائز ہے	276
مجاہدین کو ناخن و مونچھیں بڑھانا مستحب ہے	276
مونچھیں کاٹنے کی شرعی میعاد	277
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات	278
چالیس دن سے زیادہ بڑھانا جائز نہیں	279
شرعی احکام	280
مراجع و مصادر	283

قطعہ

رسولِ پاک سے جو شخص بھی رکھتا محبت ہے
یقیناً اُس کو ہر اِک شے سے پیاری اُن کی سُنّت ہے
اے عاجز اُن کی اِک محبوب سُنّت داڑھی رکھنا ہے
اِسے ایسے رکھو جیسے تُمہیں حکمِ شَرِیعت ہے

جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

انتساب

عاشقِ مِہرِ نُبُوَّت ، واصِفِ ماہِ رِسالَت ، رَہْبَرِ دِین و شَرِیْعَت ، عارِفِ راہِ طَرِیقت ، واقِفِ رَمْزِ حَقیقت ، قاطِعِ بِدْعَت ، مِصْبَاحِ ہِدایت ، اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہْلِسُنَّت ، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت اَلشَّاہ اَحمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

کے نام

جن کی بدولت برصغیر پاک و ہند میں ضَلالت و بِدْعات کا قلع قمع ہُوا۔ اور رُشْد و ہِدایت اور مَحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خوب اُجالا ہُوا، جس کی برکت سے لوگوں کے دِین و ایمان محفوظ ہوئے۔

گر قَبول اُفْتَد زَہے عِزّ و شَرَف

☆☆☆☆

پیکرِ رُشد و ہِدایت سیّدی احمد رضا
پاسبانِ دِین و مِلّت سیّدی احمد رضا

آپ کی عظمت کا طُوطی یوں رہے گا نَغْمہ زن
رب نے بخشی ہے جو شوکت سیّدی احمد رضا

دَر حقیقت آج کل کے دَورِ پُر آشوب میں
آپ ہیں حق کی علامت سیّدی احمد رضا

آپ نے حق سے جُدا باطِل کو ہے فرما دیا
آپ کی ہے یہ کرامت سیّدی احمد رضا

اپنی خُوش بختی پہ نازاں ہے یہ عاجِز اِس لئے
آپ سے اِس کو ہے نسبت سیّدی احمد رضا

Marfat.com

تقریظِ جلیل

شارحِ فُصوصُ الحِکَم حضرت علامہ مولانا **مفتی عبدالرحمٰن جامی** سعیدی مدظلہ العالی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط اَمَّابَعْدُ

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں میں سے ایک سُنَّتِ مُبارکہ داڑھی رکھنا بھی ہے۔ یادرہے کہ مَردوں پر مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے اور اُس کا مُونڈنا یا مُٹّھی بھر سے کم کرانا مکروہِ تحریمی ہے اور اِس کی عادت بنالینا حرام ہے۔

افسوس، صد افسوس آج مسلمان مَردوں کی اکثریت اِس گناہ میں مُبتَلا نظر آتی ہے۔ اور یہ کُفّار و مُشرکین کی اندھی تقلید اور مَحبتِ دُنیا کا شاخسانہ ہے۔ امیرِ تبلیغِ اسلامی الحاج محمد ابراہیم عاجز قادری دامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس بُرائی کے خِلاف تحریری جہاد فرمایا ہے اور اِس سلسلہ میں بڑی محنت و جانفشانی کے ساتھ یہ کتاب بنام ''داڑھی رکھنے کا شَرعی حُکم اور ہمارا کردار'' تالیف فرمائی ہے، جس میں اُنہوں نے قرآن و حدیث کی نُصوص اور مُفَسِّرین و مُحَدِّثِیْن کے فَرامین اور فُقَہاءِ دین کے اقوال کی روشنی میں داڑھی رکھنے کا شرعی حُکم بیان فرمایا ہے اور اِس طرح لوگوں کی اصلاح کی بھرپور کوشش فرمائی ہے۔ میں نے اِس کتاب کو اول تا آخر سَماع کیا ہے اور اِسے اِس موضُوع پر ایک علمی، تحقیقی اور اصلاحی تحریر پایا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف عوامُ النّاس بلکہ اہلِ علم حضرات کے لیے بھی مُفید ثابت ہوگی۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

Marfat.com

اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی مُؤَلِّف کی اِس کاوِش کو شَرَفِ قَبولیت عطا فرمائے، اور اُن کی تبلیغی مَساعیٔ جمیلہ کو مزید قُوت اور بَرکت مرحمت فرمائے اور اُن کی تنظیم تبلیغِ اِسلامی کو دُنیا بھر میں ترقی و مَقبولیت بخشے اور ہم سب کو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچّی اِتّباع نصیب فرمائے اور دشمنانِ اسلام بالخصوص یہود و نصارٰی کے ناپاک فیشن سے بچائے اور ہمارے دین و ایمان کی مکمل حفاظت فرمائے۔ (اٰمین بِجَاہِ طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم)

فقط

محمد عبدالرحمٰن جامی سعیدی

مہتمم مدرسہ جمال القرآن غازی روڈ لاہور

۱۳ رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

تقریظِ جلیل

حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد جنید قادری مدظلہ العالی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امیرِ تبلیغ اسلامی مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری مدظلہ العالی کی تالیف کردہ کتاب ''داڑھی رکھنے کا شرعی حکم اور ہمارا کردار'' یقیناً اِس دور کے ایک بہت بڑے فتنہ کے خلاف جِہاد ہے اور گناہ کے دروازے کو بند کرنے کے لیے ایک مُسَلَّح لشکر کی حیثیت رکھتی ہے جس کا اسلحہ اُمَّتِ مُسلمہ کے نزدیک مُسَلَّم دلائل ہیں، مزید برآں اُن دلائل سے اِستِدلال کو اپنی جانب منسوب کرنے کی بجائے مُفسرینِ کرام، مُحدثینِ عِظام اور فُقہائے ذیشان و مُجتہدینِ ذوِی الْاِحتِشام و مُفتیانِ شَرعِ مَتین کے اِستِدْلالات کو بطورِ سند پیش کیا گیا ہے جو کہ تحریر میں اِحتیاط و دیانت کو ظاہر کر رہا ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس تالیفِ جمیل کو برکات سے نوازے اور مُؤَلِّف محترم کو مزید ہمت و توفیق عطا فرمائے کہ دینِ حق کی خدمت میں آگے بڑھتے رہیں اور ترقی کی مَنازل طے کرتے رہیں اور ان کی تنظیم تبلیغِ اسلامی کو خوب فروغ عطا فرمائے۔

(اٰمین بِحَقِّ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن صلی اللہ علیہ وسلم)

مفتی محمد جنید قادری

جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

۲۱ رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

Marfat.com

تقریظِ جلیل

حضرت علامہ مولانا ابوالحسنین مفتی محمد وسیم اختر المدنی مدظلہ العالی

رئیس دار الافتاء فیضان شریعت جامع مسجد فیضان شریعت مارٹن روڈ تین ہٹی کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

داڑھی حُضور تاجدارِ رسالت اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی دائمی سنّت اور شعارِ اسلامی میں سے ہے۔ دینِ اسلام میں مَردوں کو داڑھی رکھنے کا واجبی اور تاکیدی حکم ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے۔ ''اپنی وضع قطع میں مُشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ'' (بخاری)۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں بھی داڑھی تراشنا بددِین قوموں کا شِعار تھا۔ اِسی لیے اپنی اُمَّت کو اُن کی تقلید سے مَنْع فرمایا، لیکن موجودہ دَور میں مسلمانوں پر مغربی تسلُّط کے بعد سے یہ سُنَّت بہت تیزی کے ساتھ مَتْروک ہوتی جارہی ہے۔ جبکہ داڑھی فطرتِ انسانی کے عین مطابق اور مَردانہ چہرے کی زینت ہے۔ اور جس چیز کی پابندی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر تاجدارِ ختمِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک اللہ کے سارے نَبِیُّوں نے کی ہو، اُس کی پیروی کرنا اور جس چیز کا تراشنا خلافِ فطرت عمل ہو اُس سے گُریز کرنا ایک مسلمان کے لیے کس قدر ضَروری ہوسکتا ہے، وہ واضح و ظاہر ہے۔ اسی لیے ہر

Marfat.com

مسلمان پر مقدارِ مَسنُونہ تک داڑھی رکھنا واجب ہے اور مقدارِ مَسنُونہ (ایک مُشت) سے کم کرنا مُوجبِ فسقِ وگناہ ہے۔امیرِ تبلیغ اسلامی مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری مُدَّظِلُّہُ العَالِی کی کتاب بنام ''داڑھی رکھنے کا شرعی حکم اور ہمارا کردار'' کی صورت میں اپنی تنظیم کے کارکنوں اور عام مسلمانوں تک شریعت کے احکام پہنچانے کی سعیٔ جمیلہ کی ہے۔میں نے اس کتاب کا بِالِاسْتِیْعاب مُطالَعہ کیا ہے اور اِس کو عوام وخواص کے لیے بہت مفید پایا۔اللہ تعالیٰ مؤلِّف کو یہ کتاب مُرتَّب کرنے پر بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور جَہالت کے خاتمہ کے لیے اِس طرح کے عام فہم انداز میں مزید تحریری کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ اُن کے علم و عمل اور روحانیت میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔(اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن ﷺ)

ابوالحسنین مفتی محمد وسیم اختر المدنی

انچارج شعبہ تخصص فی الفقہ دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ کراچی

۲۰ رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

بمطابق ۷ اپریل ۲۰۱۸ء

Marfat.com

تقریظِ جلیل

عالمِ جلیل، فاضلِ نبیل
حضرت علامہ مولانا

امجد محمود قادری رضوی

(ناظم تعلیمات شعبہ درس نظامی جامعہ مدینۃ الاسلام گجرات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ والسَّلامُ عَلٰی سیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ، خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَاَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ وَ عُلَمَاءِ اُمَّتِہِ الْوَاصِلِیْنَ اِلَی الْحَقِّ وَاُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔اَمَّا بَعْدُ:

موجودہ دور میں فتنوں کی کثرت اور نیکیوں کی طرف رغبت میں قِلَّت ہے، اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا مندی یا ناراضی کی فکر ختم ہوتی جارہی ہے جو کہ اصل مقصود ہے اور مخلوق کی خُوشی ناخُوشی کی فکر بڑھتی جارہی ہے۔اِس دور میں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے ہی کوئی ایسا شخص ملے گا جو بندوں کی رِضا و ناراضی کی فکر کیے بغیر اللہ تعالیٰ کی رِضا جوئی اور رسولِ مکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشنودی طلب کرے۔اِس پُرفِتَن دَور میں وہ لوگ خُوش قسمت ہیں اور بلند ہمت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے حبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی رِضا جوئی کی فکر عطا کی ہے میرے علم کے مطابق اِن ہی بلند ہمت لوگوں میں امیرِ تبلیغ اسلامی پیرِ طریقت رہبرِ شریعت مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری اَدَامَ اللّٰہُ ظِلَّہٗ

Marfat.com

بھی ہیں۔ جو اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ و رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا جوئی میں گزارتے ہیں اور ہمہ وقت لوگوں کی اِصلاح کی فکر کرتے ہیں اور اِصلاحِ اُمّت کے لیے ہر ممکن تقریر و تحریر کے اَسباب کو استعمال کرتے ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ تالیف ''داڑھی رکھنے کا شرعی حکم اور ہمارا کردار'' ہے جو کہ باعتبارِ مضمون و اندازِ تحریر دلنشین ہونے کے ساتھ ساتھ دورِ حاضر کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے معتبر و مستند کُتب کے حوالہ جات سے مُزَیَّن ہے۔ اور مُصْلِحینِ اُمّت اَسلاف کے مُوقف سے پوری طرح ہم آہنگ ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصانیفِ عالیہ کے فیضان سے مُسْتَفِیْد و مُسْتَنِیْر اور مسلکِ حق کی مُؤَیِّد ہے۔ میں نے اس کتاب کا بِالْاِسْتِیْعاب مُطالعہ کیا ہے اور میں نے اِس کے مطالعہ سے محسوس کیا ہے کہ یہ تالیف جہاں عوامُ الناس کے لیے رہنُما ثابت ہوگی وہاں اہلِ علم اور طالبانِ حق کے لیے بھی مفید ہوگی۔ میری یہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس تالیف کو ایسی برکات عطا فرمائے کہ اِس کی تعلیمات تا قیامِ قیامت قائم رہیں اور ہدایت و حق کے مُتلاشیوں کی رہنُمائی کریں۔ اور تبلیغِ دین کی عالمی تنظیم ''تبلیغِ اسلامی'' کو دن دُگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

﴿اٰمین بجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وسلم﴾

امجد محمود رضوی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۰ رجب المرجب ۱۴۳۹ھ بمطابق ۷ اپریل ۲۰۱۸ء

Marfat.com

تقریظِ جلیل

حضرت علامہ مولانا
صاحبزادہ محمد داؤد رضوی قادری مدظلہ العالی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ولیٔ کامل نبّاضِ قوم مفتی ابوداؤد محمد صادق قادری چشتی رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ساری زندگی عشقِ رسول اور اتباعِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا درس دینے میں گزری۔ آپ کی تبلیغ سے بہت سارے افراد نے اپنے چہروں کو داڑھی شریف سے مُزَیَّن کیا بلکہ آپ نے تو تحریک داڑھی شریف چلا رکھی تھی۔ آپ اکثر پڑھتے: ؎

داڑھی نال منہ اپنا سجالے تے کہڈا تیرا مُل لگدا
شُغل اپنا نماز بنالے تے کہڈا تیرا مُل لگدا
یاری رب دے حبیب نال لالے تے کہڈا تیرا مُل لگدا

حضرت نباضِ قوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یہ بھی فرماتے: ؎

نماز اور روزہ نشان مسلمان کا ہے داڑھی و پگڑی نشان مسلمان کا

مگر افسوس! آج کے بہت سارے مسلمان کہلانے والے اپنے ان اصلی نشانوں کو بھول گئے۔ ہُنود و یہود کے طور اطوار اپنانے میں، ان جیسی شکلیں بنانے سے تو انہیں شرم نہیں آتی مگر اپنے پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت داڑھی مبارک

Marfat.com

رکھنے سے انہیں شرم محسوس ہوتی ہے۔آج کل بہت سارے نوجوان حجاموں سے جا کر یہ تو کہتے ہیں کہ ہماری شکل فُلاں انڈین اداکار جیسی بنا دو، فُلاں امریکی گلوکار کی طرح بنادو مگر افسوس یہ نہیں کہتے کہ میرا خط والضحیٰ والے نورانی چہرے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے مطابق بنادو۔حالانکہ ہونا یہ چاہیے۔ ؎

ہم امتی ہیں اپنے رسولِ کریم کے　　جو کچھ اُنہیں پسند ہے وہ ہے ہمیں پسند
اُن عاشقوں کا میں ہُوں ادنیٰ نیاز مند　　جن کو مرے حُضور کی ہے ہر ادا پسند

﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾

ماضی میں ہمارے اکابرین نے داڑھی شریف کی اَہمیت و فضیلت کے بارے میں بہت لکھا اور اب سرمایۂ اہلسنت حضرت مولانا محمد ابراہیم عاجز صاحب قادری نے ''داڑھی رکھنے کا شرعی حکم اور ہمارا کردار'' کتاب لکھ کر بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔فقیر نے اِس کتاب کو مختلف مقامات سے دیکھا اور بڑا مُفید پایا۔اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے مولانا موصوف کی اس سعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے۔ ﴿اٰمین﴾

فقیر محمد داؤد رضوی

آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ دارالسلام گوجرانوالا

۲۱ رجب المرجب ۱۴۳۹ بمطابق ۸ مارچ ۲۰۱۸ء

Marfat.com

حمدِ ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلَالُہٗ

خُدا کی تخلیق ہر جہاں ہے ، اُسی نے پیدا ہمیں کیا ہے
اُسی کا ہر جا رَواں ہے سِکّہ وہ بادشاہوں کا بادشہ ہے
ہزار برسوں سے ربِّ عالَم ، سبھی کو روزی جو دے رَہا ہے
مگر خَزانہ کوئی بھی اُس کا نہ کم ہُوا تھا نہ کم ہُوا ہے

خُدا کی صَنْعَت گَری پہ قرباں ، جو فکرِ آدم سے ماوَرا ہے
کہ جتنے انساں کیے ہیں پیدا سبھی کا چہرہ جُدا جُدا ہے
زمیں بنائی فلک بنائے ، اُسی نے شَمْس و قَمر بنائے
اُسی نے پیدا کی ساری خَلْقَت وہی تو خَلّاقِ دَوسَرا ہے

ہے وہ خَلائق کمال جس کا ، کبھی ہو کم تر کبھی فُزوں تَر
خدا ہے جیسا رہے گا ویسا وہ ہر تَبَدُّل سے ماورا ہے
ہوں عرش و کُرسی کہ ہَشْت جَنَّت ، وہ چاند سورج کہ کہکشاں ہوں
وہ ہر ستارہ جو ہے فلک پر وہ نُورِ رب سے ہی پُر ضِیا ہے

خُدا نے بخشی ہے مصطَفٰے کو ، وہ عزّت و عظمت و فضیلت
''جو اُن کے ہونٹوں پہ آ گیا ہے وہ لفظ قرآن ہو گیا ہے''

Marfat.com

وہ گرچہ کافر ہو یا ہو مُشرِک ، ہو کوئی مومن کہ ہو وہ فاسِق
خدائے اَرض و سَما کا ہر دم سبھی پہ بابِ کَرم کُھلا ہے

سبھی خزانوں کا وہ ہے مالِک ، وہی ہے خالِق وہی ہے رازِق
ہمارے دامن میں جو بھی کچھ ہے خُدائے کونین کی عطا ہے

خُدا کی رحمت ہے بے نہایت ، کبھی نہ ہونا تم اُس سے مایوس
سبھی کا حاجت رَوا وہی ہے اُسی کا در مَنْبَعِ سَخا ہے

مریض جتنے بھی لا دوا ہیں ، وہ کس لیے دَرْبَدَر ہیں پھرتے
وہ اپنے رب سے ہی لَو لگالیں ، سبھی کو دیتا وہی شِفا ہے

نبی کی سُنَّت کو چھوڑ کر جو ، چلے ہیں غیروں کے راستے پر
جہاں میں رُسوا ہوئے ہیں یوں ہم ، یہ رب کی جانب سے اک سزا ہے

مِری اَجَل کا جو وقت آئے ، نصیب دیدارِ مصطفٰے ہو
خدائے عرشِ عظیم تجھ سے ، یہ ایک عاجِز کی اِلتجا ہے

جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

ثنائے رَحمۃٌ لِّلعالَمین صلی اللہ علیہ وسلم

شَہِ اُمَم کی رِضا ہے جس میں ، وہ رب کا فرمان ہو گیا ہے
''جو اُن کے ہونٹوں پہ آ گیا ہے وہ لفظ قرآن ہو گیا ہے''

کلامِ خالِق ہے اِس پہ شاہد ، شَہِ دوعالَم ہیں ایسے رَہبر
جو اُن کی کرتا ہے پیروی وہ حبیبِ رحمٰن ہو گیا ہے

جو تھی گُزر گاہ مصطفٰے کی ، اُسے ہیں کہتے ریاضِ جَنّت
ہر ایک گوشہ ہے جو بھی اُس کا وہ خُلد کی شان ہو گیا ہے

حُضور کا ذکرِ خیر کرنا ، دُرود پڑھنا سلام پڑھنا
بروزِ مَحشر بَرائے بخشش مِرا یہ سامان ہو گیا ہے

نبی کی عظمت کا ہے وہ مُنکِر ، اُنہیں جو خُود سا بَشَر ہے مانے
وہ گرچہ کہلائے خُود کو مومن مگر وہ شیطان ہو گیا ہے

چلو مدینے کو اے غریبو ! کہ بَٹ رہی ہے وہاں وہ خیرات
عطا جسے بھی ہوئی ہے وہ ہی جہاں کا سلطان ہو گیا ہے

وہی ہے بیشک نصیب والا ، نبی کی اُمّت میں ہے جو شامل
کبھی نہ بھُولے کہ یہ بھی اُس پر خدا کا احسان ہو گیا ہے

Marfat.com

اے غم کے مارے! یقین رکھنا، حبیبِ رب ہیں ترے بھی وارِث
پھر اُن کے ہوتے ہوئے اے غافل! تُو کیوں پریشان ہو گیا ہے

گھِرا ہُوا تھا میں مشکلوں میں ، دُرود بھیجا نبی پہ فوراً
مِرا ہر اک کام تھا جو مشکل وہ پل میں آسان ہو گیا ہے

حُضور ! مُجرم ہُوں آپ کا میں ، کہ کچھ نہ تبلیغ کر سکا ہُوں
مُعاف فرما دو مجھ کو اِس پر جو دِیں کا نُقصان ہو گیا ہے

خُدائے قادِر! دُعا ہے تجھ سے، کہ خَیر سے دن وہ آئیں پھِر سے
ہر اک زباں پر ہو یہ کہ عاجزؔ نبی کا مہمان ہو گیا ہے

جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (پ۵ النسآء ۵۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

اللہ ربُّ الْعٰلَمِیْن، اَحْکَمُ الْحاکِمِیْن، اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے قرآنِ مجید میں مُتَعَدَّد مقامات پر تمام مسلمانوں کو اپنی اور اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنْ جَمِیْعِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت وفرمانبرداری کا حکم فرمایا ہے۔ جو لوگ خُوشدِلی کے ساتھ اِن کی اطاعت کرنے والے ہیں، اُنہیں اُخروی اِنعامات کی بِشارتوں سے نوازا ہے اور جو لوگ اِن کی اِطاعت سے منہ موڑنے والے ہیں اُنہیں اُخروی عذاب کی وَعید سنائی ہے۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ ربُّ الْعِزّت نے اپنے آخری نبی، رسولِ ھاشمی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت کو اپنی اِطاعت قرار دیا ہے۔ چُنانچہ

ارشاد فرمایا:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (پ۵ النسآء ۸۰)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔

﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

Marfat.com

نبی کے معصوم ہونے کی ایک دلیل

محترم بھائیو اور بُزرگو! مذکورہ آیتِ مُبارکہ رسولِ پاک، شہنشاہِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معصوم ہونے کی بھی واضح دلیل ہے کہ اس آیتِ مُقَدَّسہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت کو اپنی اِطاعت قرار دیا ہے نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع کو واجب قرار دیا ہے۔ چُنانچہ ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (پ۳ ال عمران ۳۱)

ترجَمہ: اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

توجّہ فرمائیے! اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ معصوم نہ ہوتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کسی قولِ مُبارَک یا فعلِ اَقدس میں مَعْصِیَت کا شائِبہ بھی پایا جاتا تو اِس طرح گناہ کے کاموں میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و اِتّباع واجب ہو جاتی جو ایک اَمرِ مُحال ہے۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ معصوم ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِمامُ المعصومین ہیں۔

Marfat.com

نبی محض اَحکام پہنچانے والے نہیں ہوتے

محترم بھائیو اور بُزرگو! مذکورہ آیاتِ شریفہ سے یہ حقیقت بھی واضح ہوئی ہے کہ رسولِ کونین، نَبِیُّ الْحَرَمَیْن، اِمامُ الْقِبْلَتَیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَحض اَحکامِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ پہنچانے والے نہیں بلکہ احکام دینے والے بھی ہیں۔ چُنانچہ ہم سب پر یہ حقیقت عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں نماز، روزہ، حَجّ و عُمرہ، زکوٰۃ اور قربانی وغیرہا بہت سے اَحکامات کا مُجْمَل بیان فرمایا ہے جبکہ اِن سب کی تفصیل رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمائی ہے مثلاً نماز کے اوقات، رَکعات، مُفسِدات و مکروہات، طریقہ، وُضو و غُسل کے اَحکام، اذان و اِقامت کے کلمات، اِسی طرح مُفسِداتِ روزہ، روزہ کی قضا و کفّارہ کے اَحکام، حَجّ و عُمرہ کے ارکان و شرائط، ادائیگی کا طریقہء کار، یہاں تک کہ حَجّ کس دن ادا ہوگا، اُس کا تَعَیُّن بھی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے کیونکہ قرآنِ مجید میں اِس کا کوئی ذِکر نہیں۔ اِسی طرح قربانی کے اَیّام، جانوروں کی اَقسام کہ کس کس جانور کی قربانی ہوسکتی ہے اور جانوروں کی عُمروں کا تَعَیُّن اور اِس جیسے بہت سارے اَحکامات ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عطا فرمائے ہیں۔ اِس سے معلوم ہُوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و اِتّباع کیے بِغیر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت و حدیث پر عمل کیے بِغیر ہم دِین پر عمل کر ہی نہیں سکتے۔ اِسی لیے ربِّ رحیم و رحمٰن جَلَّ جَلَالُہٗ نے ہمیں حکم فرمایا:

Marfat.com

وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (پ۲۸الحشر۷)

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

غور فرمایئے! رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بہت سی چیزوں کو حلال اور بہت سی چیزوں کو حرام فرمایا، جن کا قرآنِ پاک میں ذِکْر نہیں ہے۔ مثلاً آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام فرمایا، دراز گوش یعنی گدھا اور حَشَرَاتُ الْاَرْض یعنی کیڑے مکوڑوں کو حرام فرمایا اور بِغیر ذَبح کیے مچھلی اور ٹِڈّی کو حلال فرمایا، کلیجی اور تِلّی کے خون کو حلال فرمایا۔ اِس ساری گفتگو سے معلوم ہُوا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت کے بِغیر ہم دِین پر عمل کر ہی نہیں سکتے یہی وَجْہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اِطاعت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے **پیارے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنْ جَمِیْعِ الْعُیُوب** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت کرنے کا بھی حکم فرمایا ہے۔

لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اِطاعت ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی دراصل اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ عِلاوہ ازیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم فرمانا دراصل اللہ تعالیٰ کا حکم فرمانا ہے، آپ

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کسی کام سے مَنْع فرمانا یقیناً اُس کام سے اللہ تعالیٰ کا مَنْع فرمانا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا و خُوشنودی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی رِضا و خُوشنودی ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے، اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وعدہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بیان کردہ وَعید دراصل اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ وَعید ہے۔

محترم بھائیو اور بُزرگو! ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہم پر رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت واِتّباع واجب ہے۔ اسے غیر اہم و ہلکا جاننا، فَرسودہ و ناقابلِ عمل قرار دینا اپنے ایمان کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ چُنانچہ اللہ تبارَک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ۝ (پ۳، اٰل عمران ۳۲)

ترجَمہ: (اے محبوب!) تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ مُنہ پھیریں تو اللہ کو خُوش نہیں آتے کافِر۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

محترم بھائیو اور بُزرگو! یاد رکھیے! رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت وفرمانبرداری اِختیار کرنے میں غفلت وکوتاہی مُوجِبِ خَسارہ ہے جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت وفرمانبرداری دونوں جہانوں کی فلاح و کامرانی کی ضَامِن ہے۔ لہٰذا ہم سب پر لازِم ہے کہ ہم نبیِّ کریم، رؤوف ورحیم ﷺ

Marfat.com

رسولِ عظیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ کے ارشاداتِ ذی وقار اور سیرت و کردار کو اپنے لیے مَشْعَلِ راہ بنائیں۔ چُنانچہ

بہترین نمونہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱ الاحزاب ۲۱)

ترجَمہ: بے شک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

اسلام کے ابتدائی دور میں ہر مسلمان رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و فرمانبرداری میں ہر وقت خوب مُسْتَعِد رہتا تھا۔ یہاں تک کہ اِس سلسلہ میں اپنا تَن مَن دَھن، گھر بار، ماں باپ اور اولاد بلکہ ہر شے قربان کرنے سے بھی دِریغ نہیں کرتا تھا۔ مگر جُوں جُوں وقت گزرتا گیا، اِطاعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جذبہ ماند پڑتا گیا اور اب وہ دورِ پُرفِتَن آیا ہے کہ بہت سارے مسلمانوں کے قُلوب میں اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت مغلوب اور دنیا اور اَہلِ دنیا کی محبت غالب معلوم ہوتی ہے۔ آہ! صد آہ! آج کے اکثر مسلمان رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و اِتّباع کرنے کی بجائے دشمنانِ اسلام اور گستاخانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی یہود و ہُنُود اور نصاریٰ و مَجوس وغیرہ کے ناجائز فیشن کو اپنا رہے ہیں اور اِس پر مُستَزاد یہ کہ اُنہیں ایسا کرنے پر کوئی

Marfat.com

شرمندگی بھی محسوس نہیں ہوتی بلکہ کئی ایک تو اِس اِتّباعِ کفّار و مشرکین پر فخر کرتے دکھائی دیتے ہیں اور ایسے بھی بدزبان واحمق ونادان لوگ ہیں جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت وشَرِیعت کو فَرسودہ وناقابلِ عمل قرار دینے لگے ہیں اور یوں اپنا ایمان برباد کرنے کی مذموم کوشش کررہے ہیں۔

(اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

افسوس! صد افسوس! آج کل اکثر مسلمان رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بہت سے اَحکام پر عمل کرنے سے غافل ہیں۔ اِنہی اَحکام میں سے ایک حکم مسلمان مَردوں کو داڑھی بڑھانے کا ہے۔ چُنانچہ

داڑھی بڑھاؤ

سیِّدنا حضرت اِبْنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم، شَہَنْشَاہِ بَنِیْ آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ محترم ہے:

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَ اَعْفُوا اللِّحٰى [1]

ترجَمہ: مونچھیں خوب کم کرو اور داڑھیوں کو معاف رکھو (یعنی بڑھنے دو)۔

[1] صحیح البخاری کتاب اللباس باب ۶۵ اعفاء اللحی ص ۱۰۳۶ حدیث ۵۸۹۳

Marfat.com

اور آج کا مسلمان داڑھی مُنڈاتا ہے اور مونچھیں بڑھاتا ہے اور یُوں کفّار و مشرکین اور مجوسیوں جیسی صُورت بناتا ہے، کئی ایک مسلمان داڑھی رکھتے بھی ہیں تو خَشْخَشْی رکھتے ہیں یا یہود و نصاریٰ کے فیشن کو اپناتے ہوئے فرنچ کَٹ رکھتے ہیں۔

یاد رکھیے! داڑھی تو وہی ہے جو سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق ہو باقی تو مَحْض بال بڑھانا ہے۔ افسوس! صد افسوس! کئی ایک والدین اپنے بچوں کو داڑھی رکھنے سے روکتے ہیں۔ اگر اُن کا بچّہ مسنون داڑھی رکھ لے تو گھر میں کہرام مچ جاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے تجھ سے کوئی لڑکی شادی نہیں کرے گی، کوئی کہتا ہے کہ تجھے نوکری نہیں ملے گی، کوئی کہتا ہے کہ تُو مُلّاں بن گیا ہے، کوئی کہتا ہے کہ تُو بڑی عُمر کا لگ رہا ہے، کوئی کہتا ہے کہ ابھی داڑھی رکھنے کی تمہاری عُمر نہیں ہے، تم شادی کے بعد رکھ لینا وغیرہ وغیرہ۔ اَلْغَرَض ہر ایک اُس کی حوصلہ شِکنی اور دل آزاری کرتا ہے اور جب تک گھر والے اُس کی داڑھی مُنڈوا نہیں لیتے، اُنہیں چَین نہیں آتا۔ اگر بچّہ داڑھی نہ مُنڈوائے تو پھر اُس کا گھر میں رہنا دُوبھر کر دیا جاتا ہے۔ آہ! اب وہ دورِ پُرفِتَن آ گیا ہے کہ اکثر لڑکیاں برملا اظہار کرتی ہیں کہ ہم نے کسی داڑھی والے سے شادی نہیں کرنی۔ اگر کسی داڑھی والے لڑکے کا رشتہ آ جائے تو شرط لگائی جاتی ہے کہ پہلے لڑکا داڑھی مُنڈوائے پھر رشتہ طے کریں گے

Marfat.com

اگر رشتہ طے ہونے کے بعد کوئی لڑکا داڑھی رکھ لے تو اِصرار کیا جاتا ہے کہ لڑکا داڑھی منڈوائے۔ داڑھی نہ مُنڈوانے کی صورت میں منگنی تک توڑ دی جاتی ہے۔

افسوس! صد افسوس! اِنہیں داڑھی والی نہیں بلکہ داڑھی مُنڈی صورت خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔ یہ نَفْس و شیطان کا زبردست دھوکہ ہے، جو ایک سَراب کی مانند ہے۔ یقین جانیے! اللہ ربُّ العٰلَمِین، اَحْکَمُ الحاکِمِین، اَحْسَنُ الْخالِقین جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ساری مخلوق میں سب سے زیادہ حسین وجمیل بنایا ہے، بلکہ جس کو بھی جو حُسْن مِلا ہے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسْن کا ہی صدقہ ہے۔ اگر داڑھی حُسْن و جمال کے مُنافی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بِغیر داڑھی کے رکھتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے چہرۂ پُرانوار کو داڑھی سے آراستہ فرما کر سارے انسانوں پر یہ حقیقت واضح فرما دی کہ مَردوں کے لیے داڑھی رکھنے میں حُسْن و جمال ہے نہ کہ بدنُمائی اور اللہ تعالیٰ کو داڑھی مُنڈی صورت نہیں بلکہ داڑھی والی صورت پسند ہے کہ یہ اُس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صورت ہے۔ خُود رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو داڑھی والی صورت پسند ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے داڑھی مُنڈی صورت سے اظہارِ نفرت فرمایا، تمام فِرشتوں کو داڑھی والی صورت پسند ہے جبھی تو وہ اپنی تسبیح میں داڑھی کو مَردوں کی زینت قرار دیتے

Marfat.com

ہیں ۔ یقین جانیے ! داڑھی مُنڈی صورت نہ تو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے نہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ، نہ فرشتوں کو پسند ہے نہ اولیاءَ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو ۔ اگر یہ صورت پسند ہے تو شیطان مَلْعون و مَردُود کو اور اُس کی مَعْنَوی اولاد کفّار و مشرکین اور مَجوس و مُلْحِدین کو پسند ہے ۔ لہٰذا اپنے آپ کو دھوکۂ نفس و شیطان اور حُبِّ دنیا کی لعنت سے بچایئے اور اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسند کو اپنی پسند بنایئے اور یوں اپنے سَروں پر فلاح و کامرانی کا تاج سجایئے ۔

کُئی ایک لوگ مسنون داڑھی کی مخالفت کرتے ہیں کہ پُوری داڑھی نہ رکھو، چھوٹی یعنی خَشْخَشی رکھ لو ۔ سوچو تو سہی ! یہ مخالفت کرنے والے کوئی ہندو و مَجوسی یا یہودی و عیسائی نہیں بلکہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے ہیں ۔ اِنہیں فرنچ کٹ اور خَشْخَشی داڑھی تو قَبول ہے مگر اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسند والی مسنون داڑھی کسی صورت قَبول نہیں ۔ آہ ! صد آہ ! جس نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کَلِمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں اُنہی کی سُنّت سے نفرت و بے زاری کا مُظاہرہ کرتے ہیں ، اُن کے حکم کی کُھلّم کُھلّا مخالفت کرتے ہیں ۔ ایسے لوگ خُود سوچیں کہ وہ سچّے مسلمان ہیں یا برائے نام مسلمان ؟

ع ہے سوچنے کی بات اِسے بار بار سوچ

Marfat.com

موجودہ مسلمانوں کی بے حسی

صَدُرُالشَّرِیْعَہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی قادری برکاتی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی چڑھانا یا اُس میں گرہ لگانا جس طرح سِکھ وغیرہ کرتے ہیں ناجائز ہے۔ اِس زمانہ میں داڑھی مونچھ میں طرح طرح کی تراش خراش کی جاتی ہے۔ بعض داڑھی مونچھ کا بالکل صفایا کرادیتے ہیں، بعض لوگ مونچھوں کی دونوں جانب مُونڈ کر بیچ میں ذرا سی باقی رکھتے ہیں جیسے معلوم ہوتا ہے کہ ناک کے نیچے دو مکھیاں بیٹھی ہیں۔ کسی کی داڑھی فرنچ کٹ اور کسی کی کرزن فیشن ہوتی ہے۔ یہ جو کچھ ہورہا ہے سب نصاریٰ کے اِتّباع وتقلید میں ہورہا ہے۔ مسلمانوں کے جذباتِ ایمانی اتنے زیادہ کمزور ہوگئے کہ وہ اپنے وقار وشِعار کو کھوتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اِن کو اِس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ ہم کیا تھے اور کیا ہوگئے؟ جب اِن کی بے حسی اِس درجہ بڑھ گئی اور حَمِیّت وغیرتِ ایمانی یہاں تک کم ہوگئی کہ دوسری قوموں میں جَذْب ہوتے جاتے ہیں، پامَردی اور اِسْتِقْلال کے ساتھ اسلامی رِوایات و اَحکام کی پابندی نہیں کرتے تو اِن سے کیا اُمید ہوسکتی ہے کہ اسلامی اَحکام کا احترام کرائیں گے اور حُقوقِ مُسلمین کی حفاظت کریں گے۔ مُسْلِم کے ہر فَرد کو

Marfat.com

تعلیماتِ اسلام کا مُجسمہ ہونا چاہیے، اَخلاقِ سَلَف صالحین کا نُمونہ ہونا چاہیے، اسلامی شِعار کی حفاظت کرنی چاہیے، تا کہ دوسری قوموں پر اِس کا اَثر پڑے[1]

سُنّتِ انبیاء و مُرسَلین عَلَیۡہِمُ السَّلَام

اُمُّ الۡمُؤۡمِنین سیِّدہ عائشہ صِدّیقہ طیِّبہ طاھرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا سے رِوایت ہے کہ رَحمتِ ھرعالَم، شفیعِ مُعَظّم، رسولِ مُکَرّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ محترم ہے:

عَشۡرٌ مِّنَ الۡفِطۡرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ اِعۡفَآءُ اللِّحۡیَةِ وَ السِّوَاكُ وَ اسۡتِنۡشَاقُ الۡمَآءِ وَ قَصُّ الۡاَظۡفَارِ وَ غَسۡلُ الۡبَرَاجِمِ وَ نَتۡفُ الۡاِبۡطِ وَ حَلۡقُ الۡعَانَةِ وَ انۡتِقَاصُ الۡمَآءِ قَالَ زَکَرِیَّاءُ قَالَ مُصۡعَبٌ وَّ نَسِیۡتُ الۡعَاشِرَةَ اِلَّا اَنۡ

ترجمہ: دس کام فِطرت سے ہیں۔ مونچھیں کاٹنا اور داڑھی بڑھانا اور مسواک کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا اور ناخن کاٹنا اور اُنگلیوں کے جوڑ دھونا اور بغل کے بال اُکھیڑنا اور زیرِ ناف کے بال مُونڈنا اور (پیشاب کا) پانی کم کرنا حضرت سیِّدنا زَکریا (بن ابی زائدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) فرماتے ہیں کہ حضرت مُصعَب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) نے فرمایا کہ دسواں کام مجھے بھُول گیا مگر (میرا گمان) یہ ہے کہ وہ کُلّی کرنا ہو۔ حضرت قُتَیبہ

[1] بہارِشریعت حصہ ۱۶ ج ۲ ص ۷۰۵ حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا

Marfat.com

تَکُوْنَ الْمَضْمَضَةَ زَادَ قُتَیْبَةُ قَالَ وَکِیْعٌ انْتِقَاصُ الْمَآءِ : یَعْنِی الْاِسْتِنْجَآءَ [1]

(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے (ان الفاظ کو) زیادہ کیا ہے کہ حضرت وَکِیْع (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے فرمایا کہ (پیشاب کا) پانی کم خرچ کرنے سے مُراد اِسْتِنْجاء کرنا ہے۔

اِمامُ الْمُحَدِّثِین، خَاتَمُ الْمُحَقِّقِین سیِّدنا شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ بالا حدیثِ مبارک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں:

وَ اِیں جَا فِطْرَتْ رَا تَفْسِیْر بِسُنَّتِ اَنْبِیَاءْ کَرْدَہْ اَنْد کِہْ قَدِیْمَ سْت وَ انچِہ اِخْتِیَارْ کَرْدَہْ اَنْد آں رَا اَنْبِیَاءِ مُتَقَدِّمِیْن وَ فِطْرَتْ بَمَعْنٰیءِ دِیْن نِیْز آیَدْ وَ دَرْ حَدِیْث تَفْسِیْر بَآں نِیْز جَائِزَ سْت وَ اِیْنها رَا سُنَّتِ اِبْرَاھِیْم

ترجمہ: اور یہاں فِطْرت کا معنٰی (علماءِ کرام نے) انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا وہ طریقہ بیان کیا جو قدیم ہے۔ اور وہ (طریقہ) جسے پہلے انبیاءِ کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) نے اختیار فرمایا ہو۔ اور حدیثِ پاک میں فِطْرت کا معنٰی دین آتا ہے اور اِس حدیثِ پاک میں بھی فِطْرت کا معنٰی دین کرنا درست ہے اور ان (دس چیزوں) کو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام

[1] صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب ۱۶ خصال الفطرۃ ص ۱۱۶ حدیث ۲۶۱، اسی طرح جامع الترمذی کتاب الادب باب ۱۴ ما جآء فی تقلیم الاظفار ص ۶۴۷ حدیث ۲۷۵۷، سنن ابی داؤد کتاب الطھارۃ باب ۲۹ السواک من الفطرۃ ص ۲۵ حدیث ۵۳، سنن ابن ماجہ کتاب الطھارۃ و سننھا باب ۵ الفطرۃ ص ۶۰، ۶۱ حدیث ۲۹۳، مسند امام احمد ج ۶ ص ۱۳۷ (حدیث ۲۵۱۰۴)

Marfat.com

عَلَیْہِ السَّلَامُ نِیز گُویَنْد — کا طریقہ بھی کہتے ہیں کیونکہ سب سے پہلے

بَاِعْتِبَارِ آنکِہْ نَخُسْت — یہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہُوا

بَرْوَئے نَازِل شُدَہْ پَسْ — ہے پھر اُن کے بعد کے انبیاءِ کرام (عَلَیْہِمُ

اَزْوَیٔ اَنْبِیَائے دِیگَرْ اِقْتِدَاءْ — السَّلَام) نے اُن کی اِقْتِداء کی۔

بَوَئے کَرْدَہْ اَنْد [1]

محترم بھائیو اور بُزرگو! مُنْدَرِجہ بالا ارشادِ مُبارَک سے معلوم ہُوا کہ مذکورہ دس کام سیِّدنا حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی سُنّت ہیں۔ اب یہاں یہ سُوال پیدا ہوتا ہے کہ سیِّدنا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پہلے جو انبیاء و مُرْسَلِین عَلَیْہِمُ السَّلَام دُنیا میں تشریف لائے کیا اُنہوں نے بھی یہ کام اِختیار فرمائے تھے یا نہیں؟ چُنانچہ

سُنّتِ خلیل یا سُنّتِ کُل انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام

غزالئ زماں، رازئ دوراں حضرت علّامہ مولانا سیِّد احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

یہ بات ضرور سمجھنے کے لائق ہے کہ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جن کاموں سے آزمایا گیا وہ سب "فِطْرت" سے ہیں اور انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طَبائع مُقَدَّسہ فِطْری

[1] اشعۃ اللمعات کتاب الطھارت باب السواک ج ۱ ص ۲۲۸ (زیرِ حدیث ۳۴۹)

Marfat.com

اُمور سے مانوس رہتی ہیں، بالخصوص ایسے اُمور جن کا تعلق کمالِ طہارت و نَظافت سے ہو اور حُسنِ صورت و سیرت کا اُن سے گہرا تعلق ہو۔ ایسی صورت میں یہ بات بعید از فَہم ہو جاتی ہے کہ سب سے پہلے ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ دس کام کیے۔ یعنی اُن سے پہلے کسی نبی یا رسول نے اِن کاموں میں سے کوئی کام نہیں کیا۔ نہ لَبیں تَرْشوائیں، نہ پانی سے اِسْتِنْجاء کیا، نہ مُوئے زیرِ ناف صاف کیے، نہ کُلّی کی، نہ ناک میں پانی ڈالا، نہ ناخن کٹوائے۔ ایک ادنیٰ مسلمان بھی جانتا ہے کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ظاہری و باطنی پاکیزگی سے مُتَّصِف ہوتے ہیں، اُن کی طبیعتیں عام لوگوں کے طَبَائِع سے بالکل مختلف ہوتی ہیں، اُن میں اعلیٰ درجہ کی طہارت و نَظافَت پائی جاتی ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اِن پاکیزہ خَصْلتوں سے مَحْرُوم رہے ہوں؟ لہٰذا یوں کہنا چاہیے کہ ہر نبی اِن خصائلِ حمیدہ سے مُتَّصِف تھا اور اُس نے اپنی طبیعتِ مُقَدَّسہ کے تقاضے کے مُطابق طہارت و نَظافَت کے یہ سب کام کیے مگر اِن خَصائل پر عمل کرنا اُن میں سے کسی پر فَرْض نہ تھا۔ حکمتِ اِبْتِلاء کے لیے اِن اُمورِ خاصہ کی فَرْضِیَّت سب سے پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ہوئی اور وہ اِن فرائض پر اِس خوبی کے ساتھ عمل پیرا رہے کہ آزمائش میں کامیاب ہو گئے۔ اُن سے پہلے کسی نبی کی آزمائش اِن اُمور کے ساتھ نہ ہوئی تھی۔ یہ نہیں کہ اُن سے پہلے کسی نبی کے عمل میں یہ پاکیزہ خصائل نہ پائے گئے ہوں۔ خصائلِ حمیدہ کے اعتبار

Marfat.com

سے ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اُن سے پہلے انبیاء میں صِرف اِتنا فرق تھا کہ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِبْتِلاء کے بعد بطورِ فَرْض یہ کام کرتے تھے اور اُن سے پہلے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَحْض اپنی طبیعتِ مُقَدَّسہ کے تقاضے سے اِن پاکیزہ کاموں کو بجا لاتے تھے۔ [1]

محترم بھائیو اور بُزرگو! یاد رکھیے! مذکورہ بالا دس چیزیں سُنّتِ قدیمہ و مُتَوارِثہ ہیں، جن میں داڑھی بڑھانا بھی شامل ہے۔ اِس سے معلوم ہُوا کہ داڑھی رکھنا نہ صرف ہمارے محترم آقا و مولیٰ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتِ مُبارَکہ ہے بلکہ جُملہ انبیائے کِرام و رُسُلِ عِظام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنّتِ عظیمہ بھی ہے۔ کسی ایک پیغمبر عَلَیْہِ السَّلَام سے داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُشْت سے کم رکھنا ثابت نہیں۔ نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع کرتے ہوئے خُلَفائے راشدین، دیگر صحابۂ کرام و تابِعین، تَبَع تابِعین و اَئِمَّہِ مُجْتَہِدِیْن، اولیائے کاملین و علمائے صادقین، سَلَف صالحین و کامل مؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے پوری داڑھی رکھی، کسی نے بھی اِس کے خلاف عمل نہیں کیا۔

توجّہ فرمائیے! حدیثِ پاک میں داڑھی کو فِطْرت کا کام قرار دیا ہے۔ غور فرمائیے! جب داڑھی رکھنا فِطْرت ٹھہرا تو داڑھی منڈوانا خلافِ فِطْرت ہُوا۔ نیز داڑھی مِلّتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے کاموں میں سے ایک کام ہے جبکہ اِس کا

[1] التبیان مع البیان زیرِ آیت وَ اِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ ط (پ۱ البقرۃ ۱۲۴)

Marfat.com

مونڈنا مِلّتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے خِلاف ہے اور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس خلافِ فِطْرت و خلافِ مِلّتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کام کرنے والوں سے اِظہارِ نَفْرت و بیزاری فرمایا ہے، لہٰذا یہ ناجائز و حرام ہے۔ چُنانچہ

شَرعی حکم

شَرِیْعَتِ مُطَہَّرہ نے مَردوں پر داڑھی رکھنا واجِب قرار دیا ہے۔ اِس کا ایک دو بار مُنڈوانا یا حَدِّ شَرْع سے کم کرانا مکروہِ تحریمی ہے، جبکہ اِس کے مُنڈوانے یا حدِّ شرع سے کم کرانے کی عادت بنالینا حرام یعنی کبیرہ گناہ ہے۔ اور اِسے ہلکا و غیر اہم و حقیر سمجھنا یا اِس کی توہین و بے ادبی کرنا یا اِس کا مذاق اُڑانا کُفْر ہے۔

افسوس آج کل مَردوں کی اکثریت داڑھی مُنڈوانے یا حَدِّ شَرْع سے کم رکھنے کی بُرائی میں مُبْتَلا ہو چکی ہے۔ عوام تو عوام کئی ایک مساجد کے خطیب و اِمام، مُؤَذِّن و خادِم اور واعظین و مُقَرِّرِین اور مُدَرِّسِیْن و مُنْتَظِمِیْن حضرات نیز نعت خواں و نَقِیْبانِ محفل بھی اِس بُرائی میں مُبْتَلا نظر آتے ہیں۔ جبکہ

حکمِ مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

سیِّدنا حضرت عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مَروی ہے (کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں):

Marfat.com

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَمَرَ بِاِحْفَآءِ الشَّوَارِبِ وَ اِعْفَآءِ اللِّحٰی [1]

ترجمہ: بے شک رسولُ اللہ ﷺ نے مونچھیں خُوب پَسْت کرنے اور داڑھیاں مُعاف رکھنے (یعنی بڑھانے) کا حکُم فرمایا۔

مَجوسیوں کا شیوہ

سیِّدنا حضرت عبداللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ارشاد فرماتے ہیں:

ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْمَجُوْسَ فَقَالَ اِنَّھُمْ یُوْفِرُوْنَ سِبَالَھُمْ وَ یَحْلِقُوْنَ لِحَاھُمْ فَخَالِفُوْھُمْ [2]

ترجمہ: رسولُ اللہ ﷺ نے مجوسیوں (یعنی آتش پرستوں) کا ذِکْر فرمایا تو ارشاد فرمایا: وہ اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں مُونڈتے ہیں، تم اُن کا خِلاف کرو۔

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب الترجل باب ۱۶ فی اخذ الشارب ص ۶۵۸ حدیث ۴۱۹۹، اسی طرح صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب ۱۶ خصال الفطرۃ ص ۱۱۵ حدیث ۲۵۹، اس جیسی حدیث پاک جامع الترمذی کتاب الادب باب ۷ ما جآء فی الاخذ من اللحیۃ ص ۶۴۸ حدیث ۲۷۶۴ [2] المعجم الاوسط للطبرانی ج ۲ ص ۸ حدیث ۱۰۵۱، سنن کبریٰ للبیھقی کتاب الطھارۃ باب السنۃ فی الاخذ من الاظفار و الشارب ج ۱ ص ۱۵۱ حدیث ۶۷۹، اس جیسی حدیث پاک حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۹۴

Marfat.com

مَجوسیوں کا خِلاف کرو

سیِّدنا حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ تاجدارِ نُبُوَّت، شَہَنْشاہِ رسالت، محبوبِ ربُّ الْعِزَّت جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رُشْد وہدایت ہے:

جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ اَرْخُوا اللِّحٰی خَالِفُوا الْمَجُوْسَ

ترجَمہ: مونچھیں کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ (یُوں) آتِش پرستوں کا خِلاف کرو۔ [1]

یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ

سیِّدنا حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رِوایت فرماتے ہیں کہ امامُ النَّبِیِّیْن، سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُبین ہے:

اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ اَعْفُوا اللِّحٰی وَ لَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ

ترجَمہ: مونچھیں خُوب پَسْت کرواور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھنے دو) اور یہودیوں کی مُشابَہَت نہ کرو (یعنی اُن جیسی صورت نہ بناؤ)۔ [2]

---

[1] صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب خصال الفطرۃ ص ۱۱۵ حدیث ۲۶۰ ، مسند الفردوس ج ۲ ص ۲۰۸ حدیث ۲۵۷۰، اسی طرح مسند امام احمد ج ۲ ص ۳۶۶ (حدیث ۸۷۷۱) [2] شرح معانی الآثار کتاب الکراھۃ باب حلق الشارب ج ۲ ص ۳۰۷ ، اس جیسی حدیث پاک مسند امام احمد ج ۲ ص ۳۵۶ (حدیث ۸۶۵۷)

Marfat.com

یہود و نصاریٰ کی کا خلاف کرو

سیّدنا حضرت ابُو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ سیّدُ الْاَنْبِیَاء ، اِمامُ الْھُدٰی ، محبوبِ کبریا جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ والا ہے:

قُصُّوْا سِبَالَکُمْ وَ وَفِّرُوْا عَثَانِیْنَکُمْ وَ خَالِفُوْا اَھْلَ الْکِتَابِ [1]

ترجمہ: مونچھیں کتر واؤ اور داڑھیوں کو کثرت دو (یعنی داڑھی بڑھاؤ) اور اہلِ کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) کا خِلاف کرو۔

مُشرِکوں کا خلاف کرو

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا رِوایت فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار ، سَیِّدُ الْاَبْرَار ، محبوبِ پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ ذی وقار ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ وَ وَفِّرُوا اللِّحٰی وَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ [2]

ترجمہ: مشرکوں کا خِلاف کرو اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو اور مونچھیں خُوب پَسْت کرو

[1] مسند امام احمد ج ۵ ص ۲۶۴، ۲۶۵ (حدیث ۲۲۳۳۷)، اسی طرح شعب الایمان للبیھقی باب ۴۰ ج ۵ ص ۲۱۴ حدیث ۶۴۰۵ [2] صحیح البخاری کتاب اللباس باب ۶۴ تقلیم الاظفار ص ۱۰۳۶ حدیث ۵۸۹۲ ، اسی طرح صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب ۱۶ خصال الفطرۃ ص ۱۱۵ حدیث ۲۵۹

Marfat.com

داڑھی رکھنے کے واجب ہونے کی پہلی دلیل

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مذکورہ بالا احادیثِ مبارکہ میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے داڑھی بڑھانے کا حکم صادِر فرمایا ہے اور اَمْرِ مُطْلَق وُجوب کو ثابت کرتا ہے اور یہ اَمْر وُجوب کے علاوہ کسی دوسرے معنٰی کے لیے کسی قرینے کی مدد کے ساتھ مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا احادیثِ پاک میں اَمْرِ مُطْلَق ہے اور یہ اَمْر وُجوب کے لیے ہے نہ کہ کسی دوسرے معنٰی کے لیے۔ کیونکہ یہاں کسی دوسرے معنٰی کا کوئی قرینہ موجود نہیں، لہٰذا رسولِ کریم، رؤوف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِس اَمْر "**داڑھی بڑھاؤ**" سے داڑھی بڑھانے کا واجب ہونا ثابِت ہُوا۔ چُنانچہ

حکُم کی شرعی حیثیت

سَیِّدنا امام سَعْدُ الدِّین مسعود بن عبد اللّٰہ تَفْتَازَانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الْاَمْرَ الْمُطْلَقَ لِلْوُجُوْبِ وَ لَا نِزَاعَ فِیْ اَنَّہٗ قَدْ یَکُوْنُ بِغَیْرِہٖ مَجَازًا

ترجَمہ: بے شک اَمْرِ مُطْلَق وُجوب کے لیے ہوتا ہے اور اِس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ کبھی وہ مَجازی طور پر قَرائِن کی مدد کے

Marfat.com

بِمَعُوْنَةِ الْقَرَائِنِ [1] ساتھ دوسرے معنٰی کے لیے (بھی استعمال) ہوتا ہے۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! سیِّدنا علّامہ مولانا شیخ احمد المعروف مُلّا جِیُوَن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے مذکورہ بالا قانونِ شَرْعی یعنی "اَمْرِ مُطْلَق وُجوب کے لیے ہوتا ہے" کے لیے بطورِ دلیل دو آیاتِ قرآنیہ پیش فرمائی ہیں۔ [2]

پہلی آیت

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ (پ۲۲ الاحزاب ۳۶)

ترجَمہ: اور نہ کسی مسلمان مَرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حُکم فرمادیں تو اُنہیں اپنے مُعاملہ کا کچھ اِختیار رہے۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

مذکورہ آیتِ شریفہ کے تحت سیِّدنا امام ابوالبرکات احمد بن محمد نَسَفِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

وَ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ لِلْوُجُوْبِ [3]

ترجَمہ: اور یہ آیت اِس بات پر دَلالت کر رہی ہے کہ اَمْرُ وُجُوب کے لیے ہوتا ہے۔

[1] التلویح شرح التوضیح ص ۳۸۹ [2] نورالانوار ص ۳۵
[3] مدارك التنزیل و حقائق التأویل (پ۲۲ الاحزاب ۳۶)

Marfat.com

صَدرُ الاَفاضِل سیّدنا محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے "خَزائِنُ الْعِرْفان" میں اور حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے "نُوْرُ الْعِرفان" میں مذکورہ آیت کے تَحْت یہی حکم بیان فرمایا ہے۔

دوسری آیت

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (پ۱۸ النور ۶۳)

ترجَمہ: تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خِلاف کرتے ہیں کہ اُنہیں کوئی فِتنہ پہنچے یا اُن پر دَردناک عذاب پڑے۔ ﴿کَنْزُ الْاِیمان﴾

سیّدنا امام ابوالبرکات احمد بن محمد نَسَفِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ آیتِ مُقَدَّسہ کے تَحْت ارشاد فرماتے ہیں:

وَ الْاٰیَةُ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْاَمْرَ لِلْاِیْجَابِ [1]

ترجَمہ: اور یہ آیت اِس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ اَمْر وُجوب کے لیے ہوتا ہے۔

سیّدنا امام اَبُو اللَّیْث نَصْر بن محمد سَمَرْقَنْدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے "بَحْرُ الْعُلُوم" میں، سیّدنا قاضی ابو الخیر عبد اللّٰہ بن عُمَر بَیْضَاوِی شِیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے "اَنْوارُ التَّنْزِیْل" میں، مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن سیّدنا شیخ اسماعیل حَقِّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے

[1] مدارك التنزيل و حقائق التأويل (پ۱۸ النور ۶۳)

Marfat.com

"رُوْحُ الْبَیَان" میں، مُفَسِّر قرآن سیِّدنا قاضی ثناءُ اللہ پانی پتّی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے "تَفْسِیْرِ مَظْھَرِی" میں اور مُفَسِّر قرآن سیِّدنا علامہ اَبُوالْفَضْل سیِّد محمود آلُوسی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے "رُوْحُ الْمَعَانی" میں مذکورہ آیت کے تَحْت یہی فرمایا ہے۔ [1]

سَیِّدنا امام سَعْدُ الدِّین مسعود بن عبد اللّٰہ تَفْتَازَانی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ بالا قانونِ شَرْعی کے لیے بطورِ دلیل دَرْج ذیل آیتِ مُبارَکہ بھی پیش فرماتے ہیں:

تیسری آیت

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ط (پ۸ الاعراف ۱۲)

ترجَمہ: فرمایا کِس چیز نے تجھے روکا کہ تُو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکُم دیا تھا۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

اور اِس آیت کے تَحْت ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الْاَمْرَ الْمُطْلَقَ لِلْوُجُوْبِ

ترجَمہ: بے شک اَمْرِ مُطْلَق وُجوب ثابت کرنے کے لیے ہے۔

اور اِس کی وضاحت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

آیتِ مذکورہ میں اِبْلیس کی مَذَمَّت اور اُسے ڈانٹ ڈپٹ اِسی صُورت میں ہو

Marfat.com

سکتی ہے جبکہ اَمْرُ وُجوب ثابت کرنے کے لیے ہو، تا کہ اُس کا تارِک مَذَمَّت کا مُسْتَحِق ٹھہرے۔ [1]

صَدْرُ الْاَفَاضِل سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے بھی مذکورہ آیتِ مُبارَکہ کے تَحْت اِسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔ [2]

مذکورہ بالا آیاتِ فرقان اور اقوالِ مُفَسِّرینِ قرآن وفقہائے ذِیشان سے یہ قانونِ شَرْعی ثابت ہُوا کہ اَمْرِ مُطْلَق وُجوب کے لیے ہوتا ہے اور اِس قانونی شَرْعی کی رُو سے مَرْدوں پر داڑھی رکھنا واجِب ٹھہرا۔

داڑھی رکھنے کے واجب ہونے کی دوسری دلیل

محترم بھائیو اور بُزرگو! احادیثِ پاک میں داڑھی مُنڈوانے پر کئی ایک وعیدیں وارِد ہوئی ہیں۔ جس سے داڑھی کا وُجوب ثابِت ہوتا ہے، کیونکہ اظہارِ بے زاری ونفرت اور وُرُوْدِ وَعِیْد واجب کے تَرْک پر ہوتا ہے نہ کہ سُنَن و مُسْتَحَبَّات کے چھوڑنے پر۔ اِسی لیے فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے داڑھی مُنڈوانے کو حرام قرار دیا ہے۔

داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی پہلی وجہ

محترم بھائیو اور بُزرگو! داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی

[1] التلویح شرح التوضیح ص ۳۹۱ [2] خزائن العرفان

Marfat.com

پہلی وجہ حکمِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی ہے۔ یاد رکھیے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت وفرمانبرداری درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اِطاعت وفرمانبرداری ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی دَرْاَصْل اللہ ربُّ الْعِزّت کی نافرمانی ہے۔ چُنانچہ

رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

اللہ ربُّ الْعالَمِیْن، اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن، اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشادِ مُبین ہے:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ج (پ۵ النسآء ۸۰)

ترجَمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

رسولِ ذِیشاں، نبیٔ ہر جہاں، رحمتِ عالَمیاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشاں ہے:

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ [1]

ترجَمہ: جس نے میری اِطاعت کی تو بے شک اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو بے شک اُس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

[1] صحیح البخاری کتاب الاحکام باب ۱ ص ۱۲۲۸ حدیث ۷۱۳۷، صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب ۸ ص ۷۳۶ حدیث ۱۸۳۵، سنن النسائی کتاب البیعۃ باب ۲۷ ص ۶۸۳ حدیث ۴۱۹۹، سنن ابن ماجہ المقدمۃ باب ۱ ص ۱۵ حدیث ۳

Marfat.com

یہ بات پہلے بیان ہو چکی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے داڑھی بڑھانے سے متعلق جو اَحکام اِرشاد فرمائے ہیں، وہ سب کے سب داڑھی کے وُجوب کو ثابت کرتے ہیں اور ترکِ واجب کی عادت بنالینا حرام ہے۔

حکمِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خِلاف چلنے کا انجام

مُفَسِّرِ قرآن سیِّدنا حافظ عمادُالدِّین اِسماعیل بن عُمَر بن کثیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ بالا آیاتِ مُبارَکہ میں سے دوسری آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں:

اَیْ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ ھُوَ سَبِیْلُہٗ وَ مِنْھَاجُہٗ وَ طَرِیْقَتُہٗ وَسُنَّتُہٗ وَ شَرِیْعَتُہٗ فَتُوْزَنُ الْاَقْوَالُ وَ الْاَعْمَالُ بِاَقْوَالِہٖ وَ اَعْمَالِہٖ فَمَا وَافَقَ ذٰلِكَ قُبِلَ وَ مَا خَالَفَہٗ فَھُوَ مَرْدُوْدٌ عَلٰی قَائِلِہٖ وَ فَاعِلِہٖ کَائِنًا مَّا کَانَ کَمَا ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَغَیْرِھِمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا

ترجَمہ: یعنی رسولُ اللہ ﷺ کے اَمْر کی (مخالفت کرنے سے ڈریں) اور وہ (یعنی آپ ﷺ کا حکم) آپ کا رستہ اور آپ کا مِنْہاج اور آپ کا طریقہ اور آپ کی سُنّت اور آپ کی شَرِیْعَت ہے تو (دوسروں کے) اقوال و اعمال کا آپ (ﷺ) کے اقوال و اعمال سے مُوازنہ کیا جائے گا تو جو اُن کے مُوافق ہوں گے وہ قَبول کر لیے جائیں گے اور جو اُن کے خِلاف ہوں گے تو وہ رَدّ کردِیے جائیں گے اُن کے قائل اور اُن کے فاعِل پر وہ جیسا بھی ہو اور جہاں بھی ہو جیسا

Marfat.com

لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ اَیْ فَلْيَحْذَرْ وَلْيَخْشَ مَنْ يُخَالِفُ شَرِيْعَةَ الرَّسُوْلِ بَاطِنًا اَوْ ظَاهِرًا (اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ) اَیْ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنْ كُفْرٍ اَوْ نِفَاقٍ اَوْ بِدْعَةٍ (اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ) اَیْ فِی الدُّنْيَا بِقَتْلٍ اَوْ حَدٍّ اَوْ حَبْسٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ [1]

کہ بُخاری و مُسلم وغیرہ (کُتُبِ احادیث) میں ثابت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مَروی ہے کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا اَمر نہیں (یعنی جو ہماری سُنّت کے مُوافق نہیں) تو وہ مَردُود ہے۔ تو اُن لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شَرِیعت کے خِلاف باطنی طور پر یا ظاہری طور پر عمل کرتے ہیں کہ کہیں اُن کے دلوں میں کُفر یا نِفاق یا بِدْعت سے کوئی فِتنہ نہ پہنچے یا اُنہیں دُنیا میں قَتل یا حَدّ یا قید یا اِس جیسی کسی دوسری صورت میں دَرْد ناک عذاب نہ آپہنچے۔

صَدْرُ الْاَفَاضِل سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ "خَزَائِنُ الْعِرْفَان" میں مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں:

(فِتنہ پہنچنے سے مُراد) دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے اور ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا مُسلّط ہونا یا دل کا سخت ہو کر مَعْرِفَتِ الٰہی (جَلَّ جَلَالُہٗ) سے محروم رہنا ہے۔

[1] تفسیر ابن کثیر (پ۱۸ النور ۶۳)

Marfat.com

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ "نُورُالْعِرْفان"

میں اِس آیت کی تفسیر میں مزید اِرشاد فرماتے ہیں:

اِس سے معلوم ہُوا کہ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی مُخالفت سے دُنیاوی عذاب بھی آجاتے ہیں، آخرت کے عذاب اِس کے عِلاوہ ہیں۔

اور "عذابِ اَلِیْم" کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں:

عذابِ اَلِیْم یعنی آخرت کا عذاب یا ایمان پر خاتمہ نصیب نہ ہونا (ہے)

(اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ)

محترم بھائیو اور بُزرگو! آپ نے غور فرمایا، جو لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکام کی مُخالفت کرتے ہیں یعنی اُن سے عَمْدًا اِعْرَاض کرتے ہیں اُن کے سروں پر دُنیوی واُخروی عذاب کا خطرہ مَنڈلاتا رہتا ہے۔

اِعْراض کی دو صورتیں

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکام سے اِعْراض کی دو صورتیں ہیں:

❶ باطنی اِعْراض ❷ ظاہری اِعْراض

باطنی اِعْراض

باطنی طور پر اِعْراض کرنے کی صُورت یہ ہے کہ اَحکامِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دل میں بے توقیر و بے وُقعت، ہلکا و غیر اَہَم اور فَرْسُودہ سمجھنا۔

Marfat.com

جولوگ ایسا کرتے ہیں اُنہیں خوف کھانا چاہیے کہ یہ بات اُن کے قُلوب میں کُفر یا نِفاق یا بِدْعت جیسے مُہْلِك اَمْراض میں مُبْتَلا کی دلیل ہے اور یُوں اُن کی آخرت تباہ و برباد ہو جائے گی۔ (اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

ظاہری اِعْراض

ظاہری طور پر اِعْراض کرنے کی صُورت یہ ہے کہ دیدہ و دانستہ اَحکامِ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خِلاف عمل کرنا اور اُسے بُرا بھی نہ جاننا۔ جو اَفراد ایسا کرتے ہیں اُنہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں اُنہیں دُنیوی آفات و مَصائِب کے عذاب میں مُبْتَلا نہ کر دیا جائے اور یوں اُن کی دُنیوی زندگی اَجیرَن ہو جائے۔ (اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

آہ! صد آہ! آج کے پُرفِتَن دور میں مسلمانوں کی اکثریت رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکام کی کُھلّم کُھلّا خِلاف ورزی کر رہی ہے۔ افسوس! صد افسوس! آج کے مُدَّعِیانِ اسلام کو یہود و نصاریٰ کا فیشن تو اچھا لگتا ہے مگر اِمامُ الانبیاء، شفیعِ روزِ جزا، محبوبِ کبریا جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّت و شَرِیعت ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ اِس پر مُسْتَزَاد یہ کہ جو لوگ سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل پیرا ہوتے ہیں اُن کے خِلاف طَنز و تنقید اور مُخالفت کا مَحاذ کھول دیا جاتا ہے، اُن کا جِینا دُوبھر کر دیا جاتا ہے، اُنہیں حَقارت و نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، یہاں تک کہ اُنہیں دَقْیانوس و شِدّت پسند جیسے اَلقابات سے یاد کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

وہ دور آیا کہ دیوانہء نبی کے لیے
ہر ایک ہاتھ میں پتّھر دکھائی دیتا ہے

خُدارا! غور تو کیجیے! اِن بے چاروں، سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شیدائیوں کا قُصور کیا ہے؟ صرف یہی کہ اُنہوں نے اَحکامِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُطابق اپنی زندگیوں کو اُستُوار کرلیا ہے۔ اُنہوں نے اپنی گھریلو زندگی، کاروبار و ملازمت اور کھانا پینا، سونا جاگنا، اُٹھنا بیٹھنا، لینا دینا، چہرہ مُہرا اور لباس وغیرہ سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہم آہنگ کرلیا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم اِنہیں تحسین کی نگاہ سے دیکھتے، اِن کی عزّت و توقیر کرتے، اِن کی دیکھا دیکھی ہم بھی راہِ سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر گامزن ہوتے۔ مگر آہ! صد آہ! ہم اِن کی مُخالفت پر اُتر آئے۔ سوچیے! بار بار سوچیے! یہ اِن پیکرانِ سُنّت کی مُخالفت ہے یا صاحبِ سُنّت رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُخالفت ہے؟

ع ہے سوچنے کی بات اِسے بار بار سوچ

آہ! صد آہ! ہماری بدبختی تو دیکھیے! اگر آج کا یہ سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا شیدائی و مُخلص و باوفا مسلمان ہماری تنقید و مُخالفت سے تنگ آکر حوصلہ ہار بیٹھے اور سُود و رِشوت کا لین دین شُروع کردے، کم تولنے اور کم ناپنے کا آغاز کردے، دو نمبر مال سپلائی کرنے لگ جائے، نمازوں سے غفلت برتنے

Marfat.com

لگ جائے، چہرے سے داڑھی مُنڈوالے یا **خَشْخَشِی** یا فرنچ کٹ رکھ لے، بے پردگی کا مُظاہرہ کرنے لگے، گانے باجے سننے لگے، فلمیں ڈرامے دیکھنے لگے، اِنگریزی لباس پہننے لگے، ننگے سَر پھرنے لگے اور یہود نصاریٰ کا فیشن اپنا لے تو ہم میں سے کوئی اس کی مُخالفت نہیں کرتا، گھر والوں کی نظر ہی میں نہیں وہ رشتہ داروں، دوست یاروں، محلّہ داروں، بلکہ سبھی کا چہیتا و پسندیدہ بن جاتا ہے۔

غور کیجیے! بار بار صد بار غور کیجیے! یہ اظہارِ پسندیدگی اس شَخص کے لیے ہورہی ہے یا رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتِ مُبارَکہ کے خلاف عمل کی تحسین کی جارہی ہے؟ آہ! صد آہ! یہ تو ہمارے دلوں کے نِفاق کی علامت ہے، جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت کی مخالفت کی صورت میں ظاہر ہورہا ہے۔ گویا آج کا نام نہاد مسلمان ظاہری اور باطنی طور پر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت سے اِعراض کرنے کی بُرائی میں مُبْتَلا نظر آتا ہے اور اِس بُرائی کی نُحوست آج ہم سب پر خُوب عِیاں ہے کہ ہماری اکثریت آفات و بَلِیّات میں مُبْتَلا ہے۔ گھر گھر میں لڑائی جھگڑے ہورہے ہیں، بھائی بھائی کا دشمن ہوگیا ہے، بھوک و اِفلاس نے ڈیرہ لگایا ہُوا ہے۔ اکثر مسلمان تنگدستی، بے روزگاری، قَرضداری، گھریلو ناچاقی، طرح طرح کی بیماری اور مُصیبت و پریشانی کا شکار ہیں۔ لوگ بکثرت خُودکُشی کررہے ہیں، عورتوں کو بکثرت طلاقیں ہورہی ہیں، نوجوان لڑکے اور لڑکیاں

Marfat.com

اچھے رشتوں کے مُنتَظِر ہیں، جادو ٹُونا کی بھی کثرت ہے، اولاد ماں باپ کی گستاخ ہے تو ماں باپ اولاد کے حُقوق ادا کرنے سے غافل ہیں، بیوی شوہر کی نافرمان ہے تو شوہر بیوی پر ظُلم ڈھا رہا ہے اور اُس کے حُقوق غَصب کر رہا ہے، چھوٹا بڑے کی بے ادبی کر رہا ہے اور بڑا چھوٹے سے بدسُلوکی کر رہا ہے، نہ پڑوسیوں کے حُقوق کا خیال رکھا جا رہا ہے نہ عزیز رشتہ داروں کے حُقوق کی پاسداری دکھائی دیتی ہے۔ آہ! صد آہ! آج ہر اسلامی مُلک میں ظالِم و جابِر اور فاسِق و فاجِر حکمرانوں کا قَبضہ ہے۔ ہر مُلک بدامنی و اِنتِشار اور دَہشَت گردی کا شکار ہے، ہر طرف قتل و غارت گری اور لُوٹ مار کا بازار گرم ہے، نہ تو کسی کی عزّت محفوظ ہے نہ جان و مال، آئے دن زلزلے آتے ہیں، سیلاب و طوفان تباہی مچاتے ہیں، مختلف بیماریاں وَبا بن کر ہزاروں لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیتی ہیں۔ مگر افسوس! صد افسوس! اتنی تباہی کے باوُجود بھی آج کے مسلمان کی بے حسی اور غَفلت شِعاری بامِ عُروج کو پہنچی ہوئی ہے۔ نہ اُسے اپنی موت یاد ہے نہ قبر کا تنگ و تاریک گڑھا، نہ اُسے روزِ قیامت کی ہولناکیاں یاد ہیں نہ پُل صِراط و میزانِ عمل کی سختیاں، نہ اُسے بارگاہِ ربِّ ذُوالجلال کی حاضری یاد ہے نہ جنّت و دوزخ۔ اُس کا جینا مرنا دُنیا کے لیے ہو کر رہ گیا ہے، وہ دنیا اور نَفس و شیطان کا بندہ بن کر خَواہشات کی پیروی میں زندگی گزار رہا ہے۔ وہ اپنی اِس گناہوں سے آلُودہ اور غَفلت سے بھرپُور گندی زندگی سے توبہ و اِستِغفار

Marfat.com

کرنے کی بجائے اور اللہ تعالیٰ کے حُضور اظہارِ بندگی و عاجزی اِختیار کرنے کی بجائے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنے کی بجائے شب و روز اپنے نامۂ اعمال کو گناہوں سے بھر رہا ہے۔

اِمامِ اَہْلِسُنَّت، مُجَدِّدِ دِیْن و مِلّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنے ایک شعر میں مُسلمانوں کی موجودہ بداعمالیوں، بے راہ رَوِیّوں اور اَخلاقی پستیوں کا یُوں اِظہار فرمایا ہے۔ ؎

دِن لَہْو میں کھونا تجھے، شَب صُبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خُدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اے میرے محترم بھائیو اور بُزُرگو! خدارا! ہوش کے ناخن لیجیے! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جایئے۔ سوچیے! اگر ہم اب نہیں جاگیں گے تو کب جاگیں گے؟ کیا اُس وقت ہوش میں آئیں گے جب حضرتِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لے آئیں گے اور ہماری رُوح قبض کریں گے، پھر جاگنے اور پچھتانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ یقین جانیے! آج کا مسلمان دنیا بھر میں جس تباہی و بربادی، ذِلّت و رُسوائی اور بے توقیری کا شکار ہے، وہ اس کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ اگر آج کا یہ مسلمان اپنی بداعمالی و بدکرداری، بدکاری و بداطواری، سیاہ کاری و عصیاں شِعاری سے سچّی توبہ کر لے۔ اَحکامِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

Marfat.com

پیروی اختیار کر لے تو یقیناً دنیا بھر میں اِس کی عزّت وتوقیر پھر سے بحال ہو جائے گی اور اِس کی ذاتی اور گھریلو زندگی کے گلشن میں پھر سے بہار آ جائے گی اور چَین و سُکون کے حسین وخُوشبودار گُلاب کِھل اُٹھیں گے۔

اے آج کے زندہ کل کے فوت شُدہ غافل ونادان مسلمان! دل کے کانوں سے غفلت کے پردے ہٹا کر غور سے سُن، رحمتِ خُدا جَلَّ جَلَالُہٗ پُکار پُکار کر اعلان کر رہی ہے۔ ؎

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کِسے رَہْرَوِ منزل ہی نہیں

عُقلمند وہ ہے جو گڑھے میں گرنے سے پہلے سنبھل جائے یعنی مرنے سے پہلے توبہ کر لے اور جادۂ سُنّت وشَرِیعت پر گامزن ہو کر اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کر لے۔ یاد رکھیے! ہماری فلاح وکامرانی اِسی میں مُضْمَر ہے کہ ہم اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اطاعت گزار و فرمانبردار بن جائیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع کریں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل پیرا ہوں اور یُوں ایک اچھے مسلمان کی حیثیت سے زندگی گزاریں۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے

Marfat.com

اَحکام میں سے ایک حکمِ مُبارَک داڑھی بڑھانے کا ہے۔ جو اَمْرِ مُطْلَق کی وجہ سے شرعاً واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ احادیثِ پاک سے یہ بات ثابت ہے کہ داڑھی مُنڈانا آتش پرستوں، یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکوں کا شِعار ہے، جبکہ داڑھی بڑھانا انبیاء و مُرسَلِین عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ہمارے آقا و مولیٰ، سیِّدُ الانبیاء، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا طریقہ اور دینِ اسلام کے شَعائر میں سے ایک شِعار ہے۔ اللہ ربُّ العالَمین جَلَّ جَلَالُہٗ کے اِن مُقَرَّب ترین بندوں اور جلیلُ القدر ہستیوں کی سُنّتِ مُبارَکہ اور دینِ اسلام کے شِعار کو چھوڑ کر یہود و ہُنُود اور نصارٰی و مَجوس کے ناپاک شِعار کو اپنانا ایک مسلمان کو ہرگز ہرگز زیب نہیں دیتا۔ اسلام کے ابتدائی دورِ مُبارک میں جسے خَیْرُ الْقُرُوْن سے موسوم کیا جاتا ہے، ہر مسلمان مَرْد داڑھی رکھتا تھا اگر قدرتی طور پر کسی کی داڑھی نہ نکلتی تو وہ اِس پر بہت افسوس کا اظہار کرتا اور اِسے اپنے لیے عیب سمجھتا۔ توجّہ فرمایئے! تمام صحابۂ کرام و اہلبیتِ اَعلام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے داڑھی رکھی نیز اَئِمّہِ دین و مِلّت، ہر دور کے اولیائے اُمّت اور علمائے ذی مَرْتَبَت نے اپنے چہروں پر داڑھی کو سجایا۔ خَیْرُ الْقُرُوْن کے بعد بعض عیّاش و اَوْباش لوگوں نے کُفّار و مشرکین کی دیکھا دیکھی داڑھی مُنڈانی شروع کر دی اور جُوں جُوں وقت گزرتا گیا اِس بُرائی میں اضافہ ہوتا گیا۔ عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے لوگوں کا بکثرت داڑھی مُنڈوانا اور کتروانا قیامت کی علامتوں

Marfat.com

میں شمار فرمایا ہے اور آج ہم اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور اب تو نَوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ کئی ایک لوگ کفّار و مشرکین کے اِس ناپاک فیشن کو اپنانے میں کوئی نَدامت و شرمندگی محسوس نہیں کرتے اور نہ وہ اِسے کوئی گناہ جانتے ہیں بلکہ اِسے اپنے لیے باعثِ وقار سمجھتے ہیں اور کئی ایک ایسے ہیں جو مَعَاذَ اللہ داڑھی کو نَفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، داڑھی والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں، اُن پر پھبتیاں کَستے ہیں، اُنہیں اِنتہا پسند و دَقیانوس قرار دیتے ہیں۔ یہ جاننے کے باوُجود کہ داڑھی رکھنا شِعارِ اسلام اور سُنَّتِ خَیْرُ الْاَنَام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے، وہ اِس کی توہین و تحقیر کے مُرتکِب ہوتے ہیں۔ ایسے بدوضَع و فیشن پرست لوگوں کو خُدائے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام سے ڈرنا چاہیے اور محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبوب سُنّت کی مُخالفت کر کے اپنی آخرت کو برباد نہیں کرنا چاہیے۔ یاد رکھیے! داڑھی جیسی سُنّت کی تحقیر کرنا کُفر ہے۔

داڑھی کا مذاق اُڑانے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ

محترم بھائیو اور بُزُرگو! یاد رکھیے! کسی شِعارِ اسلام یا شَرعی احکام یا سُنَّتِ خَیْرُ الْاَنَام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مذاق اُڑانا نہ صرف حرام و ناجائز بلکہ کُفر ہے۔ چُنانچہ

سیِّدنا امام علاؤالدین محمد بن علی حَصْکَفِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نَقْل فرماتے ہیں:

Marfat.com

وَ الْاِسْتِهْزَآءُ بِشَیْءٍ مِّنَ الشَّرَائِعِ کُفْرٌ [1]

ترجمہ: اور شریعت کی کسی چیز کا مذاق اُڑانا کُفر ہے۔

(اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ)

اِمَامِ اَھْلِسُنَّت، عظیمُ الْبَرَکَت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

اگر (کوئی شخص) داڑھی چھوڑنے (یعنی بڑھانے) یا نیچی (یعنی سُنّت کے مطابق) رکھنے کی تحقیر (کرے گا) اور اُن لوگوں سے کہ ایسا کرتے ہیں (یعنی داڑھی بڑھاتے ہیں) اِسْتِهْزَاء (یعنی ٹھٹّا کرے گا) اور اُنہیں تَشْبِیْهات و تَمْثِیْلاتِ قَبِیْحَه (یعنی بُری مثالوں) سے یاد کرے گا تو (وہ) قَطْعاً کافِر ہے کہ یہ (داڑھی) سُنَن سے ہے اور اِس کی سُنِّیَّت قَطْعِی الثُّبُوْت، ایسی سُنّت کی توہین وتحقیر اور اُس کے اِتّباع پر اِسْتِهْزَاء بِالْاِجْمَاعِ کُفْر کَمَا هُوَ مُصَرَّحٌ فِی الْکُتُبِ الْفِقْهِیَّةِ وَالْکَلَامِیَّةِ (جیسا کہ فِقْہ اور علمِ کلام کی کتابوں میں صَراحتہً یہ مذکور ہے)۔ عورت (یعنی اُس کی بیوی) اُس کے نکاح سے نکل جائے گی اور بعد اِس کے جو بچّے ہوں گے، اولادِ حرام ہوں گے۔ اہلِ اسلام کو اُس سے مُعاملۂ کُفّار برتنا لازِم، بعدِ مَرَگ اُس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں اور مَقَابِرِ مُسْلِمین (یعنی مسلمانوں کے قبرستان) میں دَفْن نہ کریں بلکہ جہاں تک

[1] درمختار کتاب الشهادات باب القبول و عدمه ج ۸ ص ۲۱۵

Marfat.com

ممکن اُس جنازۂ ناپاک کی تذلیل کریں کہ اُس نے ایسے عزّت والے پیغمبر، افضلُ الْمُرسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت کو ذلیل سمجھا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ، وَ اللّٰہَ نَسْئَلُ حُسْنَ الْخَوَاتِیْمِ وَ الْعِلْمُ بِالْحَقِّ عِنْدَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ خَبِیْرٌ عَلِیْمٌ (یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ، ہم اللہ تعالیٰ سے خاتِمَہ بِالْخَیْر کا سُوال کرتے ہیں اور حق کا عِلْم میرے پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ ہی کے پاس ہے۔ بے شک میرا پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ ہر چیز سے پوری طرح خبردار اور سب کچھ جاننے والا ہے)۔ [1]

داڑھی کا مذاق اُڑانا اسلام کا مذاق اُڑانا ہے

صَدْرُالشَّرِیْعَہ حضرت علّامہ مولانا مفتی امجد علی قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

بعض داڑھی مُنڈے یہاں تک بے باک ہوتے ہیں کہ وہ داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ شریعت کے مطابق داڑھی رکھنے پر پھبتیاں کَستے ہیں۔ داڑھی مُنڈانا حرام تھا، گناہ تھا مگر یہ تو سوچو یہ تم نے کِس چیز کا مذاق اڑایا، کِس کی توہین وتذلیل کی۔ اِسلام کی ہر بات اَٹَل ہے اور اُس کے تمام اُصول وفُرُوع مضبوط ہیں۔ اُن میں سے کسی بات کو بُرا بتانا اسلام کو عیب لگانا ہے، تم خُود سوچو جو کچھ اِس کا نتیجہ ہے وہ تم پر واضح ہوجائے گا، کسی سے پوچھنے کی ضَرورت نہ پڑے گی۔ [2]

[1] فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۵۷۴ [2] بہارِشریعت حصہ ۱۶ ج ۲ ص ۷۰۵ حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا! سُنَّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تحقیر کرنا بربادیٔ ایمان کا مُوجِب ہے۔ بدقسمتی سے سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قَدر کرنے والوں اور اِسے اَہمیت دینے والوں کی تعداد روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ آج اگر کوئی دِین کا دَرْد رکھنے والا اور سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پیار کرنے والا مُبَلِّغ کسی شخص کو داڑھی مُنڈانے سے مَنْع کرے یا حُکمِ شَرْع کے مُطابق داڑھی رکھنے کی ترغیب دلائے تو جواب ملتا ہے کہ داڑھی رکھنا سُنّت ہی تو ہے کونسا فَرْض یا واجب ہے، اگر رکھو گے تو ثواب ہے اور نہ رکھو گے تو کوئی گناہ نہیں۔ غور فرمایئے!

سُنَّت پر عمل لازِم پکڑو

شہنشاہِ ہر جہاں، مکینِ لامکاں، محبوبِ ربِّ ذِیشاں جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشاں ہے:

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ بَعْدِیْ [1]

ترجَمہ: تم میری سُنّت اور میرے بعد خلفائے راشدین مَہْدِیِّین کی سُنّت (پر عمل کرنا) لازِم پکڑو۔

[1] شرح معانی الآثار کتاب الصلوۃ باب ۲۹ صفة الجلوس فی الصلوٰة کیف هو ج ۱ ص ۳۳۴، مسند الشامین ج ۱ ص ۴۰۲ حدیث ۶۹۷، اس جیسی حدیث پاک جامع الترمذی ابواب العلم باب ۱۶ ص ۶۳۰ حدیث ۲۶۷۶، سنن ابوداؤد کتاب السنة باب ۶ ص ۷۲۶ حدیث ۴۶۰۷، سنن ابن ماجه المقدمة باب ۶ ص ۲۱،۲۰ حدیث ۴۲

Marfat.com

وہ میرا نہیں

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، محبوبِ ربُّ العِزّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد باعثِ عبرت ہے:

وَ مَنْ خَالَفَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ [1] ترجمہ: اور جو میری سُنَّت کا خِلاف کرے وہ میرا نہیں۔

راہِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہی راہِ نَجات ہے

سیِّدنا شیخ شرف الدین سعدی شیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

خِلافِ پَیَمْبَر کَسے رَاہ گزِیْد
کہ ہرگز بمَنْزِل نَخَواہَد رَسِیْد
مَپِنْدَار سَعْدی کہ راہِ صَفَا
تُواں رَفْت جُزْ بَر پَئے مُصْطَفٰے [2]

یعنی (اللہ تعالیٰ کے) پیغمبر (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے خلاف چلنے والا منزلِ مقصود تک ہرگز ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اے سعدی! تُو یہ خیال نہ کرنا کہ کوئی شخص سیِّدنا مصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی سُنَّت چھوڑ کر (قَلْب و روح کی) صفائی کے راستے پر چل سکتا ہے۔

[1] تاریخ بغداد ج ۷ ص ۲۰۹ حدیث ۳۶۷۸ ، الجامع الصغیر ص ۱۸۹ حدیث ۳۱۵۰ ، کشف الخفاء ج ۱ ص ۲۵۱ حدیث ۶۵۸ [2] بوستان ص ۱۴

Marfat.com

اِطاعتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تمام عبادات سے افضل ہے

سیّدنا حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا رِوایت فرماتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبداللہ بن رَواحَہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو جِہاد کے لیے بھیجا۔ یہ ﴿یاد رہے! سیّدنا حضرت عبداللہ بن رَواحَہ اَنْصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مشہور صحابۂ کرام اور دربارِ رِسالت کے نعت گو شُعَراء میں شُمار ہوتا ہے۔ آپ سِوائے فَتْحِ مکّہ تمام غَزَوات میں شریک ہُوئے کیونکہ آپ فَتْحِ مکّہ سے پہلے ۸ھ میں غزوۂ مُؤتَہ میں شہید ہوگئے تھے۔ مذکورہ رِوایت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ایک سَرِیَّہ میں بھیجے جانے کا ذِکْر ہے، سَرِیَّہ اُس (جِہادی) لشکر کو کہتے ہیں جس میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِنَفسِ نَفِیس شرکت نہ فرمائیں[1] اور جس (جہادی لشکر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بذاتِ خُود شامل ہوں اُسے غَزْوہ کہا جاتا ہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اُس سَرِیَّہ میں﴾ بھیجنا اتفاقاً جُمُعَہ کے دن تھا ﴿یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب سے جُمُعَہ کے دن صُبْح سویرے نکل جانے کا حکم تھا، اِس طرح کہ جمعرات کے دن حکم ہُوا کہ کل صُبْح سویرے فُلاں فُلاں حضرات فُلاں مَقام کی طرف جِہاد کے لیے روانہ ہوجائیں اور غالباً آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اُس جہادی لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجا گیا تھا﴾[1] تو اُن کے ساتھی تو (عَلَی الصُّبْح) رَوانہ ہوگئے (مگر یہ مدینہ شریف میں

[1] مراٰۃ المناجیح کتاب الجہاد باب آداب السفر الفصل الثالث ج ۵ ص ۵۴۲ زیرِ حدیث ۳۷۴۶

Marfat.com

رُک گئے)اور کہنے لگے کہ میں (قافِلہ سے) پیچھے رہ کر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ (جُمُعَہ کی) نماز پڑھوں گا پھر اپنے ساتھیوں سے جاملوں گا۔ ﴿یہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا اِجْتِہَاد تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا خیال تھا کہ اگر میں چند گھنٹے تاخیر سے روانہ ہوں تو مجھے مسجدِ نَبَوی شریف میں رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِقْتِداء میں جُمُعَہ مُیَسَّر آجائے گا اور یہاں کی ایک نماز کا پچاس ہزار گنا ثواب ہے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے نماز کا کیا کہنا وہ تو لاکھوں نمازوں سے بھی افضل واعلیٰ ہے۔ یہ فضیلت دورانِ سفر جنگل میں پہنچ کر نمازِ ظہر ادا کرنے سے حاصل نہ ہوگی۔ میرے پاس تیز رفتار گھوڑا ہے۔ لہٰذا نمازِ جُمُعَہ کی ادائیگی کے بعد قافلہ والوں سے بآسانی جاملوں گا۔ اِس طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل بھی ہوجائے گی اور مُجھے جُمُعَہ شریف کی برکتیں بھی حاصل ہوجائیں گی۔ بہرحال آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے رُکنے میں کوئی نفسانی خَواہش یا دُنیوی ضرورت نہ تھی بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نہایت ہی اچھی نِیَّت سے ٹھہرے﴾[1] پس آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ نمازِ (جُمُعَہ) پڑھی، تو آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے اُنہیں دیکھا تو اِرشاد فرمایا:

مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحٰبِكَ قَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّیَ

ترجَمہ: تُمہیں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ صُبح میں جانے سے کس چیز نے روکا؟ اُنہوں نے عَرْض کی کہ میرا

[1] مراٰۃ المناجیح کتاب الجہاد باب آداب السفر الفصل الثالث ج ۵ ص ۵۴۲ زیرِ حدیث ۳۷۴۶

Marfat.com

مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ [1]

اِرادہ یہ تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ (جمعہ کی) نماز پڑھ لوں پھر اُن (ساتھیوں) سے جا ملوں۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اگر تم وہ (سب کچھ) جو زمین میں ہے خیرات کر دو تو بھی تم اُن (ساتھیوں) کے صُبح سویرے نکل جانے کی فضیلت نہ پا سکو گے۔

﴿یعنی اگر تم میرے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کرنے کے ساتھ روئے زمین کا سارا مال و اَسباب بھی خیرات کر دو تب بھی تمہیں وہ اَجر و ثواب اور فضیلت و درجہ حاصل نہیں ہوگا جو میرے حکم کی تعمیل میں اُن صُبح سویرے نکل جانے والوں کو مِلا ہے۔ اِس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت تمام عبادات سے افضل و اعلیٰ ہے۔

اِمامِ اَہْلِسُنَّت، عاشقِ مِہرِ نُبُوَّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت اَلشَّاہ اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں: ؎

مولیٰ علی نے وَاری تِری نیند پر نماز — اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خَطَر کی ہے
اور صدّیق بلکہ غار میں جان اُس پہ دے چکے — اور حفظِ جاں تو جان فُروضِ غُرَر کی ہے
ہاں تُو نے اُن کو جان اُنہیں پھیر دی نماز — پَر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بَشَر کی ہے
ثابِت ہُوا کہ جُملہ فرائض فُرُوع ہیں — اَصْلَ الْاُصُوْل بندگی اُس تاجْوَر کی ہے [2]

[1] سنن الترمذی ابو اب الجمعه باب ما جآء فی السفر یوم الجمعه ص ۱۵۶ حدیث ۵۲۷، اسی طرح مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۲۴ (حدیث ۱۹۶۶)، مسند عبد بن حمید ج ۱ ص ۲۱۹ حدیث ۶۵۶ اس جیسی روایت کتاب الجهاد لابن مبارک ج ۱ ص ۳۴ حدیث ۱۴ [2] حدائق بخشش حصه اول ص ۲۱۸، ۲۱۹

Marfat.com

اِس لیے صوفیائے کرام (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی) فرماتے ہیں کہ لِقائے یار سے رِضائے یار بہتر ہے، یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے اگرچہ ہم دُور رہیں مگر وہ ہم سے راضی رہیں یہ اِس سے بہتر ہے کہ ہم قریب رہیں اور وہ ہم سے ناراض ہوں۔ ؎

لِقائے دوسْت چَہ خَواھی رِضائے دوسْت طَلَب
کہ حَیْف باشَد اَزُوْ غَیْر اُو تَمَنَّائے [1]

﴿یعنی تُو دوست کا دیدار و ملاقات کیا چاہتا ہے (بس) دوست کی رِضا و خوشی کو طلب کر (کیوں) کہ (تیرا) اس (رِضائے دوست) کے علاوہ کسی دوسری بات کی تمنا کرنا ظُلم ہے۔﴾

محترم بھائیو اور بُزُرگو! غور تو فرماؤ کہ سیِّدنا حضرت عبداللہ بن رَواحَہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جو ہر غَزْوہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے اور وہ اُس سَرِیَّہ میں کسی دُنْیوی غَرَض، نَفْسانی خَواہش یا سُستی و غفلت کی وَجْہ سے عَلَی الصُّبْح جِہاد کو جانے سے نہ رُکے تھے اور نہ اِس مُعاملہ میں کُفّار و مُشْرِکین کے ساتھ دوستی کا کوئی شائِبہ پایا جاتا تھا بلکہ اُن کی نِیّت تو نیکی و ثواب کی تھی مگر اِس کے باوُجود عَلَی الصُّبْح جِہاد کے لیے روانہ نہ ہونے پر وہ ایک بہت بڑے اَجْر و ثَواب سے مَحروم ٹھہرے۔ اور آج بہت سارے

[1] مرآۃ المناجیح کتاب الجہاد باب الآداب السفر الفصل الثالث ج ۵ ص ۵۴۲ زیر حدیث ۳۷۴۶

Marfat.com

مسلمان تو نَفسانی خَواہش، دُنیا داری اور یہود و ہُنود اور نصاریٰ و مجوس کی کُھلّم کُھلّا پیروی کرتے ہوئے داڑھی مُنڈوا رہے ہیں یا کتروا کر حَدِّ شَرع سے کم رکھتے ہیں بلکہ اُس میں نِت نئی تَراش خَراش کرا کے کُفّار و مُشرِکین کے فیشن کو بخوشی اپنا رہے ہیں۔ بتایئے کیا ہمارے اِس رَوِیّہ سے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم پر راضی ہوں گے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ ذرا اپنے دل سے پوچھیے کہ میرے داڑھی مُنڈوانے یا حَدِّ شَرع سے کم رکھنے میں اللہ و رسول جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا و خُوشنودی ہے یا شیطان مَردُود کی چاہت وخُوشی؟

ع ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

اگر قلب وضَمیر زندہ ہوئے تو یقیناً یہی جواب آئے گا کہ داڑھی مُنڈوانے یا حَدِّ شَرع سے کم رکھنے میں شیطان ملعون اور اُس کے پیروکاروں یعنی یہود و ہنود اور کُفّار و مَجوس وغیرہ کی خُوشی ہے۔ اور اِس میں اللہ و رسول جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی و ناخُوشی ہے۔ اور شَرِیعَتِ مُطَہَّرہ کے مُطابق داڑھی رکھنے میں اللہ و رسول جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا و خُوشنودی ہے۔ اور اِس میں شیطان مَلعُون اور اُس کے پیروکاروں کی ناراضی و ناخُوشی ہے۔ تو یہ کونسی عَقلمندی ہے کہ اللہ و رسول جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے عمل سے تو ناخُوش و ناراض کرنے کی مذمُوم کوشش کی جائے اور شیطان مردُود کو خُوش کیا جائے۔

Marfat.com

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مُتَعَدَّد بار شیطان کو ہمارا دشمن قرار دیا ہے اور اُس کی پیروی کرنے سے مَنْع فرمایا ہے۔

شیطان کی پیروی مت کرو

اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن، اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن، اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن جَلَّ جَلَالَہٗ کا ارشادِ مُبین ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ○ ترجَمہ: بے شک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا ط (پ۲۲ فاطر ۶) ترجَمہ: بیشک شیطان تُمہارا کُھلا دشمن ہے تو تم بھی اُسے دشمن سمجھو۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً ص وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ (پ۲ البقرۃ ۲۰۸) ترجَمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تُمہارا کُھلا دشمن ہے۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

Marfat.com

خُدارا! نَفْس و شیطان کی پیروی سے جان چُھڑاؤ، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت و شَرِیْعَت کی خلاف ورزی سے باز آجاؤ وگرنہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور قَہّر و جَلال کا شکار ہو سکتے ہیں۔

روزِ قیامت میں رُسوائی

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، محبوبِ ربُّ العِزّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد باعثِ عبرت ہے:

مَنْ خَالَفَ سُنَّتِیْ وَ سِیْرَتِیْ جِیْءَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَأْخُذُہُ النَّارُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ ثُمَّ یَصِیْرُ اِلَی النَّارِ [2]

ترجَمہ: جو میری سُنّت اور میری سیرت کا خلاف کرے، روزِ قیامت اُسے اِس حال میں لایا جائے گا کہ اُسے ہر جگہ سے آگ پکڑ رہی ہوگی پھر وہ دوزخ کی طرف لوٹے گا۔

کیا کوئی عقلمند گوارا کرے گا کہ روزِ قیامت اُس کا حَشْر غُلامانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں ہونے کے بجائے کفّار و مشرکین کے ساتھ ہو؟ ہرگز، ہرگز نہیں۔ اگر یہ پسند نہیں ہے تو پھر دُنیا میں رہتے ہوئے اپنی صورت و سیرت، رہن سہن، رسم و رواج اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ سُنّتوں کو ہلکا و حقیر و فرسودہ جان کر اُن سے منہ موڑ کر اور یہود و ہنود اور نصاریٰ و مَجُوس کے ناپاک فیشن کو اپنا کر اُن کے گروہ میں شامل ہونے کی گھٹیا و ناپاک کوشش کیوں کی جارہی ہے۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے اپنے درج ذیل اشعار میں ہماری اسی حالت زار کو یوں بیان فرمایا ہے ؎

[2] کنزالعمال کتاب الاخلاق / قسم الافعال الفصل الثانی الامر بالمعروف و النھی عن المنکر ج ۳ ص ۲۷۵ حدیث ۸۴۶۹

Marfat.com

وُضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدُّن میں ہُنُود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہُود
یوں تو سیّد بھی ہو، مِرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو؟

اسلامی حکومت

حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امین نقشبندی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ (بانی و شیخُ الحدیث جامِعَہ اَمِیْنِیَہ رضویہ فیصل آباد) ارشاد فرماتے ہیں:

ایک وہ دور تھا کہ دِمِشق کے والی سُلطان حَسَن بن مُحمد نے داڑھی مُنڈانے والوں کو مُلک بَدَر کرنے کا حکم دیا تھا اور آج کا دور ہے کہ بڑے بڑے شُرَفاء بڑی بے باکی سے حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی سُنّت پر قینچی اور اُسترا چلا رہے ہیں۔ (اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ)

باعمل مسلمانوں کا رعب و دبدبہ

مزید فرماتے ہیں: ایک وہ وقت تھا کہ مُٹھی بھر باریش مسلمانوں نے بے رِیش پارسیوں (ایرانیوں) کو ایسا بھگایا کہ وہ دیواں آمَدَنْد، دیواں آمَدَنْد یعنی دیو آ گئے، دیو آ گئے کہتے ہوئے بھاگ نکلے اور جب اُن کا بادشاہ یَزْدَ جَرْد بھاگ کر چِین جا نکلا اور اُس نے خاقانِ چِین سے فوجی امداد طلب کی تو چِین کے حکمران خاقان نے مسلمانوں کی اِتّباعِ سُنّت اور عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی باتیں سُن کر جواب دیا:

اے یَزْدَجَرْد! میں تجھے اتنی فوج تو دے سکتا ہوں کہ جس کا ایک سِرا چِین میں ہو اور دوسرا ایران میں، لیکن ایسی قوم کو شِکَست نہیں دی جا سکتی، ایسی قوم تو اگر پہاڑ سے ٹکرا جائے تو پہاڑ کو پاش پاش کر سکتی ہے۔

Marfat.com

لیکن آہ! اے مسلمان! آج اپنی حالت کو دیکھ، اے مسلمان! ایک وقت تھا کہ تُو نے کُفر کو گیند کی طرح آگے دھر لیا تھا اور بحرِ ظُلمات کے ساحل پر جا دَم لیا تھا اور آج تُو خُود کُفر کے سامنے گیند کی طرح بھاگ رہا ہے۔ آخر کیوں؟ سُنّت کی پابندی چُھوٹی خدا تعالیٰ کی رحمت رُوٹھی۔ [1]

علامہ غلام رسول سعیدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ آیتِ مُبارَکہ " لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط الخ (پ۱۸ النور ۶۳) " کی تفسیر میں امام الصوفیاء سیّدنا ابولقاسم عبدالکریم بن ھَوازِن قُشَیْری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلْمُتَوَفّٰی ۴۶۵ھ کا دَرْج ذیل قولِ مُبارَک نَقْل فرماتے ہیں:

سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مُخالفت کا انجام

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: اِس آیت کا معنٰی ہے، نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تعظیم سے خطاب کرو اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی خدمت میں ادب کو ملحوظ رکھو اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی خدمت میں تعظیم اور توقیر کو لازم رکھو، دارین کی سعادت آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی سُنّت کی اِتّباع کرنے میں ہے اور دونوں جہانوں کی بدبختی آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی سُنّت کی مُخالفت کرنے کی وجہ سے ہے اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

[1] داڑھی کی اہمیت ص ۳، ۴

Marfat.com

کی سُنّت کی مُخالفت کرنے کی سب سے کم اور ہلکی سزا یہ ہے کہ انسان اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے اور پھر اُس کے لیے آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی سُنّت کی اِتّباع کرنا بہت مُشکل ہو جاتا ہے اور اُس کے دل سے فلاحِ دارین کے حُصول کی خواہش ساقِط ہو جاتی ہے۔ [1] (اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غیر اہم اور ہلکا سمجھنے والوں کو ہوش کے ناخن لینا چاہییں۔ اگرچہ ترکِ سُنّت اِساءَت یعنی بُرا کام ہے مگر سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقابلے میں کفّارِ نا ہنجار و بد اطوار کے شِعارِ ناپاک و بدبودار کو اپنانا اِساءَت ہی نہیں بلکہ نِفاق عملی ہے۔ اگر شَرعی طور پر مَردوں کو داڑھی رکھنا مَحض سُنّت ہی ہوتا تب بھی اُسے تَرک کر کے یہود و ہُنُود اور نصاریٰ و مَجوس کے شِعار کو اپنانا کہاں کی مسلمانی تھی؟ حالانکہ داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے اور اُس کا مُنڈوانا یا حدِّ شَرع سے کم کروانا مکروہِ تحریمی ہے اور اُس کے مُونڈنے یا کٹوانے کی عادت بنالینا حرام ہے۔

گناہِ جاری

محترم بھائیو اور بُزُرگو! جب مسلمانوں کی اکثریت داڑھی رکھا کرتی تھی تو لوگ داڑھی مُنڈواتے ہوئے شرماتے تھے مگر اب یہ گناہ اِس قَدر

[1] تبیان القرآن ج ۸ ص ۱۹۱ از لطائف الاشارات ج ۲ ص ۳۷۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

عام ہو گیا ہے کہ کسی کو داڑھی مُنڈوانے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی ایک گھر میں اگر باپ ، دادا، چاچا، ماموں وغیرہ داڑھی مُنڈواتے ہیں تو بچّوں کو بھی داڑھی مُنڈوانے کی رَغبت ملتی ہے اور یوں وہ بھی داڑھی مُنڈوانے لگ جاتے ہیں، اگر بڑا بھائی داڑھی مُنڈواتا ہے تو چھوٹا بھائی بھی اُس کی دیکھا دیکھی داڑھی صاف کرنے لگتا ہے۔ افسروں کو دیکھ کر ملازمین، اساتذہ کو دیکھ کر طُلَباء، حکمرانوں کو دیکھ کر رعایا کو داڑھی مُنڈوانے کا حوصلہ مل رہا ہے اور یوں ساری قوم داڑھی مُنڈوانے کے جُرْم میں مُبْتَلا ہو رہی ہے۔ گویا داڑھی مُنڈے اَشخاص نہ صرف آج کی نَسْل کو بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی داڑھی مُنڈوانے کی خاموش ترغیب دے رہے ہیں اور ہر ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اِس گناہ میں بآسانی مُبْتَلا ہو رہا ہے اور یہ مثال یہاں خُوب صادق آ رہی ہے کہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ تو داڑھی مُنڈوں کو اِس سے عِبْرت پکڑنی چاہیے کہ وہ چلتے پھرتے شیطانی اِشتہار بن گئے ہیں۔ کیا ایک مسلمان کو یہ زیب دیتا ہے؟ ہرگز، ہرگز نہیں۔ لہٰذا اِس گناہ سے فی الفور توبہ کیجیے جو نہ صرف آپ کے نامۂ اعمال کو سیاہ کر رہا ہے بلکہ دوسروں کو بھی گناہ کی طرف مائل کر رہا ہے۔ (اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

کُفّار کی سازش

اِبتدائے اسلام ہی سے کفّار و مشرکین دینِ اسلام اور مسلمانوں

Marfat.com

کے خلاف سازشیں کرنے میں برسرِ پیکار رہے ہیں۔اُنہیں کسی صورت گوارا نہیں کہ دنیا کے کسی گوشے میں دینِ اسلام ترقّی پائے، مسلمانوں کی تعداد میں اِضافہ ہو، مسلمان شاہراہِ اسلام پر گامزن ہوں۔ اوّل تو وہ اسلام اور مسلمانوں کو دُنیا بھر سے مٹانے کے لیے سرگرمِ عمل ہیں، دوم اُن کا ہدف یہ ہے کہ مسلمانوں کو نظامِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُطابق زندگی گزارنے سے روکا جائے۔اِس کے لئے وہ آئے دن نِت نئی سازشوں کے جال بِچھاتے رہتے ہیں اور اب اُن کی سازشیں خُوب رنگ لا رہی ہیں۔ یہ اُن کی سازشوں ہی کا نتیجہ ہے کہ آج کا مسلمان اللہ تعالیٰ کی عِبادت اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت سے غافِل ہو گیا ہے اور عیش وعشرت اور دنیا داری میں مَشْغول ہو گیا ہے۔دینی تعلیم سے بے بہرہ جبکہ دُنْیَوی تعلیم سے آراستہ ہو گیا ہے۔مسجدوں کا خالی رہنا اور تفریح گاہوں کا آباد ہونا بھی اُن کی سازشوں کا نتیجہ ہے۔اِنہی سازشوں کا شکار ہو کر آج کا مسلمان کانوں میں بالیاں، گلے میں زنجیر، بالوں میں پونیاں پہنتا ہے، کھڑے کھڑے پیشاب کر لیتا ہے، بائیں ہاتھ سے کھا پی لیتا ہے، بائیں ہاتھ سے لیتا دیتا ہے، فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے، گانے باجے سنتا ہے، اور آج کی مسلمان عورت آدھی ننگی ہو کر گلی بازاروں، دفتروں، ہوٹلوں، شادی ہالوں، تفریح گاہوں میں سرِعام پھرتی ہے اور آج کا مسلمان مَرْدداڑھی مُنڈوا کر اُن جیسی صورتیں بناتا ہے۔آہ! صد آہ! دشمنانِ

Marfat.com

اسلام کفّار و مشرکین کو ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُلیہ مُبارَک سے نفرت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبّت کی نشانی داڑھی شریف کے خِلاف خُوب زہر اُگلا ہے یہاں تک کہ داڑھی کے بارے میں نفرت و بے زاری کا ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ وہ مسلمان جو اپنے آپ کو شُرَفاء کہلاتے ہیں وہ بھی داڑھی رکھنے سے کتراتے ہیں، اِسے غیر اہم اور غیر ضَروری سمجھتے ہیں، حتّٰی کہ پنجوقتہ نمازی، حاجی، حافظِ قرآن جیسے مسلمان بھی داڑھی رکھنے سے جی چُراتے ہیں اور اِسے اپنے لیے بوجھ سمجھتے ہیں۔ آج کے مسلمان کے لیے کوئی دینی کام کرنا اِتنا مشکل نظر نہیں آتا، جتنا داڑھی رکھنا ہے۔ یہ سب یہود و نصارٰی کی سازشوں کی کامیابی ہے اور اِنہی سازشوں کا یہ شاخسانہ ہے کہ آج کا مسلمان داڑھی کی مخالفت بھی کرنے لگا ہے اور جب اِسے داڑھی بڑھانے کی تلقین کی جاتی ہے تو وہ یہ کہہ کر جان چھڑا لیتا ہے کہ کیا اسلام داڑھی میں رکھا ہے جو آپ داڑھی کی تبلیغ کر رہے ہیں؟

جو لوگ ایسی سوچ رکھتے ہیں اُن سے عاجزانہ اِلتجاء ہے کہ آپ داڑھی کا سُن کر جو بُرا منا رہے ہیں یہ اِس بات کی غمّازی کر رہا ہے کہ آپ پر شیطان کا وار کارگر ہو گیا ہے، یہود و نصارٰی کی سازش کا جادو چل گیا ہے اور مغربی فیشن کے اَژدہے نے آپ کو ڈَس لیا ہے، جس کا زہر آپ کو مسلمان ہونے کے باوُجود

Marfat.com

اِطاعت واِتّباعِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دُور ونُفور کر رہا ہے۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیے! اگر اسلام داڑھی میں نہیں تو داڑھی تو اسلام میں ہے اور شَعائرِ اسلام میں سے ایک عظیم شِعار ہے اور کافِروں اور مسلمانوں میں ایک واضح امتیاز ہے۔ آپ کا اِس فرق کو مٹانا اور داڑھی کو موجودہ تہذیب کے خلاف سمجھنا اور اپنی ترقّی میں رُکاوٹ جاننا اور داڑھی والوں پر داڑھی مُنڈوں کو فوقیت واہمیت دینا ہی اِس بات کی علامت ہے کہ آپ دشمنانِ اسلام کی سازش کا شکار ہو کر عملی نِفاق کی بُرائی میں مُبْتَلا ہو گئے ہیں۔ خُدارا! ضِد اور ہَٹ دھرمی چھوڑ کر اِطاعت و مانبرداری کا راستہ اختیار کریں۔ اِسی میں آپ کی خیر و بھلائی ہے اور اِسی میں آپ کی فلاح و کامرانی ہے۔ چُنانچہ

کامیابی کا راستہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ○ (پ۲۲ الاحزاب ۷۱)

ترجَمہ: اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اُس نے بڑی کامیابی پائی۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

افسوس! صد افسوس! یہود و نصارٰی کی سازشوں نے ایسا رنگ دکھایا کہ اسلامی ممالِک کے صُدور ہوں یا گورنر، وُزَراء ہوں یا سُفَراء، اِداروں کے

Marfat.com

سربراہ ہوں یا عہدیداران، پولیس والے ہوں یا فوجی حضرات، اِسکول کالج یونیورسٹی کے ماسٹرز، پروفیسرز، چانسلرز ہوں یا طُلَباء، دُکاندار ہوں یا گاہک، ریڑھی بان ہوں یا خوانچہ فَروش، پڑھے لکھے ہوں یا اَن پڑھ، امیر ہوں یا غریب اَلْغَرَض مسلمانوں کی اکثریت داڑھی کی سُنّت سے محروم دکھائی دیتی ہے۔ اِن کے محترم نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو ارشاد فرمائیں۔ ''داڑھی بڑھاؤ اور مشرکین کی مخالفت کرو'' مگر اِن غافل واحمق مسلمانوں کے کانوں پر جُوں تک نہیں رینگتی، یہ دن رات اِس حکمِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، ایک دو بار نہیں بار بار کر رہے ہیں۔ مہینہ دو مہینہ بعد نہیں روزانہ کر رہے ہیں، کوئی اِس گناہ میں عرصہ پانچ سال سے تو کوئی دس سال سے، کوئی بیس سال سے تو کوئی تیس سال سے، کوئی چالیس سال سے تو کوئی پچاس سال سے مُبْتَلا ہے۔ یہاں تک کہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں، نابینا ہیں، ضعیفُ العُمر ہیں، بسترِ مَرگ پر پڑے ہیں مگر اِس گناہ سے باز نہیں آرہے۔ کتنے ایسے ہیں جو اپنا یہ داڑھی مُنڈا چہرہ لے کر ہی دنیا سے چلے جاتے ہیں۔

اے بندۂ غافل و نادان! کبھی تُو نے سوچا! تیری یہ غفلت و بیزاری اور اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حکم عُدُولی کا انجام کیا ہوگا؟ تُو بارگاہِ ربِّ ذُوالجلال میں اِس گناہ پر کیا عُذر پیش کرے گا؟ کیا وہاں بھی یہی جواب دے گا کہ کیا اسلام داڑھی میں رکھا تھا جو میں داڑھی رکھتا؟ وہاں تُو یہ

Marfat.com

سب کچھ نہ کہہ سکے گا کیونکہ تجھ پر حقیقت آشکارا ہو چکی ہوگی۔ یاد رکھ! مرنے کے بعد تو کافِر بھی جاگ جاتا ہے لیکن فائدہ تو جب ہے کہ بندہ مرنے سے پہلے جاگ اُٹھے اور توبہ و اِستِغفار کر کے نیکی کا راستہ اختیار کر لے۔ تیری بھی آخرت کی بھلائی اِسی میں ہے کہ تُو خَوابِ غفلت سے بیدار ہو جا، یہود و نصاریٰ کے فیشن سے نکل آ اور شاہراہِ اُسوۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر گامزن ہو جا۔ اللہ کا قرآن تجھے مُتَنَبِّہ کر رہا ہے، تجھے خَوابِ غفلت سے جگا رہا ہے، تجھے راہِ مُستَقیم دکھا رہا ہے، اور تجھے یہ حقیقت بتا رہا ہے کہ مرنے کے بعد تجھے دُنیَوی زندگی کے ایک ایک عمل بلکہ ایک ایک سانس کا حساب دینا ہوگا۔

فکرِ روزِ جزا کرو

خُدائے اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشادِ مُبین ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (پ۲۸ الحشر ۱۸، ۱۹)

ترجَمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خَبَر ہے اور اُن جیسے نہ بنو جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے اُنہیں بَلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں یاد نہ رہیں وہی فاسق ہیں۔

﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

Marfat.com

داڑھی کی اہمیت اور ہماری جہالت

کئی ایک مسلمان مَرد حضرات دوسروں کی دیکھا دیکھی داڑھی مُنڈواتے ہیں یا شَرعی مِقدار یعنی مُٹھی بھر سے کم رکھتے ہیں اور بر بِنائے جہالت یہ سمجھتے ہیں کہ داڑھی رکھنا کوئی ضروری عمل نہیں کہ رکھ لیں تو اچھا اور نہ رکھیں تو کوئی حَرَج نہیں۔ حالانکہ اُن کے دلوں میں جذبہء مَحبّت و اِطاعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ موجود ہوتا ہے۔ تو ایسے مسلمان بھائیوں سے دَسْت بَستہ اِلتماس ہے کہ وہ اپنی جہالت مٹائیں اور اسلام میں داڑھی کی اہمیت کو سمجھیں۔ کہ جہاں داڑھی بڑھانا سُنّت ہے وہاں داڑھی مُنڈوانا بِدعت ہے اور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اچھے اور سچّے غلام بِدعت سے نفرت اور سُنّت سے مَحبت کرتے ہیں۔ نیز دینِ اسلام میں داڑھی کی اہمیت اِس طرح بھی آشکارا ہوتی ہے کہ داڑھی مُنڈوں یا شَرعی مقدار سے کم رکھنے والوں کی گواہی شَرعاً مَردُود ہے، وہ مُصَلّائے اِمامت کے قابل نہیں، اذان و اِقامت کے لائق نہیں۔ تعظیم و تکریم کے اَہل نہیں کہ مُٹھی بھر داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے اور اِس کے تَرک کی عادت بنانا حرام ہے، اِس لحاظ سے وہ فاسق ہیں اور فاسق کی تعظیم جائز نہیں۔

فاسق کی تعریف نہ کرو

اللہ کے شہکار، کُل رسولوں کے سردار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ ذی وقار ہے:

Marfat.com

اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَ اهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ [1]

ترجمہ: جب فاسق کی تعریف کی جائے تو رب تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے اور عرش کانپ جاتا ہے۔

بُرا نام

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (پ۲۶ الحجرات ۱۱) ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

ترجمہ: کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

تو کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے اُوپر فسق کا مکروہ لیبل لگوائے۔ غور کیجیے! اگر دنیا والے کسی کو اُس کے عہدہ و منصب یا جائداد و دولت کی وَجہ سے بڑے بڑے اَلقاب سے نوازیں۔ اُس کے لیے تعریفوں کے پُل باندھیں اور اُس کی تعظیم و تکریم کریں اور وہ شخص بھی اِس پر پھُولے نہ سمائے۔ مگر اپنی بدعملی مثلاً نمازیں قَضا کرنے، جھوٹ بولنے، حرام روزی کمانے اور داڑھی منڈوانے جیسے خلافِ شَرع کام کی وَجہ سے دربارِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ میں فاسق کے نام سے یاد کیا جائے تو یہ کِس قَدر محرومی اور افسوس کی بات ہے۔

[1] شعب الایمان للبیھقی باب۳۴ فی حفظ اللسان ج ۴ ص ۲۳۰ حدیث ۴۸۸۶، مسند الفردوس ج ۱ ص ۳۳۶ حدیث ۱۳۳۶، اسی طرح معجم ابو یعلیٰ ج ۱ ص ۱۵۶ حدیث ۱۷۱، الکامل لابن عدی ج ۳ ص ۴۶۶ حدیث ۸۸۰

Marfat.com

یاد رکھیے! نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اچھے اور سچّے غلام بدکردار نہیں بلکہ نیک کردار ہوتے ہیں، فاسِق وفاجِر نہیں بلکہ متقی وپرہیزگار ہوتے ہیں لہٰذا اب تک داڑھی مُنڈانے یا حَدِّ شَرْع سے کم رکھنے سمیت جو بھی خلافِ شَرْع کام کیے ہیں، اُس پر ربِّ رحیم ورحمٰن، کریم وسُلطان، حنّان ومنّان جَلَّ جَلَالُہٗ کے دربارِ ذیشان میں سچّی توبہ کر لیجیے اور آیندہ زندگی اُسوۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُطابق، سنّت وشریعت پر چلتے ہوئے گزاریے، بالخصوص اپنے چہروں کو مَسْنون داڑھی سے آراستہ کیجیے اور اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت وفرمانبرداری والی زندگی اپنائیے اور بارگاہِ ربُّ الْاَنام جَلَّ جَلَالُہٗ سے عزّت وتکریم کے نایاب گوہر پائیے۔

رب رحیم وکریم جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشادِ عظیم ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ط (پ۲۶ الحجرات ۱۳)

ترجَمہ: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

داڑھی منڈوانے کے حرام ہونے کی دوسری وجہ

محترم بھائیو اور بُزُرگو! داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی دوسری وجہ تَغْییرِ خَلْقِ اللّٰہِ یعنی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بِگاڑنا ہے، جسے مُثْلَہ بھی کہتے ہیں اور وہ حرام وباعثِ لعنت ہے۔

Marfat.com

شیطان کے چار گمراہ کُن کام

سُوْرَۃُ النِّسآء میں اللہ تعالیٰ شیطان لعین کا قول اِن الفاظ میں بیان فرماتا ہے:

وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ (پ۵ النسآء ۱۱۸، ۱۱۹)

ترجمہ: اور بولا! قَسَم ہے کہ میں ضَرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہُوا حصّہ لُوں گا۔ قَسَم ہے میں ضَرور بہکا دُوں گا اور ضَرور اُنہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضَرور اُنہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور ضَرور اُنہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔ (کَنْزُالْاِیمان)

محترم بھائیو اور بُزُرگو! اللہ ربُّ العِزّت نے اِبلیس شیطان کو جب مَردُود و مُلعُون اور راندۂ درگاہ فرمایا تو اُس بد بخت نے اپنے چار گمراہ کُن کاموں کا اِظہار کیا جن میں سے ایک کام تَغْيِيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کو تبدیل کرنا اور اُس کی بنائی ہوئی صورتوں کو بِگاڑنا۔ چُنانچہ

مُسْتَثْنیٰ اُمُور

اِس بارے میں مُفَسِّرِ قرآن سیِّدنا ابوالفَضْل محمود بن عبداللہ آلُوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

Marfat.com

وَ خُصَّ مِنْ تَغْيِيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالَى الْخِتَانُ وَ الْوَشْمُ لِحَاجَةٍ وَّ خَضْبُ اللِّحْيَةِ وَ قَصُّ مَا زَادَ مِنْهَا عَلَى السُّنَّةِ وَ نَحْوُ ذٰلِكَ [1]

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے سے (اِن کاموں کو) خاص (یعنی مُستَثنیٰ) کرلیا گیا ہے (مثلاً) خَتنہ اور کسی حاجت کی وجہ سے بدن کا گُودنا اور داڑھی کا (مہندی سے) رنگنا اور داڑھی کے قَدرِ سنّت سے زائد بالوں کا کاٹنا اور اِس جیسے (دیگر کام)۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! اِس سے معلوم ہُوا کہ مذکورہ بالا اُمور تَغْيِيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ سے مُستَثنیٰ ہیں۔ لہٰذا ایک مُشت سے زائد داڑھی کے بالوں کا کاٹنا تو اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کا باعث نہیں جبکہ ایک مُشت ہونے سے پہلے اِس کا کٹوانا یا مُنڈوانا اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑنے کے مُترادف ہے۔ چُنانچہ

داڑھی مُنڈوانا تَغْيِيْرِ خَلْقِ اللّٰه ہے

اِمامُ الْمُحَدِّثِيْن، خَاتَمُ الْمُحَقِّقِيْن، سیِّدنا شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَ عِلَّتْ دَرْ حُرْمَتِ مُثْلَه و حَلْقِ لِحْيَه وَ اَمْثَالِ

ترجمہ: مُثلہ (یعنی حُلیہ بِگاڑنے) اور داڑھی مُونڈنے اور اس جیسے افعال کے حرام ہونے میں

[1] روح المعانی زیرِ آیت وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ط (پ۵ النسآء ۱۱۹)

Marfat.com

آں نیز ہمیں ست عِلّت بھی یہی (تَغْیِیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ یعنی اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنا) ہے۔ [1]

مَجْمَعُ الْبَحْرَین سیّدنا شیخ اسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

حَلْقُ اللِّحْیَۃِ قَبِیْحٌ بَلْ مُثْلَۃٌ وَّ حَرَامٌ [2] ترجمہ: داڑھی کا مُونڈنا بُرا بلکہ مُثْلَہ اور حرام ہے۔

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈانا بھی اِس میں داخل ہے کہ یہ تَغْیِیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ ہے جیسے عورت کو سر مُنڈانا حرام ہے ایسے ہی مَرْدوں کو داڑھی مُنڈانا (حرام ہے)۔ [3]

محترم بھائیو اور بُزُرگو! دیکھا آپ نے! داڑھی مُنڈانا جہاں سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خِلاف اور حُکمِ شَرْعی سے اِنْحراف ہے، وہاں اللہ ربُّ الْعِزّت کی بنائی ہوئی صورت کو بِگاڑنا بھی ہے، جو شرعاً حرام اور باعثِ لعنت ہے۔ نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسا کرنے سے مسلمانوں کو سختی سے مَنْع فرمایا ہے۔

[1] اشعۃ اللمعات کتاب اللباس باب الترجل ج ۳ ص ۶۱۳ (زیر حدیث ۴۲۳۲)
[2] روح البیان زیر آیت وَ اِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّھُنَّ ط (پ۱ البقرۃ ۱۲۴)
[3] نور العرفان زیر آیت وَ لَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ ط (پ۵ النسآء ۱۱۹)

Marfat.com

مُثلہ کرنا مَنع ہے

سیّدنا حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ النُّھْبَۃِ وَ الْمُثْلَۃِ [1]

ترجمہ: بیشک رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لُوٹنے اور مُثلہ کرنے (یعنی شکل بگاڑنے) سے مَنع فرمایا

امام ابوالحسن علی بن ابوبکر مَرْغِیْنَانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

لِاَنَّ حَلْقَ الشَّعْرِ فِی حَقِّھَا مُثْلَۃٌ کَحَلْقِ اللِّحْیَۃِ فِیْ حَقِّ الرِّجَالِ [2]

ترجمہ: اِس لیے کہ (عورت کا سَر کے) بال مُنڈوانا اُس کے حق میں مُثلہ ہے جیسا کہ داڑھی مُنڈوانا مَردوں کے حق میں (مُثلہ یعنی شکل بِگاڑنا) ہے۔

سیّدنا امام علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

حَلْقُ اللِّحْیَۃِ مِنْ بَابِ

ترجمہ: داڑھی کا مُونڈنا مُثلہ کے باب سے

[1] مسند امام احمد ج ۴ ص ۳۰۷، صحیح البخاری کتاب الذبائح و الصید باب ۲۵ ص ۹۸۲ حدیث ۵۵۱۶، المعجم الکبیر للطبرانی ج ۴ ص ۱۲۴ حدیث ۳۸۷۲ [2] الھدایۃ فی شرح البدایۃ کتاب الحج باب الاحرام فصل فی دخول مکۃ ج ۱ ص ۲۷۸

Marfat.com

الْمُثْلَةِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰى وَ النِّسَآءَ بِالذَّوَائِبِ عَلٰى مَا رُوِىَ فِى الْحَدِيْثِ وَ لِاَنَّ ذٰلِكَ تَشَبُّهٌ بِالنَّصَارٰى فَيُكْرَهُ

(یعنی مُثلہ کی ایک قِسم) ہے۔اس لیے کہ حدیثِ پاک میں مروی کی بِناء پر اللہ تعالیٰ نے مَردوں کو داڑھی کے ساتھ زینت بخشی اور عورتوں کو گیسوؤں سے۔اور (دوسری بات یہ ہے کہ) بے شک یہ عیسائیوں کے ساتھ (دانستہ) مُشابَہت اِختیار کرنا ہے۔پس یہ مکروہِ (تحریمی) ہے۔[1]

امامِ اَہلسنّت، ماحیٔ بِدعت، حامیٔ سنّت، اعلیٰحضرت اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

مَرْد کو داڑھی مُنڈانا، کترنا مُثلہ ہے جیسے عورت کو سر مُنڈانا۔ یہ مسئلہ واضحہ جلیلہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام خواص وعوام اِس سے آگاہ ہیں۔ ہر ذی عَقل مُسلم جانتا ہے کہ جیسے عورت کے حق میں گیسو بُرِیدہ (یعنی سر کے بال کٹنا) گالی ہے یوہیں مَرْد کے لیے داڑھی مُنڈا، ہاں ناپاک طَبائِع کا ذکر نہیں۔ [2]

بالوں کے ساتھ مُثلہ کا انجام

سیِّدنا حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا رِوایت فرماتے ہیں

[1] بدائع الصنائع کتاب الحج فصل الحلق او التقصیر ج ۲ ص ۱۴۱
[2] فتاوی رضویه ج ۲۲ ص ۶۵۹

Marfat.com

کہ امامُ الْاَنْبیاء، سردارِ اَتقیاء، شہنشاہِ اصفیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ والا ہے:

مَنْ مَّثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ خَلَاقٌ [1]

ترجَمہ: جو بالوں کے ساتھ مُثْلَہ کرے، اللہ تعالیٰ کے یہاں اُس کا کچھ حصّہ نہیں۔

(اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

امامِ اہلسنت، مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تَحْت ارشاد فرماتے ہیں:

یہ حدیث خاص مسئلہ مُثْلَۂ مُوْ (یعنی بالوں کے مُثْلَہ) میں ہے۔ بالوں کا مُثْلَہ یہی جو کلماتِ اَئمّہ سے مذکور ہُوا کہ عورت سر کے بال مُنڈالے یا مَرْد داڑھی (مُنڈائے) یا مَرْد خَواہ عورت بھنویں (مُنڈائے)۔

مزید اِرشاد فرماتے ہیں:

یہ سب صورتیں مُثْلَۂ مُوْ میں داخل ہیں اور سب حرام۔ [2]

محترم بھائیو اور بُزُرگو! ہمارے محترم آقا و مولیٰ، مالکِ دَوسرا، محبوبِ کبریا جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُثْلہ کرنا کفّار و مشرکین سے بھی مَنْع فرمایا ہے۔ بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جانوروں سے حتّٰی کہ پاگل کتّے سے بھی مَنْع فرمایا ہے۔ اے مسلمان! غور کر! تیرا نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافِر و مُشْرک

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۱ ص ۴۱ حدیث ۱۰۹۷۷ [2] فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۶۴

Marfat.com

اور جانوروں تک کی شکلیں بِگاڑنے سے مَنع فرمائے اور اِسے باعثِ لعنت قرار دے اور آج تُو اپنے ہاتھوں سے اپنے چہرے کا مُثلہ کرے یعنی داڑھی مُنڈوائے۔ بتا! تیری یہ بگڑی ہوئی صورت دیکھ کر تیرا نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُوش ہوتا ہوگا یا رنجیدہ؟ کیا جانتے بوجھتے کسی عمل سے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو رنجیدہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ یقین جان تیرا یہ عمل حرام، مُوجبِ لعنت اور غضبِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ کو اُبھارنے کا باعث ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے اِس گناہ پر تیری پکڑ فرمالی تو روزِ قِیامت تیری شکل بگاڑی جائے گی اور اللہ تعالیٰ جس کی صورت بگاڑے گا اُسے کیسی ذِلّت ورُسوائی ہوگی وہ بیان سے باہَر ہے۔ چُنانچہ

اللہ تعالیٰ مُثلہ بنائے گا

ایک حدیثِ پاک کا خُلاصہ ہے:

جو یہاں مُثلہ کرے گا، روزِ قیامت اُسے اللہ تعالیٰ مُثلہ بنائے گا۔ [1]

(اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مَردوں کا داڑھی مُنڈوانا بھی تَغْیِیْرِ خَلْقَ اللّٰہِ یعنی مُثلہ میں شامل ہے۔ بدقسمتی سے آج کل بہت سے احمق و بیوقوف مُسلمان، شیطان کے دامِ فریب میں آکر اِس گناہ میں مُبْتَلا ہو چکے ہیں اور یُوں وہ

[1] فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۶۳

Marfat.com

اپنے عمل سے شیطان دوستی اور اُس کی پیروی کا ثُبوت فراہم کر رہے ہیں ۔یاد رکھیے!شیطان سے دوستی اوراُس کی پیروی سراسر ہلاکت و بربادی کا سبب ہے۔

شیطان سے دوستی باعثِ ہلاکت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ؕ (پ۵ النسآء۱۱۹)

ترجمہ:اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صَرِیح ٹوٹے (یعنی نقصان) میں پڑا۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

اے داڑھی منڈانے یا سُنّت مقدار سے کم رکھنے والے غافل مسلمان بھائیو! خُدارا! ہوش میں آؤ، خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ، شیطان کی دوستی سے جان چھڑاؤ، شیطانی کاموں سے باز آجاؤ۔ وگرنہ اللہ ربُّ العالَمین، اَحْسَنُ الْخالقین، اَحکمُ الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ کی ناراضی اور قہر و جلال کا شکار ہو سکتے ہو۔ خُدارا! اپنی جانوں پر رحم کرو، اپنے نازک بدنوں پر تَرَس کھاؤ، اگر خدائے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام نے اپنی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑنے کے جُرم پر تمہاری گرفت فرمالی اور ناراض ہو کر تمہیں دوزخ میں ڈالنے کا حکم صادِر فرما دیا تو سوچو! خوب سوچو! بار بار سوچو! پھر تمہارا کیا بنے گا؟ ذرا چشمِ تصوّر سے اُس منظر کو ذِہن میں لاؤ۔ روزِ قیامت جس بدنصیب کو اللہ ربُّ العالمین جَلَّ جَلَالُہٗ جہنَّم میں ڈالنے کا حکم

Marfat.com

صادِر فرمائے گا تو اُسے چاروں طرف سے عذاب کے فِرشتے گھیر لیں گے اور اُسے ایک مُجرم کے طور پر کھینچتے ہوئے بلکہ مُنہ کے بَل گھسیٹتے ہوئے سوئے جہنَّم لے جائیں گے، جس میں بھڑکنے والی آگ دُنیا کی آگ سے ستّر گنا زیادہ گرم ہے، جس کی آگ روشنی نہیں اندھیرہ دیتی ہے، جس میں عَجَمی اُونٹوں کے مِثْل بڑے بڑے سانپ ہوں گے وہ ایسے زہریلے ہوں گے کہ ایک مرتبہ کاٹنے پر چالیس سال تک اُن کے زہر کا دَرْد نہیں جائے گا اور خچّروں کے برابر بڑے بڑے بچھو ہوں گے جن کے ایک بار ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس سال تک باقی رہے گی۔ جہاں کھانے کو کانٹے دار پھل زَقّوم دیا جائے گا، جہاں پینے کے لیے جہنَّمیوں کی کھولتی ہوئی پِیپ دی جائے گی، جہاں فِرشتے گُرزوں سے ماریں گے اور بھی طرح طرح کے عذاب دیں گے۔

(اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

خدارا! اپنے آپ سے پُوچھو! کیا آج داڑھی رکھنا آسان کام ہے یا خدائے جَبَّار و قَہَّار جَلَّ جَلَالُہٗ کے قَہْر و جلال کا سامنا کرنا؟ کیا آج داڑھی رکھ کر گھر والوں، رشتہ داروں، اور دوست یاروں کے طعنے سہنا آسان کام ہے یا دوزخ کا شدید ترین عذاب جھیلنا؟

خدا کی قسم! داڑھی رکھنا آسان ہے، لوگوں کے طعنے بلکہ مار سہنا

Marfat.com

آسان ہے مگر خدائے ارض وسمٰوات جَلَّ جَلَالُہٗ کی ناراضی کا سامنا کرنا اور اُس کے عذاب کو جھیلنا ہرگز ہرگز آسان نہیں بلکہ مشکل ترین ہے بلکہ ناممکن ہے تو جب یہ حقیقت تم پر آشکارا ہو چکی تو پھر توبہ میں تاخیر کس بات کی؟ خُدارا اب دیر مت کیجیے، توبہ کو کل پر ڈال کر شیطان کا ساتھی مت بنیے، ابھی اِسی وقت فی الفور توبہ کر لیجیے کہ اب کبھی داڑھی مُنڈوائیں گے نہ سنّت مقدار سے کم رکھیں گے اور اب تک جس قَدَر یہ گناہ کیا ہے اُس پر اللہ تعالیٰ کے حُضور رو رو کر توبہ واِسْتِغْفار کیجیے اور بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں معافی مانگیے کہ جب کوئی مسلمان شرِیعت کی خلاف ورزی اور یہود و ہُنُود کی پیروی کرتا ہے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رنجیدہ ہوتے ہیں۔

دلِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم را مے خَراشی

مِرزا قَتِیل فارسی کا مشہور شاعر تھا، اُس کے اکثر اشعار میں تَصَوُّف کا رنگ جھلکتا تھا۔ ایران کے ایک شخص نے اُس کے اشعار دیکھ کر خیال کیا کہ یہ کوئی بڑا بُزُرگ شخص ہے۔ (چُنانچہ) وہ ایران سے چل کر ملاقات کے لیے اُس کے پاس پہنچا۔ اِتّفاقاً اُس وقت مِرزا قَتِیل حجامت بنوا رہا تھا اور حَجّام اُس کی داڑھی مُونڈ رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اُس شخص کو بڑا رنج ہُوا اور (وہ) غُصّہ میں بولا:

Marfat.com

افسوس ! آغا رِیش مے تَراشی

(افسوس اے برادِر! آپ (اپنی) داڑھی مُونڈتے ہیں)

مِرزا نے جواب دیا:

بَلے رِیش مے تَراشم

وَلے دِلِ کَسْ رَانَمے خَراشَم

(ہاں! میں داڑھی مُونڈتا ہُوں کسی کا دل تو نہیں زخمی کرتا ہُوں) وہ شخص بولا:

آرے دلِ رسولُ اللّٰہ ﷺ رامَے خَراشی

(ہاں! ہاں! تو رسولُ اللہ (ﷺ) کے قلبِ (اَطْہر) کو زخمی کر رہا ہے)

مِرزا قَتِیل (نے جب یہ سُنا تو) آہ کر کے بیہوش ہو گیا، جب ہوش میں آیا تو بولا:

جزاکَ اللّٰہ کہ چشم باز کر دی

مَرا با جانِ جاں ہمراز کر دی

(اللہ تعالیٰ تجھے جزا دے کہ تُو نے (میری) آنکھ کھول دی (اور) میرا تعلق میرے محبوب (ﷺ) سے قائم کر دیا) [1]

علّامہ عبد الغفور ہزاروی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی ایک ایسا ہی واقعہ شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔ [2]

لمحۂ فکریہ

وہ نوجوان حضرات جو اپنے ماں باپ کی باتوں میں آ کر داڑھی

[1] معدن اخلاق حصہ اول ص ۱۴۰، ۱۴۱ [2] داڑھی کی اہمیت ص ۹، ۱۰

Marfat.com

مُنڈواتے ہیں یا حدِ شَرع سے کم رکھتے ہیں کہ اُن کے والدین مسلمان کہلوانے کے باوُجود اُنہیں سنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل پیرا ہونے سے روکتے ہیں اور یوں لوریاں دیتے ہیں کہ ابھی تیری عُمر ہی کیا ہے؟ شادی کے بعد داڑھی رکھ لینا؟ داڑھی رکھنا تو مولویوں کا کام ہے، تُو کیا مولوی بنے گا؟ یا وہ مَرْد حضرات جو اپنی بیویوں کی فرمائش پر ایسا کرتے ہیں یا جو نوکری کے حُصول کے لیے اِس گناہ میں مُبْتَلا ہوتے ہیں۔ اُنہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ افسر ہو یا مالکِ دُکان، بیوی ہو یا بچّے، دوست ہوں یا عزیز رشتہ دار یہاں تک کہ اگر ماں باپ بھی کوئی ایسا کام کرنے کا بولیں جو شرِیعت کے خلاف ہو، جس کے کرنے میں اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی ہوتی ہو تو اُس کام کا بجالانا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔

سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن ، اِمَامُ النَّبِیِّیْن ، رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُبین ہے:

لَا طَاعَۃَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ — ترجَمہ: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں (کسی کی)

اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ — اِطاعت (جائز) نہیں، اِطاعت (تو) صرف نیکی (کے کاموں) میں (جائز) ہے۔ [1]

[1] صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب ۸ ص ۷۳۶، ۷۳۷ حدیث ۱۸۴۰، اسی طرح صحیح البخاری کتاب اخبارالآحاد باب ۱ ص ۱۲۴۹ حدیث ۷۲۵۷

Marfat.com

غور فرمایئے! صحابہء کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے مَحبتِ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں اپنے گھر بار چھوڑے، جان و مال قربان کیے، طرح طرح کے مصائب و آلام جھیلے، یہاں تک کہ گردنیں کٹوائیں۔ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تابعین و تبع تابعینِ کرام، اَئِمّۂ مُجْتَہِدِیْن وفُقَہائے اَعلام، اولیاءِ کرام و صالحین عِظام اور علمائے ذی احترام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے مَحبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں قید و بند کی صُعُوبتیں، کوڑوں کی ضَربیں، جِلا وطنی کی کُلفتیں، کالے پانی کی سزائیں اور بھی طرح طرح کی مُصیبتیں برداشت کیں اور آج ایک تیرا معاملہ ہے کہ ایک طرف تو تُو ''غلامیٔ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں موت بھی قبول ہے'' کے نعرے لگاتا ہے اور دوسری طرف جب مَحبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں تجھ سے داڑھی رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو ٹال مٹول سے کام لیتا ہے۔ کبھی ماں باپ کا عُذر پیش کرتا ہے تو کبھی بیوی بچوں کا، کبھی نوکری کا بہانہ کرتا ہے تو کبھی شادی بیاہ کا۔ ذرا غور تو کر، کیا ہمارے اَسلاف کے ماں باپ و بیوی و بچے نہیں تھے؟ کیا وہ کاروبار و ملازمت نہیں کرتے تھے؟ کیا اُنہوں نے شادی بیاہ نہیں کیا؟ ہاں! ہاں! اُن کے ماں باپ بھی تھے، بیوی بچے بھی تھے، کاروبار و ملازمت بھی تھے، اُنہوں نے شادی بیاہ بھی کیا مگر فَرق یہ ہے کہ جب کبھی یہ اُمور، دنیا بن کر اُن کی اِطاعت و محبتِ خدا و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حائل ہوئے تو

Marfat.com

اُنہوں نے اِن سب پر اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و فرمانبرداری کو فوقیت دی اور اِس بِناء پر اُنہیں جو مشکلات در پیش آئیں اُس پر اُنہوں نے صَبر کِیا اور اِستقامت کا مُظاہرہ کِیا۔ چُنانچہ

دِین پر اِستِقَامَت

مَنْقُول ہے کہ سیِّدنا حضرت سعد بن ابی وَقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جب اِسلام قَبول کرلیا تو اُن کی مُشرکہ ماں نے قَسَم کھا کر کہا:

جب تک میرا بیٹا اسلام کو نہ چھوڑے گا میں اُس وقْت تک نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی اور نہ اُس سے کلام کروں گی۔

سیِّدنا حضرت سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی والدہ کی اِس بات کی پروا نہ کی یہاں تک کہ تیسرے دن فاقہ کی وجہ سے اُن کی ماں بیہوش ہوکر گر پڑی مگر حضرت سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر اِس واقعہ کا کچھ اَثَر نہ ہُوا۔ اُن کی والدہ جب ہوش میں آئی تو اُنہوں نے فرمایا:

اگر تیرے جسْم میں ہزار جانیں ہوں اور وہ ایک ایک کرکے نکل جائیں میں تب بھی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِین کو نہیں چھوڑوں گا۔

اُن کی والدہ اپنے بیٹے کا یہ دوٹوک فیصلہ سُن کر راہِ راست پر آ گئی۔ [1]

[1] معدن اخلاق حصہ اول ص ۱۰۸، ۱۰۹

Marfat.com

دِین پر اِستِقلال

مَروی ہے کہ جب سیّدنا حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُشَرَّف بہ اِسلام ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چچا حَکَمْ بِنْ اَبُوالْعاص نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو پکڑ کر باندھ دیا اور شدید اذیتیں دیں۔

(جب تکالیف واذیتیں جھیلنے کے باوُجود بھی سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دینِ اسلام کو نہ چھوڑا تو) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دین میں اِس اِستقلال واِستقامت کو دیکھ کر آپ کے چچا نے آپ کو کھول دیا۔ [1]

محترم بھائیو اور بُزُرگو! دیکھا آپ نے! صحابہء کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کو دینِ اسلام اختیار کرنے پر کس قدر مخالفت وتکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور اُنہوں نے اُس کَسْمَپُرْسی کے عالَم میں بھرپور اِستقامت کا مُظاہرہ کیا۔ عِلاوہ آزیں ہمارے اَسلاف نے احکامِ اسلام پر عمل پیرا ہونے میں بہت سی مَشَقَّتیں جھیلیں۔ لہٰذا ہماری مُسلمانی بھی ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت وفرمانبرداری کی جائے، ہر معاملہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی اختیار کی جائے اور اِس راہ میں اگر مخالفت وتکالیف کا سامنا کرنا پڑے تو صَبْر و اِستقامت کا مُظاہرہ کیا جائے اور کسی صورت بھی رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دامنِ اطاعت ومحبت کو نہ چھوڑا جائے۔

[1] تاریخ الخلفاء ص ۱۵۰، مدارج النبوت باب ہفتم در ذکر کُتّابِ آنحضرت ﷺ ج ۲ ص ۵۳۱

Marfat.com

سچّی مَحبت کی پہچان

کسی نے کیا خُوب کہا ہے کہ:

تَعْصِی الرَّسُوْلَ وَ اَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ

هٰذَا لَعَمْرِیْ فِی الْفِعَالِ بَدِیْعٌ

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَّاَطَعْتَهٗ

اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ

ترجمہ: تُو رسولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کرتا ہے حالانکہ تُو اُن سے مَحبت کا اِظہار (بھی) کرتا ہے۔ میری زندگی کی قسم! یہ تیرا فعل بڑا ہی عجیب ہے۔ اگر تیری مَحبت سچی ہوتی تو تُو اُن کی اطاعت کرتا۔ اِس لیے کہ ہر مُحب اپنے محبوب کا مُطیع و فرمانبردار ہوتا ہے۔ [1]

مَحبت کی نشانی

اے نوجوانو اور اے بوڑھو! خدارا! شیطانی وسوسوں کا شکار ہو کر اور کسی کے کہے میں آ کر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حکم عُدولی مت کرو۔ آپ اپنے چہروں کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبت کی نشانی داڑھی

[1] معدن اخلاق حصہ اول ص ۱۴۱

Marfat.com

سے زینت بخشو۔اگر چہ داڑھی کے چند بال ہی آئیں ،اُن کی دل و جان سے حفاظت کرو کہ یہ آپ کے چہرے پر گلشنِ عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُوشبودار گلاب کی پتیاں ہیں۔خُدارا!اِس شیطانی دھوکہ میں مُبتَلا ہو کر اپنی داڑھی مت کٹواؤ کہ شادی ہونے یا نوکری ملنے کے بعد داڑھی رکھ لوں گا۔یقین جانو!جو شیطان مَردُود آج تمہیں اِس طرح کی لوریاں دے کر اسلام کے اِس عظیم شِعار اور مَحبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظیم وخوبصورت نشانی سے محروم کر رہا ہے وہ شادی ہو جانے اور نوکری مل جانے کے بعد بھی رو کے گا اور تم پر نت نئے واروں اور ہتھکنڈوں سے وار کرے گا۔اُس کے واروں اور چِکنی چُپڑی باتوں میں آ کر کیوں غفلت کا شکار ہوتے ہو۔غور تو کرو! کتنے نوجوان ایسے ہیں جو شادی کا ارمان دل میں سجائے دارِ دنیا سے دارِ آخرت کی طرف کُوچ کر گئے۔کتنے ایسے ہیں جو بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنے کے باوُجود اچھی نوکری ملنے کی حسرت لیے زیرِ زمین جا پہنچے ہیں۔یقین جانو!موت تمہارے سَروں پر بھی مَنڈلا رہی ہے۔ اب نہ جانے زندگی کا سال باقی ہے یا مہینہ، ہفتہ باقی ہے یا دن۔ہوسکتا ہے آنے والا دن موت کا پیغام لے کر آئے، ہوسکتا ہے آنے والی رات دنیا میں نہیں بلکہ قبر میں گزرے، ہوسکتا ہے کل کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہو۔آہ! صد آہ! کتنے ایسے ہیں جو صُبح گھر سے زندہ نکلتے ہیں مگر شام کو اُن کی لاش اُن کے گھروں میں پہنچتی ہے۔

Marfat.com

اے آج کے زندہ کل کے فوت شُدہ! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جا، یہود و نصاریٰ کے فیشن سے جان چُھڑا، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و فرمانبرداری اِختیار کر لے، اِسی میں تیری کامیابی ہے۔ اِس بات پر یقین رکھ! اگر تیرے پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ نے لوحِ محفوظ پر تیری شادی لکھ دی ہے تو دُنیا کی کوئی طاقت اُسے نہیں روک سکتی اور اگر رب تعالیٰ نے تیرے مقدّر میں شادی نہیں لکھی تو تُو اگرچہ روزانہ دس بار بھی داڑھی مُنڈوائے، ساری دنیا والے ایڑی چوٹی کا زور بھی لگائیں تو تیری شادی نہیں ہو سکے گی۔ تو جب تیرا تقدیر پر ایمان ہے، تو تُو اپنا ایمان مضبوط رکھ، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت وفرمانبرداری اختیار کر اور شیطان لعین کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جا اور اپنے چہرے پر داڑھی شریف کا حسین گلشن سجا کر اپنے ظاہر و باطن کو محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشبو سے مہکا اور اب دیر نہ لگا، اللہ تعالیٰ تجھے توفیق عطا فرمائے۔

﴿امین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن ﷺ﴾

داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی تیسری وَجہ

محترم بھائیو اور بُزُرگو! داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی تیسری وجہ مَردوں کا زَنانی صورت بنانا ہے، جو حرام و مُوجبِ لعنت ہے۔

Marfat.com

مَرْد اَفسر ہیں

اللہ ربُّ العِزّت ارشاد فرماتا ہے:

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ط

ترجَمہ: مَرْد افسر ہیں عورتوں پر ، اس لیے کہ اللہ نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اِس لیے کہ مَردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے۔

(پ۵ النسآء ۳۴) ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

مَرْدوں کی فضیلت کی وُجوہات

صَدْرُالْاَفَاضِل سیِّدنا محمد نعیم الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ "خزائن العرفان" میں اِس آیت کی تفسیر میں اِرشاد فرماتے ہیں:

یعنی مَرْدوں کو عورتوں پر عَقْل و دانائی اور جِہاد اور نُبوت و خِلافت و اِمامت و اذان و خُطبہ و جماعت و جُمعہ و تکبیرِ تشریق اور حدّ و قصاص کی شہادت کے اور وِرثہ میں دُونے حصّے اور تَعْصِیْب (یعنی عَصَبَہ بِنَفْسِہٖ قرار دیے جانے) اور نکاح و طلاق کے مالِک ہونے اور نَسَبوں کے اُن کی طرف نسبت کیے جانے اور نماز و روزہ کے کامل طور پر قابل ہونے کے ساتھ کہ اُن کے لیے کوئی

Marfat.com

زمانہ ایسا نہیں ہے کہ نماز روزہ کے قابل نہ ہوں اور داڑھیوں اور عماموں کے ساتھ فضیلت دی ہے۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! دیکھا آپ نے! مَرْدوں کے لیے داڑھی باعثِ فضیلت ہے اور یہ مَرْد و عورت کے درمیان ایک واضح اِمتیاز ہے۔ اگر اِس فَرْق کو مٹا دیا جائے تو مَرْدوں کی عورتوں سے مُشَابَہَت واقع ہوگی جو ناجائز و حرام اور باعثِ لعنت ہے۔ چُنانچہ

زَنانہ مَرْدوں پر لعنت

سیِّدنا حضرت ابُو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رِوایت فرماتے ہیں:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مُخَنَّثِی الرِّجَالِ الَّذِیْنَ یَتَشَبَّھُوْنَ بِالنِّسَآءِ وَ الْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ الْمُتَشَبِّھَاتِ بِالرِّجَالِ [1]

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زَنانہ مَرْدوں پر جو عورتوں کی صورت اختیار کریں اور مَردانی عورتوں پر جو مَرْدوں کی شکل اختیار کریں۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

[1] مسند امام احمد ج ۲ ص ۲۸۷ (حدیث ۷۸۴۲)، شعب الایمان للبیھقی باب ۳۳ ج ۴ ص ۱۷۹ حدیث ۴۷۲۸، اسی طرح التاریخ الکبیر للبخاری ج ۴ ص ۳۶۲ حدیث ۳۱۵۱

Marfat.com

مَرْدوں کو عورتوں جیسا اور عورتوں کو مَرْدوں جیسا لباس و جوتا پہننے اور وضع قطع اِختیار کرنے سے نہ صرف مَنْع فرمایا ہے بلکہ اِسے باعثِ لعنت قرار دیا ہے۔ غور فرمایئے! جب مَرْدوں کو عورتوں جیسا لباس و جوتا پہننا اور اُن جیسی وضع قطع اِختیار کرنا حرام اور باعثِ لعنت ٹھہرا تو اُن کا زنانہ شکلیں بنانا کیونکر جائز ہوگا؟ چُنانچہ اِس بارے میں اِمامِ اہلسنّت، عظیمُ الْمَرْتَبَتْ، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈانا زَنانی صُورت بننا اور عورتوں سے تَشَبُّہ پیدا کرنا ہے اور مَرْد کو عورت، عورت کو مَرْد سے کسی لباس، وَضع، چال ڈھال میں بھی تَشَبُّہ حرام، نہ کہ خاص صورت و بدن میں، ظاہر ہے کہ عورت و مَرْد کا جسم ظاہر میں مَابِہِ الْاِمتِیَاز (یعنی جس کے سبب فرق ہوتا ہے) یہی چوٹی اور داڑھی ہے۔ اِسی طرف تسبیحِ ملائکہ میں اشارہ وارِد ہُوا[1] (چُنانچہ)

تسبیحِ ملائکہ

رسولِ پاک، شہنشاہِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَلٰئِکَۃً تَسْبِیْحُھُمْ — ترجَمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے (کچھ)

[1] فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۶۴

Marfat.com

سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللِّحٰى وَ النِّسَآءَ بِالْقُرُوْنِ وَ الذَّوَائِبِ [1]

فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے، پاکی ہے اُسے جس نے مَرْدوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! اللہ رَبُّ الْعٰلَمین ، اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ، اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے داڑھی کو مَرْد و عورت کے مابین ایک واضح اِمتیازی حیثیت بخشی ہے۔ یہ اُس کی شانِ تخلیق ہے کہ اُس نے عورتوں کو زُلفوں سے زینت بخشی ہے جبکہ مَرْدوں کے چہروں کو داڑھی سے آراستہ فرمایا ہے۔ اِسی طرح اُس نے دِیگر مخلوقات مثلاً جِنّات و حیوانات، نَباتات و حَشَرَاتُ الْاَرْض وغیرہ میں بھی نَر اور مادہ کے درمیان فَرْق رکھا ہے۔ کوئی حیوان اِس فَرْق کو مِٹانے کی کوشش نہیں کرتا مگر حیف صد حیف! آج کے مادر پِدَر آزاد حضرتِ انسان پر کہ وہ تخلیقِ خدا جَلَّ جَلَالُہٗ کو بدلنے کی ناپاک جَسارت کر رہا ہے، مَرْد ہو کر عورتوں جیسی صورت بنا رہا ہے اور یوں اپنی فِطْری شانِ مَرْدمی کو پامال کر رہا ہے اور اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اعلانیہ طور پر نافرمانی کر رہا ہے۔ اِسی طرح عورتیں مَرْدانی ہیئت اِختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سامان جَمْع کر رہی ہیں۔

(اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

[1] المبسوط کتاب الدیات ج ۲۶ ص ۷۲ ، تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق کتاب الدیات فصل فی النفس و المارن و اللسان ج ۶ ص ۱۳۰

Marfat.com

چار مَبْغُوض اَشْخاص

سیّدنا حضرت ابُو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ سرکارِ نامدار ، رسولوں کے سردار ، نَبِیّوں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ ذی وقار ہے:

اَرْبَعَةٌ يُّصْبِحُوْنَ فِی غَضَبِ اللّٰهِ وَ يُمْسُوْنَ فِی سَخَطِ اللّٰهِ قِيْلَ : مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَ الْمُتَشَبِّهَاتُ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ وَ الَّذِیْ يَاْتِی الْبَهِيْمَةَ وَالَّذِیْ يَاْتِی الرَّجُلَ [1]

ترجمہ: چار شخص صُبح کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور شام کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، کسی نے عَرْض کی: یارسولَ اللہ !(صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون لوگ ہیں ؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: زَنانی وضع والے مَرد اور مَردانہ وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے بدفعلی کرے اور لُوطی شخص۔ ﴿وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی﴾

[1] شعب الایمان للبیھقی باب ۳۷ ج ۴ ص ۳۵۶ حدیث ۵۳۸۵ ، اسی طرح المعجم الاوسط للطبرانی ج ۷ ص ۶۳، ۶۴ حدیث ۶۸۵۸، اس جیسی حدیث پاک مسند الفردوس ج ۱ ص ۳۷۹ حدیث ۱۵۲۵

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! توجّہ فرمایئے! مَرْدوں کا داڑھی مُنڈانا عورتوں کا رُوپ دھارنے کے مُترادف ہے، جو باعثِ لعنت ہے جبکہ مسلمان مَرْدوں پر داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے اور اِس کو مُونڈنا یا حدِّ شرع سے کم کرانا حرام ہے اور ایسے لوگ شرعاً سزا کے مستحق ہیں۔

داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی چوتھی وَجْہ

داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ داڑھی شِعارِ اسلام ہے اور اِسے مٹانا بحکمِ قرآن ناجائز و حرام ہے۔ چُنانچہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ اللّٰهِ (پ٦ المائدۃ ٢)

ترجَمہ: اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرا لو اللہ کے نشان ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

مِلّتِ حنیفہ کے شَعائر

حُجَّۃُ الْاِسْلام سیِّدنا حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ محدّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ حدیثِ پاک میں بیان کردہ خِصالِ فطرت جن میں داڑھی بھی شامل ہے، کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

Marfat.com

هٰذِهِ شَعَآئِرُ الْمِلَّةِ الْحَنِيْفِيَّةِ وَ لَا بُدَّ لِكُلِّ مِلَّةٍ مِّنْ شَعَآئِرَ يُعْرَفُوْنَ بِهَا وَ يُؤَاخَذُوْنَ عَلَيْهَا لِيَكُوْنَ طَاعَتُهَا وَ عِصْيَانُهَا اَمَرًا مَّحْسُوْسًا [1]

ترجمہ: یہ (خِصال) ملّتِ حنیفہ کے شَعائر ہیں اور ہر ملّت (یعنی قوم) کے لیے شَعائر (یعنی مخصوص نشانیوں) کا ہونا ضَروری ہے کہ جن سے وہ پہچانی جائے اور جن (کی خلاف ورزی) پر اُن کا مُؤاخذہ کیا جائے تاکہ اِن (شَعائر) کی فرمانبرداری اور نافرمانی ظاہر اور محسوس ہو۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! دیکھا آپ نے! شِعار اُس نشانی کو کہتے ہیں جسے اپنانے والا مُطیع و فرمانبردار اور جسے اِختیار نہ کرنے والا عاصی و گناہ گار قرار پاتا ہے اور اِسے شِعار اِسی لیے کہتے ہیں کہ یہ نیکوکار و گناہ گار کے درمیان فَرْق ظاہر کرتا ہے اور اِس بات میں کسی کو اِختلاف نہیں کہ داڑھی بھی شَعائرِ اسلام میں سے ایک عظیم شِعار ہے۔ جس کا اِظہار قابلِ تعریف اور اِزالہ لائقِ گرفت ہے۔ ہر دور میں کفّار و مشرکین نے شَعائرِ اسلام کا مذاق اُڑایا اور اُن کی مخالفت کی۔ کفّار کی یہ مخالفت کوئی اَچَنْبھے کی بات نہیں کہ وہ تو ہیں ہی دشمنانِ اسلام، افسوس تو اُن لوگوں پر ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں اسلام کی عظیم نشانی داڑھی شریف کو مُونڈ کر گندی نالیوں میں بہاتے ہیں اور اپنی اِس نازیبا حرکت پر شرمندہ تک نہیں ہوتے۔ ایسے نادان و غافل مسلمانوں سے گزارش ہے کہ خدارا!

[1] رسائل جامی ص ۲۴۹ از حجة اللّٰه البالغه ج ۱ ص ۱۸۰

Marfat.com

دینِ اسلام کی اِس عظیم نشانی کو مِٹا کر اپنے چہروں پر یہود و ہُنُود اور کفّار و مَجُوس کی علامت کو مت اپناؤ، خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ، ابھی تم زندہ ہو، موت سے ہمکنار نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے حُضور اپنی اِس کوتاہی پر سچّے دل سے مُعافی مانگ لو اور اپنے چہروں پر اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبت کی نشانی اور علامتِ مُسلمانی داڑھی شریف کو سجالو، تا کہ تمہارے دلوں میں تقوٰی پیدا ہو۔

اللہ ربُّ العِزّت ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ (پ۱۷ الحج ۳۲)

ترجَمہ: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے

﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی پانچویں وَجہ

محترم بھائیو اور بُزُرگو! داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی پانچویں وجہ شعارِ اسلام کو چھوڑ کر شعارِ یہود و نصارٰی اور شِعار مَجُوس و مشرکین کو اپنانا ہے، جو حرام ہے۔ چُنانچہ

نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم، محبوبِ ربِّ ہر عالَم جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُکرّم ہے:

Marfat.com

لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِغَیْرِنَا [1]

ترجمہ: جو ہمارے غیر سے مُشابَہت کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ [2]

ترجمہ: جو کسی قوم سے مُشابَہت کرے گا وہ اُنہی میں سے ہوگا۔

مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت شَیْخُ الْمُحَدِّثِیْن سَیِّدنا مُلَّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَاری ارشاد فرماتے ہیں:

اَیْ مَنْ شَبَّہَ نَفْسَہٗ بِالْکُفَّارِ مَثَلًا فِی اللِّبَاسِ وَغَیْرِہٖ اَوْ بِالْفُسَّاقِ اَوِ الْفُجَّارِ اَوْ بِاَھْلِ التَّصَوُّفِ وَ الصُّلَحَآءِ الْاَبْرَارِ فَھُوَ مِنْھُمْ اَیْ فِی الْاِثْمِ وَ الْخَیْرِ

ترجمہ: یعنی جس نے اپنے آپ کو مُشابِہ کیا کافروں کے ساتھ مثلاً لباس وغیرہ میں یا فاسقوں یا فاجروں کے ساتھ یا صوفیاء و صالحین کے ساتھ تو وہ اُنہی میں سے ہوگا یعنی گناہ اور نیکی میں۔

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

---

[1] سنن الترمذی کتاب الاستیذان و الادب باب ۷ ص ۶۳۴ حدیث ۲۶۹۵ [2] سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب ۵ ص ۶۳۵ حدیث ۴۰۳۱، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۴۷۱ حدیث ۳۳۰۱۶، مسند بزار ج ۷ ص ۳۶۸ حدیث ۲۹۶۶، المعجم الاوسط للطبرانی ج ۸ ص ۹۷ حدیث ۸۳۲۷،

Marfat.com

اَلشِّعَارُ هُوَ الْمُرَادُ بِالتَّشَبُّهِ لَا غَيْرَ [1]

ترجمہ: تَشَبُّہ سے شِعار میں مُشَابَہت اِختیار کرنا مُراد ہے اِس کے سِوا (کسی دوسری شے میں مُشَابَہت اختیار کرنا مُراد) نہیں۔

شِعار کی دو اَقسام

محترم بھائیو اور بُزُرگو! شِعار کی دو اَقسام ہیں:

1. مذہبی علامت
2. قومی علامت

1 مذہبی علامت

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اس بارے میں اِرشاد فرماتے ہیں:

جو ہیئت ولباس کفّار کی مذہبی علامت ہے (اُس میں اُن کی تَشْبِیہ اِختیار کرنا) مُسلمان کے لیے کُفْر ہے جیسے پیشانی پر قَشْقَہ (یعنی ہندوؤں کی طرح ماتھے پر ٹیکا یا تِلک) لگانا یا (مَرْدوں کا) سر پر چوٹی رکھنا یا کان میں جَنِیُّو (وہ بَٹا ہُوا دھاگہ جسے ہندو لوگ بَدّھی یعنی ہار کی طرح گلے میں ڈالے رہتے ہیں) باندھنا یا گلے میں عیسائیوں کی سی صلیب ڈالنا وغیرہا۔ [2]

[1] مرقاۃ المفاتیح کتاب اللباس الفصل الثانی ج ۸ ص ۲۲۲ زیرحدیث ۴۳۴۷
[2] مرآۃ المناجیح کتاب اللباس الفصل الثانی ج ۶ ص ۱۱۵ زیرحدیث ۴۱۵۲

Marfat.com

یاد رکھیے ! مذکورہ افعال کے مُرتکب پر حکمِ کفر اُسی صورت میں عائد ہوگا جب کوئی شخص اِنہیں غیر مسلموں کا مذہبی شِعار جانتے ہوئے اُن کے ساتھ مُشابَہت کرنے کے لیے عَمداً اختیار کرے اور اگر کوئی مسلمان جَہالت کی بِناء پر مَحْض ایک وضع جان کر اِن افعال کا اِرتکاب کرے تو وہ اَشَدّ حرام کا مُرتکب تو ہوگا مگر کافِر نہیں ہوگا۔ چُنانچہ

۴ قومی علامت

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

جو ہیئت ولباس کفّار کی قومی علامت ہے وہ مسلمانوں کے لیے حرام ہے، جیسے ہِنْدُوانی دھوتی یا عیسائیوں کا ہیٹ و نیکر (جسے صرف وہی پہنتے ہیں)۔ اِس (یعنی مذکورہ بالا) حدیث کا یہ ہی مطلب ہے۔ یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ اگر جہاد میں کوئی مسلمان جو کفّار کی سی شکل وصورت رکھتا ہو، (وہ) دھوکہ سے مسلمان غازیوں کے ہاتھوں مارا جائے تو یہ غازی گنہگار نہیں، وہ مرنے والا اپنی اِس حرکت کی وَجْہ سے اُنہی میں شمار ہوگا۔ [1]

[1] مرآۃ المناجیح کتاب اللباس الفصل الثانی ج ۶ ص ۱۱۵ زیرحدیث ۴۱۵۲

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! یاد رکھیے! مسنون داڑھی رکھنا شِعارِ اسلام ہے جبکہ اِس کا مُنڈوانا شِعارِ کفّار و مُشرکین ہے۔ چُنانچہ

حکمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سرکارِ نامدار، اِمامُ الْاَبْرَار، محبوبِ کِرْدگار جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ ذی وقار ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ وَوَفِّرُوا اللِّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ [1]

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو۔ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پَسْت کرو۔

حُرمتِ شِعار لازِم ہے

اللہ ربُّ الْعِزّت ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ اللّٰهِ (پ۶ المائدۃ ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان (یعنی اللہ کی فَرْض کردہ اور حرام کردہ تمام چیزوں کی حُرمت کا لحاظ رکھو)

[1] صحیح البخاری کتاب اللباس باب۶۴ تقلیم الاظفار ص ۱۰۳۶ حدیث۵۸۹۲ ، اسی طرح صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب۱۶ خصال الفطرۃ ص ۱۱۵ حدیث ۲۵۹

Marfat.com

مومنین و کافِرین کے درمیان وَجہِ امتیاز

اعلیٰ حضرت، داعیٔ سنّت، قاطِعِ بِدْعت امام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ آیتِ مُبارکہ کے تحت ارشاد فرماتے ہیں:

شک نہیں کہ داڑھی شِعارِ دِینِ اسلام سے ہے۔ اِمام بدرالدین محمود عَیْنی عُمْدَۃُ الْقَارِیْ شَرْحِ بُخَارِی میں خَتْنہ کی نسبت نَقْل فرماتے ہیں:

اِنَّہٗ شِعَارُ الدِّیْنِ کَالْکَلِمَۃِ وَ بِہٖ یَتَمَیَّزُ الْمُسْلِمُ مِنَ الْکَافِرِ [1]

ترجمہ: بیشک یہ (خَتْنہ کرنا) کلمہ شریف پڑھنے کی طرح دِین کا شِعار ہے، اِس سے مسلمان کافِر سے مُمتاز ہوتا ہے۔

جب خَتْنہ حالانکہ اَمْرِ خفی (یعنی پوشیدہ کام) ہے مِثْل کلمۂ طَیِّبہ کے شعائرِ دِین اور وجہِ امتیازِ مومنین و کافرین قرار پایا۔ یہاں تک کہ مُسلمانانِ ہند نے اِس کا نام بھی ''مُسلمانی'' رکھ لیا۔ تو داڑھی کہ اَمْرِ ظاہر ہے اور پہلی نظر اِسی پر پڑتی ہے، بدرجہءاَوْلیٰ شَعائرِ اِسلام وَ مَا بِہِ الْاِمْتِیَازِ کِرَامِ وَلِیَامِ ہے۔ (یعنی داڑھی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے مُعَزِّزِین و کمینے لوگوں میں فَرْق ہوتا ہے) اور بعض کفّار کا اِس میں شریک ہونا مُنافی شِعارِیَتِ اِسلام نہیں جس طرح خَتْنہ کرنے میں یہود شریکِ مسلمین ہیں۔

[1] عمدۃ القاری کتاب اللباس باب اخراجھم ج ۲۲ ص ۷۰ زیرحدیث ۵۸۸۹

Marfat.com

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

اور جب داڑھی شِعارِ دین ہے اور بے شک یونہی ہے تو بحکمِ قرآن اِس کے اِزالہ کو حلال ٹھہرا لینا حرام اور اِس کی تعظیم تقویٔ قلوب کا کام۔ [1]

خلّاقِ کائنات، معبودِ جُملہ موجودات، ربِّ اَرض و سمٰوات جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشادِ بابرکات ہے:

وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ (پ۱۷ الحج ۳۲)

ترجمہ: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

محترم بھائیو اور بُزُرگو! داڑھی رکھنا شَعائرِ اسلام میں سے ایک عظیم شِعار ہے اور شِعارِ اسلام کی تعظیم کرنا اللہ ربُّ العِزّت کی رِضا و خوشنودی اور دلوں کے تقوٰی و پرہیزگاری کا باعث ہے جبکہ داڑھی مُنڈانا یہود و ہُنود اور نصاریٰ و مَجوس کا شِعار ہے۔ اب جو مسلمان کہلانے کے باوُجود دُشمنانِ اسلام کی رَوِش پر چلے اور جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کلمہ پڑھنے کے باوُجود گستاخانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شِعار کو اپنائے اور اِس پر اُسے کوئی نَدامت و شرمندگی بھی نہ ہو تو وہ ہرگز ہرگز کامل مُسلمان نہیں ہوسکتا۔ چُنانچہ

[1] فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۳۶

Marfat.com

اسلام میں پُورے پُورے داخل ہو جاؤ

اللہ ربُّ العزّت ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ قُضِىَ الْاَمْرُ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ ع

(پ۲ البقرۃ ۲۰۸ تا ۲۱۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! اِسلام میں پُورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کُھلا دشمن ہے پھر اگر اُس کی طرف جھکو بعد اِس کے کہ تُمہارے پاس روشن حکُم آ چکے تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے، یہ لوگ کِس انتظار میں ہیں مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اُتریں اور ہو جائے ہونے والی اور اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں سب کام۔

مُفَسِّرِ قرآن سیّدنا اِمام فخر الدّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ بالا آیاتِ مُبارکہ کا ایک شانِ نُزول یہ بیان فرماتے ہیں کہ یہ آیاتِ مُقدّسہ اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئیں جو اہلِ کتاب میں سے مسلمان ہوئے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور اُن کے رُفقاء۔ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ)

Marfat.com

مزید اِرشاد فرماتے ہیں:

وَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ حِيْنَ اٰمَنُوْا بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقَامُوْا بَعْدَهٗ عَلٰى تَعْظِيْمِ شَرَائِعِ مُوْسٰى ، فَعَظَّمُوا السَّبْتَ وَ كَرِهُوْا لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَ اَلْبَانَهَا وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: تَرْكُ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مُبَاحٌ فِى الْاِسْلَامِ وَ وَاجِبٌ فِى التَّوْرَاةِ فَنَحْنُ نَتْرُكُهَا اِحْتِيَاطًا فَكَرِهَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ مِنْهُمْ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوا فِى السِّلْمِ كَافَّةً ، اَىْ فِىْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ كَافَّةً وَّ لَا يَتَمَسَّكُوْا بِشَىْءٍ مِّنْ اَحْكَامِ التَّوْرَاةِ اِعْتِقَادًا

ترجمہ: اور یہ اِس لیے کہ یہ حضرات جب نبیٔ پاک ﷺ پر ایمان لے آئے تو اِس کے بعد (بھی) شرِیعتِ حضرتِ مُوسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے (بعض) اَحکام کی تعظیم پر قائم رہے۔ تو یہ (حضرات) ہفتہ کے دن کی تعظیم کرتے اور اُونٹ کے گوشت و دودھ کو ناپسند جانتے اور (اِس بارے میں) فرماتے تھے کہ اِن چیزوں کا ترک اسلام میں جائز ہے اور توریت میں واجب ہے تو ہم احتیاطاً اِن کو ترک کرتے ہیں (کہ اِن کاموں کے کرنے سے دینِ اسلام کی مخالفت نہیں ہوتی اور دینِ مُوسَوِی پر عمل بھی ہو جاتا ہے) تو اِن کی اِس بات کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا اور اُنہیں حکم فرمایا کہ اسلام میں پُورے پُورے داخل ہو جاؤ یعنی اَحکامِ اسلام پر مکمل طور پر عمل کرو اور احکامِ توریت میں سے کسی بھی چیز سے

Marfat.com

لَهٗ وَ عَمَلًا بِهٖ ، لِاَنَّهَا صَارَتْ مَنْسُوْخَةً [1]

اعتقاداً یا عملاً وابستہ نہ رہو کہ بے شک وہ منسوخ ہو چکے ہیں۔

اِس جیسا شانِ نُزول حضرت علامہ علاؤالدین علی بن محمد بغدادی خازِن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے تفسیرِ خازِن میں، اِمام جلال الدّین سُیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے تفسیرِ جَلَالین میں، علامہ سیّد محمود آلُوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے رُوْحُ الْمَعَانی میں، اور علّامہ شیخ اسمٰعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے رُوْحُ الْبَیَان میں نَقْل فرمایا ہے۔

توجہ فرمایئے!

محترم بھائیو اور بُزُرگو! ظُہورِ اِسلام کے بعد اللہ ربُّ الْعِزّت نے اپنی سچّی کتاب توریت شریف کا ایک جائز کام جو منسوخ ہو چکا ہے اُس میں اِتّباع کو پسند نہیں فرمایا چہ جائیکہ کفّار و مشرکین، مَجوس و مُلحِدین اور دُشمنانِ دِین کی پیروی کی جائے اور اُن کے پیچھے لگ کر دینِ اسلام کے ایک واجب کام کو تَرک کیا جائے۔ غور فرمایئے! جب ایک ایسا کام جو ہمارے لیے جائز ہے اُس کو چھوڑنا نُقصانِ اسلام کا سبب بن رَہا ہے تو پھر داڑھی شریف رکھنے کا کام جو ہمارے لیے واجب ہے، اُس کا تَرک کرنا کِس قَدَر نُقصانِ اسلام کا باعِث ہوگا۔ مذکورہ بالا آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہُوا کہ داڑھی مُنڈوانے والوں اور حَدِّ شَرْع سے کم رکھنے

[1] التفسیرالکبیر ج ۲ جز ۵ ص ۳۵۲

Marfat.com

والوں کا دِین مکمل نہیں اور وہ لوگ اسلام میں پُورے نہیں بلکہ اَدھورے داخل ہیں

(اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

غور فرمایئے!

محترم بھائیو اور بُزُرگو! جو اَشْخاص دینِ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے کافِر و مشرک آباء واَجداد کے غیر اسلامی رَسْم و رواج اور ناجائز اطوار اپنانے پر مُصِر رہیں، داڑھیاں مُنڈائیں، مونچھیں بڑھائیں، کُھلے عام شرابیں پیئیں، بدکاریاں کریں، ناچ گانوں کی محفلیں سجائیں، شادی بیاہ میں ہِنْدُوانہ رسمیں اپنائیں، ڈھول باجے بجائیں، مَیِّت پر بَین کریں، لڑکی پیدا ہونے پر روئیں دھوئیں، بے پردگی و بَرْھَنَگی کا مُظاہرہ کریں، بَسَنْت کے موقع پر پتنگیں اُڑائیں، اپریل فُول، وَیْلَنْٹائِن ڈے اور ھولی دیوالی منائیں، کِرِسْمِس میں شُمولیت کریں اور بھی طرح طرح کے کافِرانہ شَعائِر کو اپنائیں۔ وہ اَشْخاص خُدائے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام کے قَہر و غَضَب اور ناراضی و عذاب سے ڈریں کہ مذکورہ بالا آیاتِ قرآنیہ اُنہیں یہ دَرْس دے رہی ہیں کہ جو مسلمان ہو کر کفّار و مشرکین کی خَصْلتیں اپناتے ہیں وہ اِس غَلَط فہمی میں مُبْتَلا نہ رہیں کہ وہ کامل مسلمان ہیں بلکہ اُنہیں ڈرنا چاہیے کہ کفّار و مُشْرکین سے مُشَابَہَت اِختیار کرنے پر کہیں عذابِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ ﴿وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی﴾

Marfat.com

؎ نہ سمجھو گے تو مِٹ جاؤ گے اے غافِل مسلمانو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

تین مَبْغُوض اَشْخاص

سیِّدنا حضرت عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مَروی ہے کہ اِمَامُ النَّبِیِّیْن، سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، مَحبوبِ رَبُّ الْعٰلَمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُبین ہے:

اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلَاثَۃٌ مُّلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَ مُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَ مُطَّلِبُ دَمِ امْرَئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِّیُھْرِیْقَ دَمَہٗ [1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ تین اَشْخاص ہیں، حَرم شریف میں (رہنے کے باوُجود) بے دِین ہو جانے والا اور اسلام میں جاہِلیت کے کام (اپنانے) کو پسند کرنے والا اور ناحق کسی کی خُونریزی کے لیے اُس کے قَتْل کی تلاش میں رہنے والا۔

غور فرمایئے! جب جاہِلیت کا طریقہ پسند کرنے والے مسلمان کے لیے یہ وعیدِ شَدید ہے تو جو کفّار و مشرکین کے شِعار کو نہ صرف پسند کرے بلکہ اپنا بھی لے تو اُس کا انجام کیا ہوگا؟

ع ہے سوچنے کی بات اِسے بار بار سوچ

[1] صحیح البخاری کتاب الدیات باب ۹ ص ۱۱۸۶ حدیث ۶۸۸۲

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! خُدارا! کفّار و مشرکین کے ناجائز فیشن، اُن کے رَسم و رواج اور عادات و اطوار سے جان چُھڑایئے اور رب تعالیٰ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنْ جَمِیْعِ الْعُیُوْب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوَہ و کردار کو اپنایئے۔ یاد رکھیے! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع کرنے والوں کو بخشش و مَغْفِرت اور اپنی رِضا و خُوشنودی کا مُژدہ سنایا ہے، جبکہ کفّار و مشرکین کی عادات و اطوار اپنانے والوں پر سخت اِظہارِ ناراضی اور وعیدِ شدید فرمائی ہے۔ اور یہ بات ہم سب پر واضح ہے کہ داڑھی مُنڈانا مسلمانوں کی نہیں بلکہ کفّار و مشرکین کی خَصْلت ہے۔ لہٰذا اپنے آپ کو اُن کی بد خصلتوں سے بچائیں، اگر آپ کو داڑھی رکھنے سے کوئی لاکھ بار بھی مَنْع کرے تو اُس کی ایک نہ سُنیں۔ وہ اِس پر ایک بار نہیں لاکھ مرتبہ ناراض ہو جائے، آپ اِس کی پروا نہ کریں۔ آپ کو اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کی فکر ہونی چاہیے اور ہر پَل اُن کی رِضا و خُوشنودی کا طلبگار رہنا چاہیے۔ آپ کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں:

ایسی اطاعت جائز نہیں

لَا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی[1]

ترجَمہ: اللہ تبارَک و تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی ایک کی (بھی) اِطاعت (جائز) نہیں

[1] مسند امام احمد ج ۵ ص ۶۷، مسند الحارث / زوائد الھیثمی ج ۲ ص ۶۳۲ حدیث ۶۰۳، مسند ابو یعلیٰ ج ۱ ص ۳۰۸ حدیث ۳۷۷، المعجم الکبیر للطبرانی ج ۳ ص ۲۰۸ حدیث ۳۱۵۰

Marfat.com

اگر شیطان آپ کے دل میں وسوسہ ڈالے کہ اگر تُو نے داڑھی رکھ لی تو تجھے نوکری نہیں ملے گی، کوئی لڑکی تجھ سے شادی نہیں کرے گی، تیرا کاروبار متأثر ہوگا وغیرہ وغیرہ تو آپ اِن شیطانی خیالات پر ہرگز ہرگز توجّہ نہ دیں، اپنے ایمان کو مضبوط رکھیں کہ نوکری وشادی کفّار کی پیروی کرنے سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فَضْل ورحمت سے ہوتی ہے۔ کتنے داڑھی مُنڈے کنوارے پھرتے ہیں اور کتنے نوکری کے لیے در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں، کتنے کاروبار کی تنگی کا رونا روتے ہیں۔ اور کتنے ہی داڑھی والے برسرِروزگار، فراخ دست اور شادی شُدہ ہیں۔ یقین جانیے! اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کرنے سے پہلے ہی ہماری روزی لکھ دی ہے، ہماری کِس سے کب شادی ہونی ہے وغیرہا سب کچھ لکھ دیا ہے۔ لہٰذا اللہ کی اِس تقدیر پر یقین رکھیں اور اس کی تقسیم پر راضی رہیں۔

اظہارِ ناراضیٔ خُدا جَلَّ جَلَالُہٗ

حدیثِ قُدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ لَّمْ یَرْضَ بِقَضَائِیْ وَ لَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ فَلْیَلْتَمِسْ رَبًّا سِوَائِیْ [1]

ترجمہ: جو میری قضا پہ راضی نہ ہو اور میری (بھیجی ہوئی) مُصیبت پر صَبْر نہ کرے تو وہ میرے علاوہ کوئی اور رب ڈھونڈ لے۔

آپ نے غور کیا! جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی نہ رہیں

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ج ۲۲ ص ۳۲۰ حدیث ۸۰۷، مسند الفردوس ج ۳ ص ۱۶۹ حدیث ۴۴۴۹

Marfat.com

اور اُس کی طرف سے آئی ہوئی آزمائشوں پر صَبر و رضا کا مُظاہرہ نہ کریں، اُن پر اللہ ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلَالُہٗ کس قَدر شدید تَنبیہ و وَعید اور اِظہارِ ناراضی و غَضَب فرما رہا ہے۔

یاد رکھیں! نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا کو کافِروں کے لیے جنت، اور مُؤمنوں کے لیے قید خانہ قرار دیا ہے۔ اگر یہاں کوئی تنگی، مُصیبت، پریشانی، تکلیف، غم، دُکھ، دَرد وغیرہ آ جائے تو اُسے رب تعالیٰ کی طرف سے آزمائش اور اپنے گناہوں کا نتیجہ جانیں۔ لہٰذا خُوب توبہ و اِستِغفار کریں اور صبر سے کام لیں اور اُس کی رِضا والے کام کرنے میں مشغول رہیں۔ یاد رکھیں! ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں کفّار و مُشرکین کے تہذیب و تَمَدُّن، رَسم و رواج، اَطوار و شِعار اپنانا ہرگز ہرگز زیب نہیں دیتا۔ لہٰذا اپنا رہبر و راہنما، لیڈر و پیشوا اور آئیڈیل کسی کافِر و مشرک یا فاسِق و فاجِر لیڈر، کھلاڑی یا اداکار کو بنانے کے بجائے خُلَفائے راشدین، صحابہ و تابعین، اَئِمَّۂ مُجتَہِدِین، اولیائے کاملین اور عُلَمائے صادقین کو بنائیے۔ اِن سب مُقتَدر حضرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت و کردار اور اُسوۂ پُرانوار کو اپنایا۔ تو آپ بھی اِن بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اِطاعت و اِتّباعِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا شِعار بنائیے اور اسی جذبہ کے تحت اپنے چہروں کو داڑھی مبارک کی سُنّتِ عظیمہ سے سجائیے اور یوں اپنی آخرت کو بہتر بنانے کے لیے کوشش فرمائیے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے سچے غلاموں کے طفیل توفیقِ رفیق مرحمت فرمائے۔

﴿اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وسلم﴾

Marfat.com

داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی چھٹی وجہ

محترم بھائیو اور بُزُرگو! داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی چھٹی وجہ یہ ہے کہ یہ کافِرانہ فعل ہے جو سخت مَذْمُوم ہے اور ایسے کام کی عادت بنالینا حرام ہے۔ چُنانچہ

بُرے اور نافرمان لوگ

اللہ رَبُّ الْعِزَّت جَلَّ جَلَالُہٗ سیِّدنا حضرت لُوط علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور آپ کی قوم کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لُوْطًا اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓىٕثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ ۙ۝ (پ۱۷ الانبیاء ۷۴)

ترجمہ: اور لُوط کو ہم نے حکومت اور عِلْم دیا اور اُسے اُس بستی سے نَجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بے شک وہ بُرے لوگ بے حُکْم تھے۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

محترم بھائیو اور بُزُرگو! قومِ لُوط جن گندے کاموں میں مُبْتَلا تھی اُن میں لِواطت کا گناہ سرِفہرست تھا، اِس کے علاوہ بھی وہ کئی ایک خبیث کاموں کی عادی تھی، جن کی تفصیل احادیثِ پاک میں آئی ہے۔ چُنانچہ

Marfat.com

قومِ لُوط کے دس بُرے کام

ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ نَبِیِّ آخِرُالزَّماں، رسولِ کون ومکاں، محبوبِ ربِّ ہر جہاں جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشاں ہے:

عَشْرُ خِصَالٍ عَمِلَتْهَا قَوْمُ لُوْطٍ بِهَا اُهْلِكُوْا وَ تَزِيْدُهَا اُمَّتِیْ بِخَلَّةٍ ، اِتْيَانُ الرِّجَالِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَّ رَمْيُهُمْ بِالْجَلَاهِقِ وَ الْخَذَفُ وَ لَعِبُهُمُ الْحَمَّامَ وَ ضَرْبُ الدُّفُوْفِ وَ شُرْبُ الْخُمُوْرِ وَ قَصُّ اللِّحْيَةِ وَ طُوْلُ الشَّارِبِ وَ الصَّفْرُ وَ التَّصْفِيْقُ وَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَ تَزِيْدُهَا اُمَّتِیْ بِخَلَّةٍ ، اِتْيَانُ النِّسَآءِ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا [1]

ترجمہ: دس بُری خصلتیں ہیں جن پر قومِ لوط نے عمل کیا جن کی وجہ سے اُسے ہلاک کر دیا گیا اور میری اُمّت میں ایک خصلت اُس سے زیادہ ہوگی (وہ دس کام یہ ہیں): مَرْدوں کا مَرْدوں سے جِنْسی خواہش پوری کرنا (یعنی لِواطت) اور غُلیل سے مارنا اور کنکر مارنا اور حَمام میں (برہنہ) کھیلنا اور دَف بجانا اور شرابیں پینا اور داڑھی کاٹنا اور مونچھیں لمبی رکھنا اور سیٹی اور تالی بجانا اور (مَرْدوں کا) ریشم پہننا اور میری اُمّت میں ایک عادت زیادہ ہوگی وہ ہے عورتوں کا عورتوں سے جِنْسی خواہش پُوری کرنا۔

[1] الدرالمنثور، روح المعانی زیرآیت وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ (پ۱۷ الانبیآء ۷۴)، کنزالعمال کتاب الحدود / قسم الاقوال الباب الثانی الفصل الاول فی الزنا ج ۵ ص ۱۲۶ حدیث ۱۳۰۱۰،

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا! جن گندے کاموں کی وجہ سے قومِ لُوط پر عذاب آیا اُن میں سے ایک گناہ داڑھی مُنڈوانے کا بھی تھا۔ (اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

خُدارا! داڑھی مُنڈوانے والے مَرْد حضرات ہوش کے ناخن لیں، خُدائے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام کی ناراضی وقَہر وغَضَب سے ڈریں اور خُوب غور کریں کہ کیا اُن کا داڑھی مُنڈوانا رَبُّ الْعَالَمِیْن، اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن، اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ کی رِضا وخُوشنودی کا باعث ہے یا جلال وناراضی کا سبب؟ یہ ذریعہء رحمتِ ربِّ رحیم ورحمٰن ہے یا مُوْجِبِ غَضَب وعذابِ ربِّ جَبَّار وقَہَّار جَلَّ جَلَالُہٗ۔ اگر قلب وضمیر زندہ ہوئے تو جواب یہی آئے گا کہ یہ راہِ فوز وفلاح نہیں بلکہ جادۂ ہلاکت وبربادی ہے۔ لہٰذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جایئے، رَبِّ ذُوالْجلال کے قَہر وغَضَب سے پناہ مانگیے اور اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت وفرمانبرداری کا مُظاہرہ کیجیے۔ خُصوصاً اپنے چہروں پر داڑھی شریف کی سُنَّتِ مُبارَکہ سجا کر اپنی آخرت کو سنوارنے کا اِہتمام کیجیے۔ اللہ تَبَارَک وتعالیٰ اپنے پیاروں کے طفیل توفیق عطا فرمائے۔ ﴿اٰمین بجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن ﷺ﴾

محترم بھائیو اور بُزُرگو! آپ نے غور فرمایا! داڑھی مُنڈوانا کسی ایک وجہ سے نہیں بلکہ کئی وُجوہات کی بِناء پر ناجائز وحرام ہے۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کی تَصْرِیح فرمائی ہے۔ چُنانچہ

Marfat.com

داڑھی مُنڈوانے کی شَرعی حیثیت

اِمَامُ الْمُحَدِّثِیْن ، سیِّدنا شیخ عبد الحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

حَلْق کَرْدَن لِحْیَہ حرام ست [1] ترجمہ: داڑھی مُونڈنا حرام ہے۔

علّامہ عبد الرحمٰن الجزیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ داڑھی کے بارے میں فُقَہائے اَحناف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا مذہب نَقْل فرماتے ہیں:

قَالُوْا یَحْرُمُ حَلْقُ لِحْیَۃِ الرَّجُلِ [2] ترجمہ: وہ مَرد کا داڑھی مُونڈنا حرام فرماتے ہیں۔

داڑھی مُنڈوانے کے حرام ہونے کا مذاہبِ اَرْبَعَہ سے ثُبوت

یاد رکھیے! نہ صرف فُقَہائے اَحناف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے نزدیک بلکہ دیگر مذاہبِ ثَلاثہ کے فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے نزدیک بھی داڑھی مُنڈوانا حرام ہے۔ چُنانچہ

شافِعی مذہب میں داڑھی مُنڈوانے کا شَرعی حکم

امام ابنِ رِفْعَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ داڑھی کے بارے میں نَقْل فرماتے ہیں:

اِنَّ الشَّافِعِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نَصَّ فِی الْاُمِّ عَلَی التَّحْرِیْمِ [3]

ترجمہ: بیشک امام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی کتاب ''اُمّ'' میں داڑھی مُونڈنے کے حرام ہونے کی تَصْرِیح فرمائی ہے۔

---

[1] اشعۃاللمعات کتاب الطھارۃ باب السواك ج ۱ ص ۲۲۸ (زیرحدیث۳۴۹)

[2] الفقه على المذاهب الاربعه ج ۳ ص ۴۵

[3] اعانة الطالبين ج ۲ ص ۳۴۰ ، حواشی الشروانی ج ۹ ص ۳۷۶

Marfat.com

امام اَذرَعی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں:

اَلصَّوَابُ تَحْرِیْمُ حَلْقِهَا جُمْلَةً لِّغَیْرِ عِلَّةٍ بِهَا كَمَا یَفْعَلُهُ الْقَلَنْدَرِیَّةُ [1]

ترجمہ: صحیح یہ ہے کہ بِغیر عِلَّت (یعنی بِلَا عُذرِ شَرعی مثلاً بیماری وغیرہ کی وجہ سے) پوری داڑھی مُونڈنا حرام ہے۔ جیسا کہ "قلندریہ" کرتے ہیں (جو ایک بے دِین فرقہ ہے)

سیّدنا امام زینُ الدّین بن علی بن احمد شافِعی رَضِیَ اللہُ عَنہُ فرماتے ہیں:

یَحْرُمُ حَلْقُ لِحْیَتِهٖ [2] ترجمہ: اپنی داڑھی کا مُونڈنا حرام ہے۔

مالکی مذہب میں داڑھی مُونڈنے کا شَرعی حکم

حضرت علامہ شیخ شمس الدین محمد بن عرفہ دسوقی مالکی رَضِیَ اللہُ عَنہُ نَقل فرماتے ہیں:

یَحْرُمُ عَلَی الرَّجُلِ حَلْقُ لِحْیَتِهٖ [3] ترجمہ: مَرد پر اپنی داڑھی کا مُونڈنا حرام ہے۔

حضرت علّامہ ابوعبداللہ محمد بن محمد الخطاب المغربی رَضِیَ اللہُ عَنہُ فرماتے ہیں:

حَلْقُ اللِّحْیَةِ لَا یَجُوْزُ [4] ترجمہ: داڑھی مُونڈنا جائز نہیں۔

---

[1] اعانة الطالبين ج ۲ ص ۳۴۰ ، حواشی الشروانی ج ۹ ص ۳۷۶

[2] فتح المعين فصل فی محرمات الاحرام ج ۲ ص ۳۴۰

[3] حاشية الدسوقی علی الشرح الكبير ج ۱ ص ۹۰

[4] مواهب الجليل ج ۱ ص ۲۱۶

Marfat.com

علّامہ عبدالرحمٰن الجزیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ داڑھی کے بارے میں فُقَہائے مالکیہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا مذہب نَقْل فرماتے ہیں:

قَالُوْا یَحْرُمُ حَلْقُ اللِّحْیَۃِ [1] ترجَمہ: وہ داڑھی مُونڈنے کو حرام فرماتے ہیں۔

حنبلی مذہب میں داڑھی مُونڈنے کا شَرعی حکم

امام مرعی بن یوسف حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وَ (یُسَنُّ) اِعْفَآءُ اللِّحْیَۃِ وَ حَرُمَ حَلْقُھَا [2] ترجَمہ: اور داڑھی کا مُعاف کرنا (سُنّت سے ثابِت) ہے اور اُس کا مُونڈنا حرام ہے۔

علامہ ابراہیم بن محمد بن سالم بن ضویان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں:

یَحْرُمُ حَلْقُ لِحْیَتِہٖ [3] ترجَمہ: اپنی داڑھی کا مُونڈنا حرام ہے۔

علامہ عبدالرحمٰن الجزیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ داڑھی کے بارے میں فُقَہائے حَنَابِلَہ کا مذہب نَقْل فرماتے ہیں:

قَالُوْا یَحْرُمُ حَلْقُ اللِّحْیَۃِ [4] ترجمہ: وہ داڑھی مُونڈنے کو حرام فرماتے ہیں۔

[1] الفقہ علی المذاھب الاربعہ ج ۳ ص ۴۵ [2] دلیل الطالب کتاب الطھارت باب السواک ج ۱ ص ۸ [3] منارالسبیل ج ۲ ص ۳۳۹
[4] الفقہ علی المذاھب الاربعہ ج ۳ ص ۴۶

Marfat.com

بالغ ہوتے ہی داڑھی رکھنے کا حکم

محترم بھائیو اور بُزُرگو! فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے مَرْدوں کے لیے داڑھی رکھنا واجب قرار دیا ہے تو لڑکا جب بالغ ہو جائے تو جس طرح اُس پر نماز، روزہ اور دیگر احکامِ شَرعِیّہ لاگُو ہو جاتے ہیں اِسی طرح داڑھی رکھنا بھی واجب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بالغ ہونے کے بعد داڑھی کے بالوں کو مُنڈوانا یا مُٹّھی بھر ہونے سے پہلے ترشوانا اگرچہ چند بال ہی کیوں نہ ہوں، جائز نہیں۔ بعض اوقات شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ دو چار بار داڑھی مُنڈوالو پھر تمہاری داڑھی جلدی آئے گی اور پُورے چہرے پر آئے گی۔ خُدارا! اِس مَلْعون کی باتوں میں ہرگز نہ آئیں، داڑھی جیسی بھی ہے اُس کو رکھیں اور بڑھائیں، خَواہ وہ چَھدْری ہو یا گھنی، جب تک وہ مُٹّھی بھر نہ ہو جائے اُسے ہرگز ہرگز نہ کاٹیں، البتّہ مُٹّھی بھر ہونے کے بعد زائد بال کاٹ سکتے ہیں۔

اگر بیس ہزار میں مل جاتی

مَنْقُول ہے کہ سیِّدنا اَحْنَف بِن قَیْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہ اکابِر ثِقات تابِعین وعُلَماء وحُکَمائے کاملین سے تھے۔ زمانۂ رسالت میں پیدا ہوئے۔ سنہ ۶۷ھ یا سنہ ۷۲ھ میں وفات پائی، عاقِل وحلیم تھے، پاؤں میں کَج یعنی ٹیڑھا پَن تھا، ایک آنکھ جاتی رہی تھی اور داڑھی خِلْقَۃً (یعنی پیدائشی طور پر) نہ نکلی تھی۔ اُن کے اصحاب نہ پاؤں کے اِس کَج (یعنی ٹیڑھے پن) پر افسوس کرتے تھے نہ یک چَشْمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہیت ذکر کرتے اور کہتے:

Marfat.com

ہمیں تمنّا ہے کاش! اگر بیس ہزار کو ملتی تو اَحنَف کے لیے داڑھی خریدتے۔[1]

(سُبْحانَ اللّٰہ ، سُبْحانَ اللّٰہ ، سُبْحانَ اللّٰہ ، جَلَّ جَلَالُہٗ)

کاش! دس ہزار میں مل جاتی

مَنْقول ہے کہ سیِّدنا قاضی شُرَیح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہ اَجِلَّہ اَئِمَّہ واکابِر تابعین سے ہیں۔ زمانہء رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں وِلادت پائی بلکہ کہا گیا یہ صحابی ہیں۔ امیر المؤمنین عُمَرِ فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) پھر امیر المؤمنین مولیٰ علی (کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الکریم) کی سرکار میں قاضی تھے۔ امیر المؤمنین حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فتاوٰی میں اِن سے رائے لیتے۔ ۸۰ھ سے پہلے یا بعد اِنتقال ہُوا۔ داڑھی خِلْقَۃً (یعنی پیدائشی طور پر) نہ تھی وہ فرماتے:

مجھے آرزو ہے کہ کاش! دس ہزار دے کر داڑھی مل جاتی۔[2]

(سُبْحانَ اللّٰہ ، سُبْحانَ اللّٰہ ، سُبْحانَ اللّٰہ ، جَلَّ جَلَالُہٗ)

محترم بھائیو اور بُزُرگو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف داڑھی شریف سے کِس قَدَر پیار کرتے تھے کہ اگر قدرتی طور پر اُن کے داڑھی نہ آتی تو اِس پر افسوس کا اظہار کرتے۔ اور دس ہزار بلکہ بیس ہزار دِرْہَم یا دینار دے کر خریدنا پسند فرماتے جو آج کے لاکھوں کروڑوں روپے کے برابر تھے اور افسوس! آج کے

[1] [2] احیاء العلوم کتاب اسرار الطھارۃ فصل فی اللحیۃ ج ۱ ص ۲۰۵، فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۴۰

Marfat.com

مسلمان کی حالتِ زار پر جو یہود و نصاریٰ کے فیشن میں مُبتَلا ہو کر اپنی جیب سے رقم دے کر داڑھی کٹواتا ہے اور یوں سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بے حرمتی کرتا ہے۔ خُدارا! اپنی اِس بدعملی سے جان چُھڑائیں اور بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے نَقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مُطابق زندگی گزاریں۔ خُصوصاً اپنے چہروں کو داڑھی کی سُنّت سے سجائیں اور اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا و خُوشنودی پائیں، اللہ تعالیٰ توفیق مرحمت فرمائے۔ ﴿اٰمین بجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن ﷺ﴾

محترم بھائیو اور بُزُرگو! ہمارے محترم آقا و مولیٰ، اِمامُ الْاَصْفِیاء، سیِّدُ الْاَتْقِیاء، محبوبِ خدا جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی داڑھی شریف گھنی اور بہت ہی زیادہ خُوشنُما تھی، جو سینۂ مُبارک کے بالائی کنارہ یعنی گلے کو بھرے ہوئے تھی۔ اِسی طرح خُلَفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی داڑھیاں گھنی اور بڑی تھیں۔ نیز حُضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی داڑھی شریف بھی دراز اور چوڑی تھی۔ چُنانچہ

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رِیش مُبارَک

سیِّدنا حضرت جابِر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ [1]

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مُبارَک کے بال زیادہ تھے۔

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ۲۹ شیبہ ص ۹۱۶ حدیث ۲۳۴۴، مصنَّف ابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۳۲۸ حدیث ۳۱۸۰۸

Marfat.com

سیّدنا حضرت ہِند بن اَبی ہالہ تَمِیمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک طویل حدیثِ پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخْمًا مُّفَخَّمًا يَّتَلَأْلَؤُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ كَثَّ اللِّحْيَةِ [1]

ترجمہ: رسولُ اللہ ﷺ عظمت والے، نگاہوں میں عظیم، دلوں میں معظّم تھے، (آپ ﷺ کا) چہرۂ مُبارَک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہُوا، جگمگاتی رنگت، کُشادہ پیشانی اور گھنی داڑھی تھی۔

امیرالمؤمنین سیّدنا حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَخْمَ الْهَامَةِ عَظِيْمَ اللِّحْيَةِ [2]

ترجمہ: رسولُ اللہ ﷺ کا سرِ مبارک بُزُرگ اور داڑھی مُبارَک بڑی تھی۔

سیّدنا امام اَبُوالْفَضْل قاضی عِیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے کتابُ الشِّفَآء میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جو حُلیہ مُبارَک بیان فرمایا ہے اُس میں داڑھی شریف کے بارے میں نَقْل فرماتے ہیں:

[1] شمائل ترمذی باب ما جآء فی خلق رسول اللہ ﷺ ص ۲، المعجم الکبیر للطبرانی ج ۲۲ ص ۱۵۵ حدیث ۴۱۴، شعب الایمان للبیهقی باب ۱۴ ج ۲ ص ۱۵۴ حدیث ۱۴۳۰، شرح السنة للبغوی باب جامع صفاته ج ۶ ص ۴۴۱ [2] دلائل النبوة للبیهقی ابواب صفة رسول اللہ ﷺ باب رأس رسول اللہ ﷺ و صفة لحیة ج ۱ ص ۱۶۵ حدیث ۱۴۳

Marfat.com

كَثُّ اللِّحْيَةِ تَمْلَأُ صَدْرَهٗ [1]

ترجمہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی) داڑھی مُبارَک گھنی تھی (جو) سینۂ اقدس (کے بالائی کنارہ) کو بھرے ہوئے تھی۔

خُلَفائے راشِدِین کی رِیش مُبارَک

اِمامُ الْمُحَدِّثِیْن، خَاتَمُ الْمُحَقِّقِیْن، سیِّدنا شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْقُول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الکریم کی داڑھی مُبارک اُن کے سینۂ اَقْدس (کے بالائی کنارہ) کو پُر کر دیتی تھی اور اِسی طرح امیر المؤمنین حضرت عُمرِ فاروق اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا (کی مُبارَک داڑھیوں) کے بارے میں (سیرت نگاروں نے) لکھا ہے۔ [2]

سیِّدنا شیخ ابوطالب مکّی اور سیِّدنا امام محمد غزالی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی نَقْل فرماتے ہیں:

فِیْ وَصْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ كَانَ كَثَّ اللِّحْيَةِ وَ كَذٰلِكَ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ كَانَ عُثْمَانُ طَوِيْلَ اللِّحْيَةِ

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُلیہ شریف میں ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی داڑھی مبارک گھنی تھی اور ایسے ہی ابوبکر صدّیق اور عثمانِ غنی کی داڑھی دراز و باریک تھی اور

[1] كتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفٰے باب ۲ فصل ۲ ص ۳۸
[2] مدارج النبوة باب اول بيان لحيه شريف ج ۱ ص ۱۵

Marfat.com

دَقِيْقَهَا وَ كَانَ عَلِيٌّ عَرِيْضَ اللِّحْيَةِ قَدْ مَلَأَتْ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ [1]

حضرت علی کی داڑھی چوڑی تھی ، جو آپ کے کندھوں کے درمیانی حصہ (یعنی سینہ مبارک کا بالائی کنارہ) بھرے ہوئے تھی۔ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ)

حُضور غوثِ پاک کی رِیش مُبارَک

اِمامُ الْمُحَدِّثِیْن ، خَاتَمُ الْمُحَقِّقِیْن ، سیِّدنا شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

كَانَ الشَّيْخُ مُحْيُ الدِّيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَوِيْلَ اللِّحْيَةِ وَ عَرِيْضَهَا [2]

ترجمہ: (سیِّدنا غوثِ پاک) شَیْخ مُحْیُ الدِّیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لمبی اور چوڑی داڑھی والے تھے۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا! رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی داڑھی مُبارَک گھنی تھی اور اتنی دراز تھی کہ سینے کے اُوپر والے حصّہ کو پُر کر دیتی تھی۔ اِسی طرح خُلَفاءِ راشِدین کی داڑھی اَقْدس بھی گھنی اور بڑی تھی نیز حُضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی داڑھی شریف بھی اِسی طرح تھی۔

[1] قوت القلوب ذکر ما فی اللحیة من المعاصی و البدع ج ۳ ص ۱۳۱۶ ، اسی طرح احیاء العلوم کتاب اسرار الطهارة القسم الثالث من النظافة ج ۱ ص ۱۹۵

[2] مدارج النبوت باب اول بیان لحیه شریف ج ۱ ص ۱۵

Marfat.com

یقین جانیے ! رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے ہمیشہ مُٹّھی بھر داڑھی رکھی کسی سے اِس کا خِلاف ثابِت نہیں ۔ لہٰذا ہم بھی مُٹّھی بھر داڑھی رکھیں اور مُٹّھی بھر ہونے سے پہلے اسے ہرگز ہرگز نہ کٹوائیں ۔

داڑھی مُٹّھی بھر رکھیں

البتہ فُقَہائے کِرام نے مُٹّھی بھر سے زائد داڑھی کے بالوں کو کاٹنا جائز فرمایا ہے اور طُولِ فاحِش کو مکروہ قرار دیا ہے اور اِس پر مذاہبِ اَرْبَعَہ کے فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا اِتّفاق ہے ۔ چُنانچہ

حَنَفی مذہب میں داڑھی کا حکم

علّامہ محمد امین المعروف ابنِ عابدین شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں:

هُوَ اَنْ يَّقْبِضَ الرَّجُلُ لِحْيَتَهٗ فَمَا زَادَ مِنْهَا عَلٰى قُبْضَةٍ قَطَعَهٗ كَذَا ذَكَرَ مُحَمَّدٌ فِيْ كِتَابِ الْآثَارِ عَنِ الْاِمَامِ قَالَ وَ بِهٖ نَاْخُذُ مُحِيْطٌ اھ [1]

ترجمہ: مَرْد اپنی داڑھی کو (اپنی) مُٹّھی میں لے کر زائد حصّہ کو کاٹ دے ۔ اِمام محمد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے کتابُ الآثار میں امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے حوالہ سے یہی ذکر فرمایا ہے اور مزید فرمایا ہم اِسی پر عمل کرتے ہیں، المحیط (للسرخسی) ۔

[1] ردالمحتار کتاب الحظر و الاباحة فصل فی البیع ج ۹ ص ۶۷۱

Marfat.com

شافِعی مذہب میں داڑھی کا حکم

امام مُحیُ الدِّیْن بن شَرَف نَوَوِی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اپنی کتاب اَلْمَجْمُوْع میں اور سیِّدنا امام ابو یحییٰ زکریا انصاری رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اَسْنَی الْمَطَالِب میں سیِّدنا امامِ غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ اَنْ یَّقْبِضَ عَلَیْھَا وَ یَقُصَّ مَا تَحْتَ الْقُبْضَۃِ وَ قَدْ فَعَلَہُ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ جَمَاعَۃٌ مِّنَ التَّابِعِیْنِ

ترجَمہ: اِس میں کوئی حَرَج نہیں کہ اِسے (یعنی داڑھی کو) مُٹّھی میں لے اور مُٹّھی سے نیچے والے بالوں کو کاٹ دے۔ حضرت اِبْنِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) پھر تابِعین کی ایک جماعت نے ایسا کیا۔ [1]

حَنْبَلی مَذْہَب میں داڑھی کا حُکْم

سیِّدنا امام مرعی بن یُوسف حَنْبَلی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

وَ اِعْفَاءُ اللِّحْیَۃِ وَ حَرُمَ

ترجَمہ: اور داڑھی کو مُعاف کرنا (یعنی

[1] المجموع شرح المھذب کتاب الطھارۃ باب السواک ج ۱ ص ۳۵۷، اسنی المطالب فی شرح روض الطالب کتاب الضحایا باب العقیقہ فصل یستحب لکل ان یدھن غبا ج ۱ ص ۵۵۱

Marfat.com

حَلْقُهَا وَ لَا بَأْسَ بِاَخَذِ مَا زَادَ عَلَى الْقُبْضَةِ مِنْهَا [1]

بڑھانا ضروری) ہے اور اس کا مُونڈنا حرام ہے اور مُٹّھی بھر داڑھی سے زیادہ بالوں کو (کاٹ) لینے میں کوئی حَرَج نہیں۔

مالکی مذہب میں داڑھی کا حکم

سیِّدنا امام احمد بن غُنَیْم بن سالِم نَفْرَاوِی مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نَقْل فرماتے ہیں کہ امام باجي رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا:

يُقَصُّ مَازَادَ عَلَى الْقُبْضَةِ وَ يَدُلُّ عَلَيْهِ فِعْلُ عُمَرَ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَأْخُذَانِ مِنْ لِّحْيَتِهِمَا مَازَادَ عَلَى الْقُبْضَةِ وَ الْمُرَادُ بِطُوْلِهَا طُوْلُ شَعْرِهَا فَيَشْمَلُ جَوَانِبَهَا فَلَا بَأْسَ بِالْاَخْذِ مِنْهَا اَيْضًا [2]

ترجَمہ: مُٹّھی کی مِقدار سے زِیادہ (بڑھے ہوئے داڑھی کے بالوں) کو کاٹا جائے اور اِس کی دلیل حضرت عُمَر اور حضرت ابو ہُریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) کا عمل ہے کہ وہ دونوں اپنی داڑھی سے مُٹّھی بھر سے زائد بالوں کو لیا کرتے تھے (یعنی کاٹا کرتے تھے) اور داڑھی کی لمبائی سے مراد اِس کے بالوں کا لمبا ہونا ہے تو (یہ حُکم) اس (داڑھی) کے اَطراف کو بھی شامل ہوگا۔ پَس ان (اطراف) سے بھی (مُٹّھی بھر سے زائد کاٹ) لینے میں کوئی حَرَج نہیں

[1] دلیل الطالب کتاب الطهارت باب السواك ج ۱ ص ۸ [2] الفواكه الدوانى على رسالة ابن ابى زيد القيروانى باب فى الفطرة و الختان ج ۲ ص ۳۰۷

Marfat.com

اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی کے مٹھی بھر سے زائد بالوں کے کاٹنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ انہیں کاٹ دینا چاہیے۔

یاد رکھیے! داڑھی مٹھی بھر رکھنا ضروری ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ چنانچہ

اِمام فخر الدین عثمان بن علی زَیْلَعِیْ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ تَبْیِیْنُ الْحَقَائِق میں، اِمام کمال الدّین بن ھُمام رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ فَتْحُ الْقَدِیْر میں، اِمام زین الدین بن نُجَیْم رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اَلْبَحْرُ الرَّائِق میں، اِمام علاؤالدین محمد بن علی حَصْکَفِی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ دُرِّ مُخْتَار میں اور علامہ سیّد احمد طَحْطاوی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ حاشِیَہ عَلٰی مَرَاقِی الْفَلَاح میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَ اَمَّا الْاَخْذُ مِنْهَا وَ هِیَ دُوْنَ ذٰلِكَ (اَیِّ الْقُبْضَةِ) كَمَا یَفْعَلُهٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَ مُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ یُبِحْهُ اَحَدٌ [1]

ترجمہ: اور داڑھی کو مُشت بھر سے کم کرنے کے لیے کچھ کاٹنا جیسا کہ بعض اہلِ مغرب اور ہیجڑہ صِفَت مَرْد کرتے ہیں کسی نے اِس کو جائز نہیں کہا۔

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح کتاب الصوم فصل فیما یکرہ الصوم ص ۶۸۱، تبیین الحقائق کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسدہ ج ۴ ص ۱۲۶، فتح القدیر کتاب الصوم باب ما یوجب القضاء و الکفارۃ ج ۲ ص ۲۷۰، البحر الرائق کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسدہ ج ۲ ص ۴۹۰، درمختار کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسدہ ج ۳ ص ۴۵۶

Marfat.com

داڑھی کی شَرعی مِقْدار

یاد رکھیے! شَرِیْعَتِ مُطَہَّرہ نے داڑھی کی کم از کم مقدار ایک قُبْضَہ یعنی ٹھوڑی کے نیچے مُٹّھی بھر رکھی ہے، اِس سے کم کروانا ناجائز وحرام ہے۔ البتہ ایک مُشْت کے بعد کاٹ لینا جائز بلکہ مَسْنُون ہے اور طُولِ فاحِش یعنی بَہُت زیادہ بڑھانا کہ انگشت نُمائی کا باعث بنے اور بدنُما لگے یہ مکروہ ہے۔

❶ مُٹّھی بھر داڑھی کا قرآن سے ثُبوت

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مُٹّھی بھر داڑھی کا ثُبوت ہمیں قرآنِ پاک سے بھی ملتا ہے۔ چُنانچہ

مَنْقُول ہے کہ سیِّدنا حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب اَلْواحِ توریت شریف لینے کے لیے کوہِ طُور پر تشریف لے جانے لگے تو اپنے بِرادرِ اکبر سیِّدنا حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنی قوم پر نگران مقرّر فرمایا۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام توریت شریف لے کر واپس تشریف لائے تو قوم کو بچھڑے کی پَرَسْتِش کرتے ہوئے دیکھا تو جلال میں آ کر اپنے دائیں دستِ مُبارَک سے سیِّدنا حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کے سرِ اَقْدس کے بال شریف اور بائیں دستِ انور سے اُن کی داڑھی مبارَک کو پکڑ کر اِس بارے میں اِسْتِفْسار فرمایا، تو سیِّدنا حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام فرمانے لگے:

Marfat.com

يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَ لَا بِرَأْسِيْ (پ۱۶ طٰہٰ ۹۴)

ترجمہ: اے میرے ماں جائے! نہ میری داڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ سے معلوم ہُوا کہ سیّدنا حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کی داڑھی شریف کم از کم مُٹّھی بھر تھی جبھی تو پکڑی گئی، اگر وہ خَشْخَشْی ہوتی تو کیسے پکڑی جاتی۔ چُنانچہ

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

خیال رہے کہ ایک مُشْت داڑھی قرآنِ مجید سے بھی ثابِت ہے۔ حضرت ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) نے مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ میری داڑھی نہ پکڑو۔ معلوم ہُوا کہ آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی داڑھی اتنی تھی کہ پکڑنے میں آجائے وہ مُٹّھی بھر ہی ہے۔ [1]

محترم بھائیو اور بُزُرگو! گُزَشتہ صفحات میں گُزرا ہے کہ داڑھی رکھنا جُملہ اَنْبیاء و مُرْسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنّتِ مُبارَکہ ہے اور مذکورہ بالا آیتِ مُبارَکہ سے معلوم ہُوا کہ انبیاءِ کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی داڑھی شریف کم از کم مُٹّھی بھر ہوتی تھی۔ خُود ہمارے آقا و مولیٰ، سردارِ انبیاء، مُحمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی داڑھی شریف مُٹّھی بھر تھی۔

[1] مراٰۃ المناجیح کتاب اللباس باب الترجل ج ۶ ص ۱۴۷، ۱۴۸ زیرِ حدیث ۴۴۲۳

Marfat.com

❷ مُٹّھی بھر داڑھی کا حدیث سے پہلا ثُبوت

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مُٹّھی بھر داڑھی کا ثُبوت ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فعلِ مُبارَک سے بھی ملتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی داڑھی مُبارَک جو گھنی اور بڑی تھی کہ جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سینہء مُبارَک کے بالائی کُنارہ یعنی گلے شریف کو بھر لیا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس میں خِلال بھی فرماتے تھے اور اُس کے بالوں کو کنگھی سے دُرُست بھی فرماتے تھے اور طُول و عَرْض میں اُس کی اِصلاح بھی فرماتے تھے۔ یعنی مُٹّھی بھر سے زائد بال کٹوا دیتے تھے۔ چُنانچہ

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا عملِ مُبارَک

سیِّدنا حضرت عَمْرِو بْنِ شُعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے رِوایت فرماتے ہیں: (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ)

اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَأْخُذُ مِنْ لِّحْیَتِہٖ مِنْ عَرْضِھَا وَ طُوْلِھَا [1]

ترجَمہ: بے شک نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی سے لمبائی اور چوڑائی سے کچھ لیا کرتے تھے۔

[1] سنن الترمذی کتاب الاستیذان و الادب باب ۱۷ ص ۶۴۸ حدیث ۲۷۶۲

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! شَیْخُ الْمُحَدِّثِیْن سیّدنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی اور مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن سیّدنا شیخ اسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ بالا حدیثِ مُبارَک کے تَحْت نَقْل فرماتے ہیں:

اِذَا زَادَ عَلَی قَدْرِ الْقُبْضَۃِ [1]

ترجَمہ: جب (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی شریف کے بال مُبارَک) مُٹّھی بھر سے زائد ہوجاتے (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زائد بالوں کو کٹوا دیتے تھے)۔

شَیْخُ الْمُحَدِّثِیْن سیّدنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی مزید اِرشاد فرماتے ہیں:

وَ جَعَلَہٗ فِی التَّنْوِیْرِ مِنْ نَّفْسِ الْحَدِیْثِ وَ زَادَ فِی الشِّرْعَۃِ وَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی الْخَمِیْسِ اَوِ الْجُمُعَۃِ وَ لَا یَتْرُکُہٗ مُدَّۃً طَوِیْلَۃً [2]

ترجَمہ: اور تنویر میں مذکورہ قید کو نَفْس حدیث (ہی) قرار دیا گیا ہے اور شِرْعَۃُ الْاِسْلام میں یہ (الفاظ) زائد ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جمعرات یا جُمُعَہ میں ایسا فرماتے تھے (یعنی قُبْضَہ سے زائد داڑھی کے بالوں کو کٹوا دیتے تھے) اور اُنہیں زیادہ عرصہ نہیں چھوڑتے تھے۔

[1] روح البیان زیرآیت وَ اِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ ط (پ۱ البقرۃ ۱۲۴)

[2] مرقاۃ المفاتیح کتاب اللباس باب الترجل ج ۸ ص ۲۸۵ زیرحدیث ۴۴۳۹

Marfat.com

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

فَقِيْلَ اِنْ قَبَضَ الرَّجُلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ وَ اَخَذَ مَا تَحْتَ الْقُبْضَةِ فَلَا بَأْسَ بِهٖ وَ قَدْ فَعَلَهُ ابْنُ عُمَرَ وَ جَمَاعَةٌ مِّنَ التَّابِعِيْنَ [1]

ترجمہ: تو کہا گیا کہ مَرْد اپنی داڑھی مُٹّھی میں لے اور جو (بال) مُٹّھی سے نیچے ہوں (اگر) اُسے کاٹ دے تو اِس میں کوئی حَرَج نہیں اور حضرتِ ابنِ عُمَر اور تابِعین کی ایک جماعت (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) نے بھی یہی کیا ہے۔

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تَحْت اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، پروانۂ شَمْعِ رِسالت اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں:

عُلَماء فرماتے ہیں یہ اُس وقت ہوتا تھا جب رِیش مبارَک ایک مُشْت سے تَجاوُز فرماتی: كَمَا نُقِلَ عَنِ التَّنْوِيْرِ وَ الْمَفَاتِيْحِ وَ الْغَرَائِبِ (جیسا کہ تنویر اور مَفاتیح اور غرائب سے نَقْل کیا گیا)۔ [2]

حکیمُ الْاُمّت مُفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِس طرح کہ لمبائی میں مُٹّھی بھر یعنی چار اُنگل سے زیادہ بالوں کو کاٹ دیتے تھے اور چوڑائی میں اِس دائرے کی حد میں جو بال آتے باقی رکھے جاتے اِس سے بڑھتے ہوئے کاٹ دِیے جاتے۔ چار اُنگل تک داڑھی رکھنا واجب

[1] مرقاۃ المفاتیح کتاب اللباس باب الترجل ج ۸ ص ۲۸۵ زیر حدیث ۴۴۳۹
[2] فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۵۹۰

Marfat.com

ہے، داڑھی مُنڈانا یا کتروانا فِسق ہے۔ حضرت عبداللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اپنی داڑھی مُٹّھی میں پکڑتے تو جو مُٹّھی سے باہَر بال ہوتے اُنہیں کاٹ دیتے تھے، وہ عمل اِس حدیث کی شَرح ہے۔ [1]

فیضِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ بالا حدیث پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں:

کَانَ کا لفظ جب فعلِ مُضارع پر داخل ہوتا ہے تو اِستِمْرار و دَوام (یعنی ہمیشگی) پر دلالت کرتا ہے۔ یہی حقیقی معنیٰ ہے، اس کے برعکس ہو تو وہ مجاز ہوتا ہے۔ جس کے لیے قرینہ ضروری ہے (اور) یہاں کوئی قرینہ مجاز کا نہیں ہے۔ اس لیے یقیناً ثابت ہُوا کہ حُضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دائمی عمل یکمشت داڑھی مُبارَک کا تھا۔ [2]

اِجْمالی اَحکام کی تفصیل

محترم بھائیو اور بُزُرگو! وہ تمام احادیثِ مُبارَکہ جن میں داڑھی بڑھانے کا حُکْم ہے وہ اِس لحاظ سے مُجْمَل ہیں کہ اُن میں داڑھی بڑھانے کی حَدّ کی تفصیل نہیں ہے۔ مگر مذکورہ بالا حدیثِ پاک اُن مُجْمَل احادیثِ شریفہ کا بیان ہے کہ نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُٹّھی بھر سے زائد داڑھی کے بال کاٹ کر

[1] مرآۃ المناجیح کتاب اللباس باب الترجل ج ۶ ص ۱۵۴ زیرحدیث ۴۲۴۱

[2] اسلامی داڑھی وامام اور داڑھی ص ۳۶

Marfat.com

داڑھی بڑھانے کی حَدْ بیان فرمادی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جو فعلِ اَقْدس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کسی اِجْمالی حکم کا بیان ہو تو اُس پر عمل کرنا بھی اُمّت پر واجِب ہوتا ہے۔ اِس لیے مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا مَرْدوں پر واجِب ٹھہرا۔

حکم اور عمل میں تَطْبِیْق

محترم بھائیو اور بُزُرگو! توجّہ فرمایئے! سرکارِ نامدار، شفیعِ روزِ شُمار، محبوبِ پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکمِ مُبارَک ''اُعْفُوا اللِّحٰی'' داڑھی کو مُسلسل بڑھانے اور مُطْلقاً نہ کاٹنے کا مُتَقاضی ہے، جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہءِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کے عملِ مُبارَک سے مُٹّھی بھر ہو جانے کے بعد زائد بالوں کے کاٹنے کا ثُبوت مِل رہا ہے۔ تو اِس سے معلوم ہُوا کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکمِ مُبارَک ''داڑھی بڑھاؤ'' سے مُراد ہے کہ داڑھیوں کو کم از کم ایک مُٹّھی تک بڑھاؤ۔ یہی وَجْہ ہے کہ نہ صرف اہلبیتِ کرام وصحابہءِ عظام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ نے اِس حکم کے مُطابق عمل فرمایا بلکہ ہر دور کے اولیائے کاملین وعلمائے راسخین اور مُخلص مؤمنین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے ہمیشہ مُٹّھی بھر داڑھی رکھی۔ اِن میں سے کسی سے بھی مُٹّھی بھر سے کم داڑھی رکھنے کا ثُبوت نہیں ملتا۔ جس سے پتا چلا کہ ہمارے جُملہ اکابرین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے نزدیک مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا واجب ہے۔ بدقسمتی سے اِس دورِ پُرآشوب میں بعض جِدّت پسند حضرات خُود ساختہ

Marfat.com

دلائل کی بنیاد پر مُٹھی بھر سے کم بلکہ خَشْخَشْی داڑھی کو بھی شرعی داڑھی قرار دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان کی اِس جِدّت پسندی سے محفوظ فرمائے، اور ہم سب کو اپنے اکابرین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے نَقْشِ قَدَم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿اٰمین بجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن ﷺ﴾

③ مُٹھّی بھر داڑھی کا حدیث سے دوسرا ثُبوت

اِمامُ الْاَنْبِیاء، سیِّدُ الْاتقیاء، محبوبِ کبریا جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ والا ہے:

رَبِّی اَمَرَنِیْ اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِیْ وَ اُعْفِیَ لِحْیَتِیْ [1]

ترجَمہ: مُجھے میرے رب نے حکم فرمایا ہے کہ میں اپنی مونچھیں پَسْت کروں اور اپنی داڑھی بڑھاؤں۔

توجہ فرمائیے!

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرما رہے ہیں کہ مُجھے میرے پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ نے داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا ہے۔ اب سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کس قدر داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا ہے؟ اِس کا جواب سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عمل مبارک سے

[1] الطبقات الکبریٰ لابن سعد باب ذکر اخذ رسول اللہ ﷺ من شاربہ ج ۱ ص ۴۴۹

Marfat.com

بیان فرمایا ہے۔اب ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلَالُہٗ اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پانچ اُنگل داڑھی بڑھانے کا حکم فرمائے اور اُس کا محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چار انگل داڑھی بڑھائے ، یا خدائے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام تین اُنگل داڑھی بڑھانے کا حکم صادر فرمائے اور اُس کا نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چار اُنگل داڑھی بڑھائے، تو ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جس قدر داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس قدر داڑھی بڑھائی اور وہ مقدار مُٹّھی بھر ہے۔اِس سے بھی ثابت ہُوا کہ کم از کم مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا واجب ہے، مُٹّھی بھر ہونے سے پہلے اُس کا کٹوانا یا کٹوا کر مُٹّھی بھر سے کم کر دینا دونوں ناجائز ہیں۔

۴ مُٹّھی بھر داڑھی کا حدیث سے تیسرا ثُبوت

شہنشاہِ کائنات ،فخرِ موجودات، صاحبِ مُعْجِزات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ بابرکات ہے:

اَوْفُوا اللِّحٰی وَ قُصُّوا الشَّوَارِبَ [1]

ترجَمہ: داڑھیاں پُوری کرو اور مونچھیں خُوب پَسْت کرو۔

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۱ ص ۲۷۷ حدیث ۱۱۷۲۴ ، الکامل لابن عدی ج ۶ ص ۱۱۷ ، اس جیسی حدیث پاک شرح السنة للبغوی ج ۶ ص ۸۹

Marfat.com

غور فرمایئے!

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حکم فرما رہے ہیں کہ داڑھیوں کو پُورا کرو۔ اب سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ داڑھیوں کو کس حدّ تک بڑھائیں کہ بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں وہ پوری قرار پائیں؟ تو اِس سُوال کا جواب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عمل مُبارک سے ارشاد فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُن کر یا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عملِ مبارک مُلاحظہ فرما کر صحابہء کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے بھی اِس حدّ کے مُطابق داڑھیاں بڑھائیں اور وہ حدّ مُٹھی بھر ہے۔ اِس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مُٹھی بھر داڑھی پُوری داڑھی ہے جبکہ مُٹھی بھر سے کم ادھوری داڑھی ہے۔ لہٰذا سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکمِ مبارک "داڑھیاں پُوری کرو" پر عمل اِسی صورت میں ہوگا کہ جب ہم مُٹھی بھر داڑھی رکھیں گے اور مُٹھی بھر سے کم رکھنے کی صُورت میں حکمِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خلاف ورزی ثابت ہوگی، جو ناجائز و گناہ ہے۔

مُٹھی سے کم داڑھی رکھنے والوں کی غَلَط فہمی

بعض حضرات جو مُٹھی بھر سے کم داڑھی رکھنے کے شوقین ہیں، جب اُنہیں سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آثارِ صحابہء کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سے کوئی

Marfat.com

ثُبوت مُیَسَّر نہیں آتا۔ تو وہ اپنا عمل اُسوۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور سیرتِ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے مُوافِق کرنے کی بجائے یہ راگ اَلاپنا شُروع کر دیتے ہیں کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُٹّھی بھر داڑھی رکھنے کا حُکم نہیں فرمایا بلکہ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عمل سے ثابت ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عمل سے کوئی کام اُمّت پر واجِب نہیں ہوتا۔ اُنہیں اِس حقیقت کو تسلیم کرنا چاہیے کہ نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَفعال بھی احکام کا درجہ رکھتے ہیں۔

ارشادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ

اللہ ربُّ العِزّت قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ترجَمہ: حُکم مانو رسول کا ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

(پ۵ النسآء ۵۹)

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے کہ اے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ارشاد فرمایئے:

فَاتَّبِعُوْنِیْ ترجَمہ: تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔

(پ۳ اٰل عمران ۳۱) ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

مذکورہ بالا آیتِ مُبارَکہ کے تحت مُحْیُ السُّنَّہ سیِّدنا امام ابوالحسین بن مسعود اَلْبَغْوِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں:

Marfat.com

فَاَنَا رَسُوْلُہٗ اِلَیْکُمْ وَ حُجَّتُہٗ عَلَیْکُمْ اَیِ اتَّبِعُوْا شَرِیْعَتِیْ وَ سُنَّتِیْ [1]

ترجمہ: (رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں) کہ میں تمہاری طرف اُس کا (یعنی اللہ کا) بھیجا ہُوا (رسول) ہُوں اور تمہارے اُوپر اُس کی حُجّت ہُوں یعنی میری شرِیعت اور میری سنّت کی پیروی کرو۔

اِطاعت اور اِتّباع میں فَرق

حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِطاعت کا معنٰی ہے فرمان پر عمل اور اِتّباع کا معنٰی ہے کسی کی اداؤں کی نَقْل

مزید اِرشاد فرماتے ہیں:

اِتّباع اور اِطاعت میں بڑا فَرق ہے۔ اِتّباع خاص ہے اور اِطاعت عام۔ اِطاعت رب تعالٰی، نبی، سُلطان، شَیخ، ماں باپ، اُستاد سب کی ہو سکتی ہے مگر اِتّباع صرف حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہوگی، اِتّباع رب تعالٰی کی بھی نہیں ہو سکتی۔ اِتّباع کا معنٰی ہے کسی کی دیکھا دیکھی عمل کرنا۔ رب تعالٰی روزانہ صدہا کو موت دیتا ہے، ہم ایک کو بھی ماردیں تو قَتْل کیے جائیں۔ غرضیکہ

[1] معالم التنزیل زیر آیت قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ (پ۳ اٰل عمران ۳۱)

Marfat.com

اِتّباع رب تعالیٰ کی بھی نہیں ہوسکتی۔اِس لیے اِتَّبِعُوْا کے ساتھ صرف حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر ہُوا، اور اِطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ، رسول، اُولُوالْاَمْر سب ہی کا ذکر ہُوا۔ [1]

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مُنْدَرِجَہ بالا عبارت سے معلوم ہُوا کہ اِطاعت اَحکام کی اور اِتّباع اعمال کی ہوتی ہے اور مذکورہ بالا دونوں آیاتِ مُقَدَّسہ میں رب تعالیٰ نے جَمْع مذکّر اَمْر کا صیغہ ارشاد فرمایا ہے اور اَمْرِ مُطْلَق اپنے حقیقی معنی میں وُجوب کو ثابت کرتا ہے تو اِس سے معلوم ہُوا کہ نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَقْوال واَفْعال دونوں پر عمل کرنا اُمّت کے لیے واجب ہے۔ کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے افعال بھی اَحکام کے درجہ میں ہیں۔

کونسے اَفعالِ مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع واجِب ہے؟

محترم بھائیو اور بُزُرگو! نَبِیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شہنشاہِ ہر عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَفعالِ مُبارَکہ چار طرح کے ہیں:

❶ وہ افعالِ مُقَدّسہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ مخصوص ہیں، مثلاً صومِ وِصال، بَیک وقْت چار سے زائد عورتوں سے نِکاح وغیرھُما۔ ایسے اَفعال میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع کرنا اُمّت کے لیے حرام ہے۔

[1] تفسیر نعیمی زیرآیت قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ (پ۳ال عمران ۳۱)

Marfat.com

❷ وہ افعالِ شریفہ جن پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشگی فرمائی اور اُنہیں ایک بار بھی ترک نہیں فرمایا اور اُن کے ترک کرنے پر اظہارِ نفرت و بیزاری فرمائی یا وَعید بیان فرمائی۔ تو ایسے افعال میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع کرنا اُمّت کے لیے واجِب ہے۔ چُنانچہ

سیِّدنا علّامہ عبد الحلیم اَنْصاری لکھنوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الْمُوَاظَبَةَ مَعَ الْاِنْكَارِ عَلَى التَّرْكِ مُوْجِبٌ [1]

ترجَمہ: بے شک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کسی فعل پر ہمیشگی فرمانا ترک پر انکار (یعنی نفرت و بیزاری) کے ساتھ (اُس کے) وُجوب کو ثابِت کرتا ہے۔

اور یہی بات مُحَقِّقٌ عَلَی الْاِطْلَاق سیِّدنا امام کمالُ الدین بن ھُمام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فَتْحُ الْقَدِیْر کے بابُ الْاِعْتِکَاف میں ارشاد فرمائی ہے۔

رسولِ کریم، رؤوف و رحیم، محبوبِ ربِّ خبیر و علیم جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے آخری عَشْرہ کا ہمیشہ اِعتکاف فرمایا۔ اِس لحاظ سے اِس کا شَرْعی حُکْم واجِب ہونا چاہیے تھا مگر فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے تَرْک کرنے والے پر انکار نہ ہونے کے سبب اِسے سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ عَلَی الْکِفایَہ قرار دیا ہے۔ چُنانچہ

[1] قمرالاقمار حاشیہ نور الانوار ص ۳۲

Marfat.com

اِس بارے میں مُحَقِّقْ عَلَی الْاِطْلَاق سیِّدنا امام کمال الدّین بن ہُمام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْمَوَاظَبَةُ الْمَقْرُوْنَةُ بِعَدَمِ التَّرْكِ مَرَّةً لِّمَا اقْتَرَنَتْ بِعَدَمِ الْاِنْكَارِ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ مِنَ الصَّحَابَةِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم) كَانَتْ دَلِيْلَ السُّنِّيَّةِ وَ اِلَّا كَانَتْ تَكُوْنُ دَلِيْلَ الْوُجُوْبِ [1]

ترجمہ: (رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ماہِ رمضان کے آخری عَشرہ کے اعتکاف پر) یہ ہمیشگی (فرمانا) جوایک بار بھی ترک نہ کرنے سے مُتَّصِل ہے۔کسی صحابی پرانکار (ملامت و ناراضی) نہ کرنے سے مِل گئی تو (یہ) سُنّت ہونے کی دلیل بن گئی ورنہ واجِب ہونے کی دلیل ہوتی۔

سیِّدنا اِمام ابوالحسن علی بن ابوبکر مَرْغِیْنَانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نماز میں سورۂ فاتحہ، تَشَہُّد، نمازِ وِتْر میں قُنوت اور تکبیراتِ عیدین کو واجِب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

فَاِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاظَبَ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ تَرْكِهَا مَرَّةً وَّ هِيَ اَمَارَةُ الْوُجُوْبِ [2]

ترجمہ: کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ (بھی) چھوڑے بغیر اِن پر ہمیشگی فرمائی ہے اور یہ (اِن کے) واجب ہونے کی دلیل ہے

سیِّدنا امام ابوبکر علاؤالدین بن مسعود کاسانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نماز میں قَعْدَۂ اُوْلٰی کے واجِب ہونے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

[1] فتح القدیر کتاب الصوم باب الاعتکاف ج ۲ ص ۳۹۴
[2] ھدایہ کتاب الصلوٰۃ باب سجود السھو ج ۱ ص ۱۶۵

Marfat.com

لِاَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاظَبَ عَلَیْھَا فِیْ جَمِیْعِ عُمْرِہٖ وَ ذَا یَدُلُّ عَلَی الْوُجُوْبِ [1]

ترجمہ: اِس لیے کہ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عُمر میں اِس پر ہمیشگی فرمائی اور یہ واجب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

③ وہ افعالِ مُنوّرہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بطورِ عبادت ہمیشہ فرمائے اور بیانِ جواز کے لیے کبھی کبھار اُنہیں تَرْک بھی فرمایا یا اُن کے تَرْک پر انکار نہ فرمایا تو ایسے افعال اُمّت کے لیے سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ ہیں۔ جیسے نمازِ تراویح، نمازِ کسوف (یعنی سورج گہن کی نماز)، ختنہ، ولیمہ کی دعوت قبول کرنا، وُضو میں کلّی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا اور پورے سر کا مسح کرنا، فجر، ظہر، مغرب کی سنتیں اور عشاء میں فرضوں کے بعد والی سنتیں وغیرہا۔

④ وہ افعالِ عظیمہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بطورِ عادت فرمائے تو ایسے افعال اُمّت کے لیے سُنَّتِ غیر مُؤَکَّدَہ ہیں۔ مثلاً عمامہ پہننا، مِسواک کرنا، کُرتہ و تہمند پہننا، آئینہ دیکھنا، سُرمہ و خُوشبو لگانا وغیرہا۔ چُنانچہ

سُنّت کی تعریف

سیِّدنا حضرت علّامہ ابوالحسن سیِّد علی بن محمد شریف جُرجانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلسُّنَّۃُ: مَا وَاظَبَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَیْھَا مَعَ التَّرْکِ

ترجمہ: سُنّت وہ کام ہے جس پر نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی ترک فرما دینے کے

[1] بدائع الصنائع کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۳

Marfat.com

اَحْیَانًا ، فَاِنْ کَانَتِ الْمُوَاظَبَةُ عَلَی الْمَذْکُوْرَةُ عَلٰی سَبِیْلِ الْعِبَادَةِ فَسُنَنُ الْهُدٰی وَ اِنْ کَانَتْ عَلٰی سَبِیْلِ الْعَادَةِ فَسُنَنُ الزَّوَائِدِ فَسُنَّةُ الْهُدٰی مَا یَکُوْنُ اِقَامَتُهَا تَکْمِیْلًا لِّلدِّیْنِ وَ هِیَ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِتَرْکِهَا کَرَاهَةٌ اَوْ اِسَاءَةٌ وَّ سُنَّةُ الزَّوَائِدِ هِیَ الَّتِیْ اَخْذُهَا هُدًی اَیْ اِقَامَتُهَا حَسَنَةٌ وَّ لَا یَتَعَلَّقُ بِتَرْکِهَا کَرَاهَةٌ وَّ لَا اِسَاءَةٌ کَسِیَرِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قِیَامِهٖ وَ قُعُوْدِهٖ وَ لِبَاسِهٖ وَ اَکْلِهٖ ۔

ساتھ ہمیشگی فرمائی ہو۔ پھر اگر وہ ہمیشگی بطورِ عبادت فرمائی ہو تو وہ سُنَنِ هُدٰی (کہلاتی) ہیں۔ اور اگر اُن پر ہمیشگی بطورِ عادت فرمائی ہو تو وہ سُنَنِ زَوائِد (کہلاتی) ہیں۔ پس سُنَنِ هُدٰی وہ ہیں جن کو قائم کرنا دِین کی تکمیل کے لیے ہے اور وہ وہ ہیں جن کو چھوڑنا کراہت یا اِساءَت ہے اور سُنّتِ زَوائد وہ ہیں جن کو پکڑنا ہدایت ہے یعنی اُن کا قائم کرنا نیکی ہے اور اُن کو چھوڑنا مکروہ اور اِساءَت نہیں ہے جیسے نبیٔ پاک ﷺ کی عاداتِ شریفہ آپ ﷺ کے کھڑے ہونے اور بیٹھنے اور لباس اور کھانے (پینے کے بارے) میں ہیں۔

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

سُنَّةُ الْهُدٰی وَ یُقَالُ لَهَا : اَلسُّنَّةُ الْمُؤَکَّدَةُ

ترجمہ: سُنّتِ هُدٰی اور اِسے سُنَّتِ مُؤَکَّدہ (بھی) کہا جاتا ہے جیسا کہ اذان و

Marfat.com

كَالْاَذَانِ وَ الْاِقَامَةِ (وَغَيْرِهِمَا) وَ حُكْمُهٗ كَالْوَاجِبِ الْمُطَالَبَةُ فِى الدُّنْيَا اِلَّا اَنَّ تَارِكَهٗ يُعَاقَبُ وَ تَارِكَهَا لَا يُعَاقَبُ وَ سُنَنُ الزَّوَائِدِ كَاَذَانِ الْمُنْفَرِدِ وَ السِّوَاكِ (وَغَيْرِهِمَا) وَ تَارِكُهَا غَيْرُ مُعَاقَبٍ [1]

اِقامت (وغیرہما) اور اِس کا حکم دُنیا میں واجب کی طرح طلب کا ہے مگر (فرق یہ ہے کہ) اِس (یعنی واجب) کا تارک عقاب (یعنی سزا) دیا جائے گا اور اس (یعنی سُنّتِ مُؤکّدہ) کا تارک عقاب نہیں دیا جائے گا (بلکہ عِتاب یعنی مَلامت و سرزنش پائے گا) اور سُنَنِ زَوائد (جنہیں سُنَنِ غیر مُؤکّدہ بھی کہا جاتا ہے) جیسا کہ اکیلے نمازی کی اذان اور مِسواک (وغیرہما) اور اِن (یعنی سُنَنِ زَوائد) کے تارک پر عقاب (بلکہ عِتاب بھی) نہیں۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! آپ نے سُنّت کی تعریف مُلاحظہ فرمائی۔

اب اَحکامِ شَرِیعَہ بیان کیے جاتے ہیں۔ چُنانچہ

فَرض کا شَرعی حکم

صَدْرُ الشَّرِیعَہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی امجد علی قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

بِلا عُذرِ صحیح شَرعی قَصداً ایک بار بھی (جو اِسے) چھوڑے (وہ) فاسِق و مُرتَکِبِ کبیرہ گناہ و مُستَحِقّ عذابِ نار ہے۔ [2]

[1] کتاب التعریفات ص ۸۸ [2] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۵ حصہ دوم کتاب الطہارت

Marfat.com

واجب کا شَرعی حکم

صَدرُ الشَّرِیعَہ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ اِس کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

واجب کا ایک بار بھی قَصداً چھوڑنا گناہِ صغیرہ ہے اور چند بار تَرک کرنا (یعنی تَرک کرنے کی عادت بنالینا گناہِ) کبیرہ ہے۔ [1]

سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ کا شَرعی حکم

صَدرُ الشَّرِیعَہ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ اِس کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اس کا تَرک اِساءَت اور کرنا ثواب۔ [1]

اِس سے معلوم ہُوا کہ سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ کا نادِراً یعنی کبھی کبھار تَرک گناہ نہیں بلکہ اِساءَت یعنی بُرا کام ہے جو مکروہِ تَنزِیہی سے زیادہ ناپسندیدہ فعل ہے جبکہ اِس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا مکروہِ تحریمی یعنی صغیرہ گناہ ہے۔ چُنانچہ

اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ المَرتَبَت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ کا تَرک مُطلقاً گناہ نہیں بلکہ اِس کے تَرک کی عادت (بنالینا) گناہ ہے۔ [2]

---

[1] بہارشریعت حصہ دوم کتاب الطھارت ج ۱ ص ۸۶

[2] فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۶۷۲

Marfat.com

اِساءَت کا معنیٰ

اِمامِ اھلسنّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت، عاشقِ ماہِ نُبُوّت سیّدنا امام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

جس طرح سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ واجب وسُنّتِ زائِدہ میں بَرْزَخ (یعنی درمیان میں) ہے۔ یُونہی اِساءَت کراہتِ تحریم وکراہتِ تَنْزِیہ میں (بَرْزَخ ہے)۔ کَمَا فِی الشَّامِیِّ (جیسا کہ فتاوٰی شامی میں ہے)۔ [1]

اِس سے معلوم ہُوا کہ اِساءَت مکروہ تحریمی یعنی صغیرہ گُناہ سے کم درجہ ہے اور مکروہ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ عمل سے زیادہ درجہ ہے۔ اِس لحاظ سے یہ مکروہِ تنزیہی سے زیادہ ناپسندیدہ فعل کہلائے گا۔

سُنَّتِ غیر مُؤَکَّدَہ کا شَرْعی حُکْم

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرت علّامہ مولانا امجد علی قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادۃً ہو مُوْجِبِ عتاب نہیں۔ [2]

اِس سے معلوم ہُوا کہ سُنَّتِ غیر مُؤَکَّدَہ پر عمل کرنا اَجْر وثواب کا

[1] فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۶۷۲ [2] بہارشریعت حصہ دوم کتاب الطھارت ج ۱ ص ۸۶

Marfat.com

باعث ہے جبکہ اس کا عادۃً تَرْک مکروہِ تنزیہی ہے، یعنی ناپسندیدہ فعل ہے جس پر کچھ عتاب نہیں۔ چُنانچہ

اِمامِ اھلسنّت، ماحِئی بِدْعَت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

کراہتِ تنزیہ نہ مُستحب کے مُقابل ہے نہ سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ کے، بلکہ سُنَّتِ غیر مُؤَکَّدَہ کے مرتبہ میں ہے، اِسے مُستحب کے مُقابل کہنا خلافِ تحقیق ہے۔ [1]

ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

ہمارے اَئِمَّۂ ثَلاثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا اِجماع ہے کہ مکروہِ تنزیہی مَمْنُوع نہیں۔ [2]

مُستحَب کا شرعی حکم

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرت علّامہ مولانا امجد علی قادری برکاتی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اِس کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مُطْلَقاً کچھ نہیں۔ [3]

اِس سے معلوم ہُوا کہ مستحب کام کا کرنا مُوجِبِ اَجْر وثَواب ہے جبکہ اس کا ترک نادراً ہو یا عادۃً وہ خِلافِ اَوْلیٰ ہے یعنی ناپسندیدہ فعل بھی نہیں ہے۔

[1] فتاوی رضویہ ج ۱ ص ۶۷۳ [2] فتاوی رضویہ ج ۱ ص ۶۸۸
[3] بہارشریعت حصہ دوم کتاب الطھارت ج ۱ ص ۸۶

Marfat.com

مُباح کا شرعی حکم

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرت علّامہ مولانا امجد علی قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

اِس کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

وہ جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو۔ [1]

اِس سے معلوم ہُوا کہ مُباح کام کے کرنے کا نہ گناہ ہے نہ ثواب اور اِس کے نہ کرنے میں بھی نہ گناہ ہے نہ ثواب۔

حاصل کلام

☆ فرض کا ایک بار بھی تَرْک حرام یعنی کبیرہ گناہ ہے جو سببِ عذاب نار ہے۔

☆ واجب کا کبھی کبھار تَرْک کرنا مکروہِ تحریمی یعنی صغیرہ گناہ ہے جو سببِ عذاب ہے جبکہ اس کے تَرْک کرنے کی عادت بنالینا حرام یعنی کبیرہ گناہ ہے۔

☆ سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ کا کبھی کبھار تَرْک کرنا اِساءَت یعنی بُرا کام ہے جو مکروہِ تنزیہی سے زیادہ ناپسندیدہ ہے اور اِس کے تَرْک کرنے کی عادت بنالینا مکروہِ تحریمی یعنی صغیرہ گناہ ہے جو سببِ عذاب ہے۔

☆ سُنَّتِ غیر مُؤَکَّدَہ کا عادۃً تَرْک مکروہِ تَنْزِیْہی ہے جو گناہ نہیں بلکہ ناپسندیدہ کام ہے اور اِس پر کچھ عتاب یعنی ملامت و سَرْزَنِش نہیں۔

[1] بہارِ شریعت حصہ دوم کتاب الطہارت ج ۱ ص ۸۶

Marfat.com

☆ مستحب کا عادۃً تَرْک خلافِ اَوْلٰی ہے جو نہ گناہ ہے نہ ناپسندیدہ کام اور اِس پر کچھ ملامت بھی نہیں۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ مُٹّھی بھر داڑھی رکھی، اپنی ظاہری حیات شریفہ میں ایک بار بھی اِسے تَرْک نہیں فرمایا اور نہ آپ کے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے اِس کو تَرْک کیا۔ لہٰذا اِس کا شَرْعی حُکْم واجب کا ہے جیسا کہ نمازِ عید، نمازِ وتر، سجدۂ تلاوت، سلام کا جواب دینا اور صاحبِ اِستطاعت پر قربانی وصدقہ فطر، وغیرہا کا حکم ہے۔ اگر مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا مَحْض سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ ہوتا یا اُمّت پر واجب نہ ہوتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بیانِ جواز کے لیے ایک دو بار مُٹّھی بھر سے کم رکھ لیتے مگر آپ کا ہمیشہ مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا اور صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کا اِس پر عمل فرمانا اِس کے واجب ہونے کا مُنہ بولتا ثُبوت ہے۔ چُنانچہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

اور (رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی) عادتِ کریمہ تھی کہ کوئی اَمْر کیسا ہی مرغوب و پسندیدہ ہو، جب شرعاً لازم وضروری نہ ہوتا تو بیانِ جواز کے لیے گاہے (یعنی کبھی) تَرْک بھی فرما دیتے یا قولاً خواہ تقریراً جوازِ تَرْک بتا دیتے۔ اِس لیے عُلَمائے کِرام نے سُنّت کی تعریف میں مَعَ التَّرْکِ اَحْیَانًا اضافہ کیا یعنی جسے سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اکثر کیا اور کبھی کبھی تَرْک بھی فرما دیا ہو۔ [1]

[1] فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۳۴

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! آپ نے غور فرمایا! اگر مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا مَحْض سُنّت ہوتا تو فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِس کے تَرْک کی عادت کو اِساءَت یا مکروہِ تَنْزِیْہی فرماتے مگر اُن کا اِسے ناجائز فرمانا اِس بات کی بَیِّن دلیل ہے کہ مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے۔

۵ مُٹّھی بھر داڑھی کا آثارِ صحابہ سے پہلا ثُبوت

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مُٹّھی بھر داڑھی کا پانچواں ثُبوت صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کا عملِ مبارَک ہے کہ اُنہوں نے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع میں مُٹّھی بھر داڑھی رکھی اور اِس پر ہمیشگی فرمائی۔ چُنانچہ

حضرت اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا عمل

عاشِقِ سُنَنِ نَبَوِیَّہ اور فَنا فِی اتِّباعِ الْمُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیِّدنا حضرت عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے بارے میں مروی ہے:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ	ترجَمہ: حضرت اِبْنِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا)
اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ	جب حَجّ یا عُمْرہ فرماتے (تو) داڑھی کا وہ حِصّہ
فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ [1]	جو ایک قُبْضہ سے زیادہ ہوتا اُسے کٹوا دیتے

[1] صحیح البخاری کتاب اللباس باب ۶۴ تقلیم الاظفار ص ۱۰۳۶ حدیث ۵۸۹۲

Marfat.com

اِمام اِبْنِ حَجَر عَسْقلانی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ بالا حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:

اَلَّذِی یَظْهَرُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ لَا یَخُصُّ هٰذَا التَّخْصِیْصَ بِالنُّسُكِ [1]

ترجَمہ: ظاہر یہ ہے کہ حضرت اِبْنِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) اس کو حَجّ وعُمْرہ کے ساتھ خاص نہیں رکھتے تھے۔

⑥ مُٹّھی بھر داڑھی کا آثارِ صحابہ سے دوسرا ثُبوت

سیِّدنا حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں مروی ہے:

کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَقْبِضُ عَلٰی لِحْیَتِهٖ فَیَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَةِ [2]

ترجَمہ: حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی داڑھی مُٹّھی میں لیتے پس جو اُس سے زائد ہوتی اُسے کاٹ دیتے۔

یہ رِوایت سیِّدنا امام اِبْنِ حَجَر عَسْقلانی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے فَتْحُ الْبَارِی میں اور اِمام احمد بن محمد ابو بکر قَسْطلانی نے اِرْشَادُ السَّاری میں بھی نَقْل فرمائی ہے [3]

---

[1] فتح الباری کتاب اللباس باب ۶۴ تقلیم الاطفار ج ۱۰ ص ۳۵۰

[2] مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الادب ج ۵ ص ۲۲۵ حدیث ۲۵۴۸۱ ، نصب الرایۃ ج ۲ ص ۴۵۸ [3] فتح الباری کتاب اللباس باب ۶۴ تقلیم الاطفار ج ۱۰ ص ۳۵۰ ، ذکر جمیل ص ۱۷۱ از ارشاد الساری شرح بخاری ج ۸ ص ۴۵۰

Marfat.com

۷ مُٹّھی بھر داڑھی کا آثارِ صحابہ سے تیسرا ثُبوت

علّامہ سیِّد احمد طَحْطاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ طَبَرانی شریف کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں:

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ اَنَّہٗ اَخَذَ مِنْ لِّحْیَۃِ رَجُلٍ مَا زَادَ عَلَی الْقُبْضَۃِ [1]

ترجَمہ: حضرت عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ اُنہوں نے ایک شخص کی داڑھی سے وہ حِصّہ (کاٹ) لیا جو قُبضہ (یعنی مُٹّھی بھر) سے بڑھ گیا تھا۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! سیِّدنا حضرت ابو ہُریرہ اور سیِّدنا حضرت عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یہ دونوں وہ صحابیٔ رسول ہیں جنہوں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے داڑھی بڑھانے، مُونچھیں پَسْت کرنے اور مُشرکین کی مخالفت کرنے والی احادیثِ پاک رِوایت کی ہیں۔ غور فرمایئے! کیا کوئی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک حدیثِ پاک خُود رِوایت کرنے کے بعد اُس کے خِلاف عمل کر سکتا ہے؟ ہرگز، ہرگز نہیں کہ یہ صحابی کی شان کے لائق نہیں۔ لہٰذا اِن دونوں حضراتِ قُدْسِیّہ اور امیر المؤمنین سیِّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عملِ مبارک اِس بات کو ثابِت کر رہا ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتِ مبارکہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادِ مبارک ''داڑھی بڑھاؤ'' کا مِصْداق مُٹّھی بھر داڑھی ہے، اِس سے کم نہیں۔

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی الفلاح کتاب الصلوٰۃ باب الجمعہ ج ۱ ص ۳۴۲

Marfat.com

شَہَنْشاہِ کَونَیْن، رسولُ الثَّقَلَیْن، نَبِیُّ الْحَرَمَیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں خُلَفائے راشدین بالخصوص شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن سیّدنا ابوبکر صدّیق و سیّدنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی پیروی کرنے کا حُکم ارشاد فرمایا ہے اور مذکورہ بالا رِوایت میں سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عمل مبارک ہمارے لیے کافی ہے۔

شَیْخَیْن کی اِقْتِداء کرو

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی ہے:

اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ [1]

ترجمہ: میرے بعد دو کی اِقتداء کرو (یعنی) ابوبکر اور عُمَر کی۔ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا)

محترم بھائیو اور بُزُرگو! کسی ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے یہ ثابت نہیں کہ اُس نے خَشْخَشی یا مُٹّھی سے کم داڑھی رکھی ہو بلکہ اُن میں سے ہر ایک نے سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُطابق مُٹّھی بھر داڑھی رکھی جیسا کہ سیّدنا عُمَرِ فاروق، سیّدنا ابوہُریرہ، سیّدنا عبداللہ بن عُمَر اور تابِعینِ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کے بارے میں مَنْقول ہے۔

[1] سنن الترمذی کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ص ۸۳۵ حدیث ۳۶۷۱ ، مسند امام احمد ج ۵ ص ۳۸۲ حدیث ۲۳۲۹۳ ، مسند الحمیدی ج ۱ ص ۲۱۴ حدیث ۴۴۹ ، مسند البزار ج ۷ ص ۲۴۸ حدیث ۲۸۲۷ ، المعجم الاوسط للطبرانی ج ۴ ص ۱۴۰ حدیث ۳۸۱۶

Marfat.com

سیّدنا اِبنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی اِتّباعِ سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سیّدنا اِمام شہابُ الدّین احمد بن علی بن حَجَر عَسْقلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نَقْل فرماتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْفَظُ مَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ يَسْأَلُ مَنْ حَضَرَ اِذَا غَابَ عَنْ قَوْلِهٖ وَ فِعْلِهٖ وَ كَانَ يَتَّبِعُ آثَارَهُ فِيْ كُلِّ مَسْجِدٍ صَلّٰى فِيْهِ وَ كَانَ يَعْتَرِضُ بِرَاحِلَتِهٖ فِيْ طَرِيْقٍ رَّأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَرَضَ نَاقَتَهٗ وَ كَانَ لَا يَتْرُكُ الْحَجَّ وَ كَانَ اِذَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ يَقِفُ فِي الْمَوَاقِفِ الَّذِيْ وَقَفَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم [1]

ترجمہ: سیّدنا حضرت ابنِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنتے تھے اُسے یاد فرما لیتے تھے اور جب یہ (رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر نہ ہوتے تو (اُس دوران کے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کے بارے میں (صحابہء کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) سے دریافت فرماتے جو (وہاں) حاضر ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سَفَر و حَضَر میں) جس جس مسجد میں نماز ادا فرمائی یہ (اُن مقامات پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی پیروی کرتے تھے (یعنی نمازیں اُسی مقام پر پڑھتے تھے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائیں) اور اپنی سواری کا رخ اُسی (مقام پر اُسی) جانب پھیرتے تھے (جس مقام پر) جس طرح رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی کا رُخ پھیرتے دیکھا اور آپ حج کو نہیں چھوڑتے تھے اور (مقامِ) عَرَفہ پر جب وُقوف فرماتے تو اُنہی مقامات پر وُقوف فرماتے جس مقام پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف فرمایا ہوتا۔

[1] الاصابة فی معرفة الصحابة ج ۴ ص ۱۸۶، اس جیسی روایت تاریخ بغداد ج ۱ ص ۱۷۲

Marfat.com

حضرت سیّدنا اِمام عِمادُ الدّین اسماعیل بن عُمَر بن کثیر رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اِن کے بارے میں نَقْل فرماتے ہیں:

كَانَ يَتَتَبَّعُ آثَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ يُصَلِّيْ فِيْهَا حَتّٰى اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَّ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَعَاهَدُهَا [1]

ترجمہ: (حضرت سیّدنا اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مساجد میں) رسولُ اللہ ﷺ کے آثار کو تلاش کرتے تھے اور وہاں نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ نبیِّ پاک ﷺ کسی درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے تو حضرت ابنِ عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) اُس درخت کے نیچے بیٹھنا اپنے اُوپر لازِم فرما لیتے۔

اِن کے بارے میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سَفَر کے موقع پر اگر حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے کسی جگہ اِسْتِنْجاء فرمایا ہوتا تو آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) بِغیر ضرورت (یعنی حاجت نہ ہونے کے باوُجود بھی) اُس جگہ اُسی حالت میں بیٹھتے۔ [2]

سیّدنا اِمام مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ایک دن اُن کے شاگرد یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے عَرْض کی:

اَسَمِعْتَ الْمَشَايِخَ

ترجمہ: کیا آپ نے مشائخِ کِرام (رَحِمَہُمُ

[1] البداية والنهاية ج ۹ ص ۸ [2] جامع الاحاديث ج ۱ ص ۱۳۸

Marfat.com

يَقُوْلُوْنَ : مَنْ اَخَذَ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَدَعْ مِنَ الْاِسْتِقْصَآءِ شَيْئًا ؟ قَالَ نَعَمْ [1]

اللہ تعالیٰ) کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے حضرت اِبْنِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) کی پیروی کی، اُس نے حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اِتباع میں کوتاہی نہیں کی؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

غور فرمایئے! جو شخصیت رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس حَدْ تک پیروی فرمائے کہ جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی سواری مبارک کا رُخ پھیرا تھا، وہاں وہ اپنی سواری کا رُخ قَصْداً پھیریں، جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہوئے وہاں وہ قَصْداً بیٹھیں جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَفَر و حَضَر میں نمازیں ادا فرمائیں وہ اُن مقامات کو تلاش کر کے وہاں نماز ادا کریں بلکہ اپنا ہر عمل سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُطابق کرنے کے لیے ہمہ وقْت کوشاں رہیں۔ تو کیا وہ داڑھی کے معاملہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرنے کی بجائے اپنی مرضی چلائیں گے؟ ہرگز، ہرگز نہیں۔ ایک یہی نہیں بلکہ ہر صحابی سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا شیدائی تھا، یہ حضراتِ قُدْسِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سُنّت کے مقابلہ میں اپنی رائے کو فوقیت نہیں دیتے تھے، بلکہ اپنی رائے کو حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت پر قربان کر دیتے تھے۔ چُنانچہ

[1] تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۳۹، الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ج ۴ ص ۱۸۶، تاریخ دمشق ج ۳۱ ص ۱۶۶

Marfat.com

حضرتِ عُمرِ فاروق کی اِتِّباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مَروی ہے کہ عُمْرَۃُ الْقَضَاء کے موقع پر نبیٔ اکرم، رَحمتِ ہر عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُشرکینِ مکّہ پر مسلمانوں کی قُوّت وشوکت ظاہر کرنے کے لیے مسلمانوں کو حُکم فرمایا کہ وہ دورانِ طواف اپنے کندھوں کو کُھلا رکھیں اور طواف میں رَمَل کریں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اِسلام کو (خُوب) قُوّت وشوکت عطا فرمادی تو کندھے کھولنے اور رَمَل کرنے کا سبب تو ختم ہوگیا[1]، لیکن سیِّدنا حضرت عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا:

فِیْمَ الرَّمَلَانُ الْیَوْمَ وَ الْکَشْفُ عَنِ الْمَنَاکِبِ وَ قَدْ اَطَّأَ اللّٰہُ الْاِسْلَامَ وَ نَفَی الْکُفْرَ وَ اَھْلَہٗ ؟ مَعَ ذٰلِکَ لَا نَدَعُ شَیْئًا کُنَّا نَفْعَلُہٗ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم [2]

ترجمہ: آج کے دن رَمَل اور کندھے کھولنا کس وَجْہ سے ہے (یعنی اِس کی بظاہر اب کوئی وَجْہ نہیں ہے) جبکہ اللہ تعالیٰ نے اِسلام کو غَلَبہ عطا فرمادیا ہے اور کُفْر اور اہلِ کُفْر کو ختم کردیا ہے، اِس کے باوُجود ہم اِس کام کو تَرْک نہیں کریں گے، جو ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں کِیا کرتے تھے۔

[1] جامع الاحادیث ج ۱ ص ۱۳۹

[2] سنن ابوداؤد کتاب المناسك باب۵۱ فی الرمل ص ۳۰۴ حدیث ۱۸۸۷، اس جیسی حدیث پاک سنن ابن ماجه ابواب المناسك باب ۲۹ ص ۴۷۸ حدیث ۲۹۵۲، مسند بزار ج ۱ ص ۳۹۲ حدیث ۲۶۸، مسند ابویعلیٰ ج ۱ ص ۱۶۸ حدیث ۱۸۸، صحیح ابن خزیمه ج ۴ ص ۲۱۱ حدیث ۲۷۰۸، المستدرك للحاكم ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۶۶۹

Marfat.com

سُبْحَان اللّٰہ! سُبْحَانَ اللّٰہ ! جَلَّ جَلَالُہٗ آپ نے غور فرمایا! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنی رائے کو فوقیت و اہمیت نہیں دیتے تھے بلکہ یہ حضراتِ گرامی تو بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں کچھ عَرْض کرنے سے پہلے دل کی گہرائیوں سے فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! یعنی اے اللہ کے رسول! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، فرما کر اپنی غلامی و جانثاری کا بَرملا اظہار کرتے تھے اور یہ حضراتِ قُدْسِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ ہر مُعاملہ میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اقوال و افعال سے راہنمائی حاصل کرتے تھے ۔رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قول و فعل کے ہوتے ہوئے اپنی رائے کو فوقیت نہیں دیتے تھے ۔تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کا اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے باوُجود کہ ''داڑھی بڑھاؤ''، مُٹّھی بھر سے زائد داڑھی کے بالوں کا کاٹنا حکمِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خلاف ورزی نہیں بلکہ مَنْشائے رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عین مُطابق ہے۔

غور فرمایئے

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عمل مبارک کو دیکھ کر ہی اپنی داڑھیوں کے مُٹّھی بھر سے زائد بالوں کو کٹوایا نہ کہ اپنی مرضی سے ۔اگر کوئی یہ کہے کہ یہ اُن صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کا

Marfat.com

ذاتی فعل ہے تو گویا وہ اُن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان پر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کا سنگین اِلزام عائد کر رہا ہے کیونکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو ارشاد فرما رہے ہیں اُعْفُوا اللِّحٰی یعنی داڑھی بڑھاؤ اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان اپنی مَن مرضی سے داڑھی کاٹ کر اُسے گھٹا رہے ہیں۔ کیا کوئی صحابی فرمانِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس طرح کُھلَّم کُھلَّا مخالفت کر سکتا ہے؟ ہرگز، ہرگز نہیں۔ تو ماننا پڑے گا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے مُٹھی بھر سے زائد بالوں کو کٹوا کر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حکم عُدُولی نہیں کی بلکہ اِتباع فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قُبضہ سے زائد داڑھی کے بالوں کو کاٹتے دیکھا تو جان گئے کہ داڑھی بڑھانے کی حَدْ مُٹھی بھر ہے۔ لہٰذا اُنہوں نے نہ اپنی مَرضی سے داڑھی بڑھائی اور نہ اپنی مَرضی سے قُبضہ سے زائد کٹوائی۔

خلافِ رِوایت عمل

تاجُ الْعُلَماءِ الْراسِخِیْن، رَأْسُ الْفُضَلَاءِ الصَّادِقین، اِمامُ الْمُتَکَلِّمِیْن سیِّدنا حضرت مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

(امام) بُخاری نے اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے نَقْل کیا کہ حَجّ اور عمرہ میں اپنی داڑھی مُٹھی میں پکڑتے اور جو بال اُس سے بڑھتے اُنہیں لے ڈالتے اور عملِ راوی خُصوصاً اِبْنِ عُمَر جیسے مُتَّبِع سُنّت کا خلاف اپنی روایت کے دلیلِ نَسْخ

Marfat.com

ہے (یعنی مٹھی سے زائد داڑھی بڑھانے کے حکم کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے) یَا عَفُو سے یہ مُراد ہے کہ داڑھی کو مُٹھی سے کم نہ کرو، (یہ) حرام ہے اور مُوجِبِ تَشَبُّہِ اَھْلِ عَجَم[1]

توجہ فرمایئے

اگر مُٹھی بھر داڑھی رکھنا شرعاً واجب نہ ہوتا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان مُٹھی بھر ناپ کر زائد بالوں کو نہ کٹواتے بلکہ اُن کا فعل مُتَفَرِّق ہوتا۔ کسی کی دو اُنگل، کسی کی تین اُنگل تو کسی کی چار اُنگل داڑھی ہوتی، جبکہ ایسا کچھ نہیں۔ تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کا ایک جیسا عمل کرنا اور اِس پر ہمیشگی فرمانا بھی اِس کے واجب ہونے کو ثابت کر رہا ہے۔

ایک سُوال اور اُس کا جواب

سوال سیِّدنا حضرت اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مُشْت بھر سے زائد داڑھی کا کاٹنا مَروی ہے۔ لہٰذا داڑھی کے بڑھانے کا حکم منسوخ ہے؟

جواب شَیْخُ الحدیث حضرت علّامہ مولانا محمد عبدالحکیم شَرَف قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس کا جواب ارشاد فرماتے ہیں:

نَسْخ کا قول اُس وقت کیا جاتا ہے جب بظاہر مُتَعارِض دو حدیثوں میں تَطْبِیْق نہ دی جا سکے۔ حالانکہ اِس جگہ تَطْبِیْق ظاہر ہے اور وہ یُوں کہ صحابی کے عمل سے

[1] الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح ص ۱۴۹

Marfat.com

واضح ہوگیا کہ داڑھی کے بڑھانے کا حکم ایک مشت تک ہے، اُس کے بعد کٹوا سکتے ہیں۔ پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُتَوَاتِرُ الْمَعْنٰی قولی حدیث کے لیے صحابی کا عمل کیسے ناسخ ہوسکتا ہے؟ ناسخ تو قُوّت میں منسوخ کے پائے کا ہونا چاہیے۔ یہ بھی دریافت طَلَب اَمْر ہے کہ عالَمِ اسلام کے کسی مُسَلَّم عالِم نے نَسْخ کا قول کیا ہے یا یہ ایجادِ بندہ ہے؟ [1]

بہرحال آثارِ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان سے بھی یہ بات پایۂ ثُبوت تک پہنچی کہ مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا واجب ہے۔

خُودساختہ عُرُفِ عام

محترم بھائیو اور بُزُرگو! بعض حضرات داڑھی کی مِقدار کے متعلق کہتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے داڑھی کی مِقدار کا تَعَیُّن نہیں فرمایا۔ اِس لیے عُرفِ عام میں جسے داڑھی کہا جائے وہی اُس کی مِقدار شَرْعی ہوگی۔

اِن حضرات کی خدمت میں گُزارش ہے کہ اگر بقول اُن کے داڑھی کی مِقدار عُرُف عام پر مَحْمُول کی جائے تو سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عُرُفِ عام سے کیا ایسے معاشرے کا عُرُف مُراد ہوگا جس پر فِسق و فُجُور اور خَواہشاتِ نَفْسانی کا غَلَبہ ہو یا ایسا مُعاشرہ جو صحیح اِسلامی معاشرے کی عکّاسی کرتا ہو؟ دورِ صحابۂ کِرام

[1] حاشیہ اشعۃ اللمعات اردو ج ۵ ص ۶۴۴، ۶۴۵

Marfat.com

عَلَیْہِمُ الرِّضْوان سے لے کر آج تک ہر دور کے جَیِّد عُلَمائے کِرام و صالح مسلمانوں نے مُٹّھی بھر داڑھی رکھی اور جیسا کہ عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے تَصْرِیح فرمائی کہ مُٹّھی بھر سے کم رکھنے کو کسی نے جائز نہیں فرمایا۔ یعنی مُٹّھی بھر داڑھی رکھنے پر اِجْماع ہے۔ اِختلاف اس سے زائد رکھنے پر ہے۔ لہٰذا عُرْف بھی انہی عُلَمائے کرام و صالح مسلمانوں کا مانا جائے گا۔ غور فرمایئے! صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان ، تابِعین، تَبَعِ تابِعینِ کِرام، اَئِمَّۂ دین و اولیائے کِرام، عُلَمائے دِین و باعمل مسلمانوں کا بلکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عمل مبارک مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا ہے۔ اِسے قَبول کرنے کے بجائے خُود ساختہ عُرْف تراشنا بے عقلی و گمراہی نہیں تو کیا ہے۔ اللہ تعالٰی ھدایت عطا فرمائے۔ ﴿اٰمین بجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن ﷺ﴾

⑧ مُٹّھی بھر داڑھی کا اُصولِ حدیث سے ثُبوت

عُلَمائے اُصولِ حدیث ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حدیث میں کسی کام کی مقدار کا تَعَیُّن نہ ہو اور اُس حدیث کا راوی اپنے فعل سے اس کا تَعَیُّن فرمادے تو اُس کا یہ فعل حدیث کی اَصْل مُراد قرار پائے گا۔ [1]

محترم بھائیو اور بُزُرگو! سیِّدنا حضرت ابو ہُریرہ اور سیِّدنا حضرت عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اُن صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے وہ احادیث رِوایت فرمائی ہیں جن میں داڑھی بڑھانے کا حُکْم ہے اور جیسا کہ تفصیلاً بیان ہُوا کہ اِن

[1] دعوت عمل ص ۶۵

Marfat.com

دونوں حضرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے مُٹّھی بھر سے زائد داڑھی کے بالوں کو کٹوا دیا۔ لہٰذا مذکورہ اُصولِ حدیث کی روشنی میں اِن حضراتِ قُدْسِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا یہ فعل حکمِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تفصیل اور اَصْل مُراد قرار پائے گا۔ لہٰذا اِس سے ثابت ہُوا کہ مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے۔

۹ مُٹّھی بھر داڑھی کا اَقوالِ فُقَہاء سے پہلا ثُبوت

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مُٹّھی بھر داڑھی کا نواں ثُبوت رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہءِ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کے عملِ مبارک کی روشنی میں فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا داڑھی کی مِقْدار مُٹّھی بھر مُقَرّر فرمانا ہے۔ چُنانچہ

داڑھی کی شَرْعی مقدار

اِمام ابوالحسن علی بن ابوبکر مَرْغِیْنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ "اَلْھِدَایَہ" میں، امام فخرالدین عثمان بن علی زَیْلَعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ "تَبْیِیْنُ الْحَقَائِق" میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَ لَا یَفْعَلُ لِتَطْوِیْلِ اللِّحْیَۃِ اِذَا کَانَتْ بِقَدْرِ

ترجَمہ: اور یہ کام (یعنی تیل وغیرہ لگانا) داڑھی کو لمبا کرنے لیے نہ کرے،

Marfat.com

الْمَسْنُوْنِ وَ هُوَ الْقُبْضَةُ [1]

جب داڑھی مَسْنُون مِقْدار کے مُطابق ہو اور مَسْنُون مِقْدار مُٹّھی بھر ہے۔

اور اِسی طرح امام علاؤالدّین محمد بن علی حَصْکَفی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے دُرِّ مُختار میں اور علامہ سیِّد احمد طَحْطاوی نے حاشیہ علی مَرَاقِی الْفَلاح میں بیان فرمایا ہے۔[1] اور اِس بارے میں امام فخرالدّین عثمان بن علی زَیْلَعِی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ تَبْیِیْنُ الْحَقَائِق میں، اِمام زین الدّین بن نُجَیْم رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اَلْبَحْرُ الرَّائِق میں اور سیِّد علّامہ محمد امین بن عابدین شامی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ رِدُّ الْمُحْتَار میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَ السُّنَّةُ قَدْرُ الْقُبْضَةِ فَمَا زَادَ قَطَعَهٗ [2]

ترجمہ: اور (داڑھی کی) سُنّت مِقْدار مُٹّھی بھر ہے تو جو اِس سے زائد ہے اُسے کاٹ دے۔

نیز علّامہ شامی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نَقْل فرماتے ہیں:

هُوَ اَنْ يَّقْبِضَ الرَّجُلُ لِحْيَتَهٗ

ترجمہ: مَرْد اپنی داڑھی کو (اپنی) مُٹّھی میں لے

---

[1] الهدایه کتاب الصوم باب ما یوجب القضاء و الکفارة ج ۱ ص ۲۳۸، تبیین الحقائق کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسده ج ۱ ص ۳۳۱، درمختار کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسده ج ۳ ص ۴۵۶، اسی طرح حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح کتاب الصوم فصل فیما یکره الصوم ج ۱ ص ۴۴۸ [2] تبیین الحقائق کتاب الحج باب الجنایات ج ۲ ص ۵۵، البحرالرائق کتاب الحج باب الجنایات ج ۳ ص ۱۹، اسی طرح درمختار کتاب الحظر و الاباحة فصل فی البیع ج ۹ ص ۶۷۱

Marfat.com

فَمَا زَادَ مِنْهَا عَلٰى قُبْضَةٍ قَطَعَهٗ كَذَا ذَكَرَ مُحَمَّدٌ فِيْ كِتَابِ الْآثَارِ عَنِ الْاِمَامِ قَالَ وَ بِهٖ نَاْخُذُ مُحِيْطٌ اھ [1]

کر زائد حصّہ کو کاٹ دے۔ اِمام محمد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے کتابُ الآثار میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے حوالہ سے یہی ذکر فرمایا ہے اور مزید فرمایا ہم اِسی پر عمل کرتے ہیں، المحیط (للسرخسی)۔

اِسی طرح علّامہ محمود عینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اَلْبِنَایَۃُ فِیْ شَرْحُ الْھِدَایَۃِ میں فرمایا۔ اور علّامہ ابنِ عابدین شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اَلْبَحْرُ الرَّائِق کے حاشیہ میں اور عُلَمائے ہِند رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے فتاوٰی عالمگیری میں نَقْل فرمایا ہے۔ [2]

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مذکورہ بالا رِوایات اور اقوالِ فُقَہائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے ثابِت ہُوا کہ داڑھی کی شَرْعاً مِقْدار ایک مُشْت ہے۔ لہٰذا ایک مُٹّھی داڑھی پوری ہونے سے پہلے اُسے ترشوانا یا ایک مُٹّھی پوری ہو جانے کے بعد اُسے کٹوا کر ایک مُشْت سے کم کروانا دونوں ناجائز ہیں۔

ایک شُبْہ کا اِزالہ

بعض حضرات داڑھی کے وُجوب کا اِنکار کرتے ہیں اور کہتے

---

[1] ردالمحتار کتاب الحظر و الاباحة فصل فی البیع ج ۹ ص ۶۷۱ [2] البنایة فی شرح الهدیة کتاب الصوم باب ما یوجب القضاء و الکفارة ج ۳ ص ۳۰۸، منحة الخالق علی البحرالرائق کتاب الحج باب الجنایات فی الحج ج ۳ ص ۲۰، فتاوٰی عالمگیری کتاب الکراهیة باب التاسع عشر ج ۵ ص ۳۵۸

Marfat.com

ہیں کہ داڑھی رکھنا سُنّت ہے واجب نہیں اور بعض ایک مُشت داڑھی رکھنا ضَروری نہیں سمجھتے اور اپنے اِس دعوٰی کے لیے بطورِ دلیل فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے وہ اقوال پیش کرتے ہیں، جس میں اُنہوں نے داڑھی کو سنت قرار دیا ہے۔

یاد رکھیے! فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے داڑھی کو سُنّت اس معنٰی میں فرمایا ہے کہ اِس کا ثُبوت سُنّتِ نَبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے ہے جبکہ اِس کا فِقہی حکم واجب قرار دیا ہے۔ اگر فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے نَزدیک اِس کا رکھنا مَحض سُنّت ہوتا تو وہ اِس کے مُنڈوانے یا ایک مُشت سے کم کروانے کو حرام قرار نہیں دیتے کہ تَرکِ سُنّت کو اِساءَت کہا جاتا ہے نہ کہ حرام۔ لہٰذا اِن حضرات کا اِس عمل کو مکروہ و حرام فرمانا، اِس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ اِن کے نزدیک داڑھی رکھنا واجب ہے۔ چُنانچہ

اِمامُ الْمُحَدِّثِیْن، خَاتَمُ الْمُحَقِّقِیْن، سیِّدنا شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

گُذَاشْتَنِ آں بَقَدْرِ قُبْضَہْ — ترجَمہ: داڑھی بَمِقدار ایک مُشت رکھنا

واجِبَ ست وَ آنکَہْ آنرَا — واجب ہے اور جو اِسے سُنّت کہتے ہیں

سُنَّتْ گویَنْد بَمَعْنٰیٔ طَرِیْقَہٗ — وہ اِس معنٰی میں ہے کہ یہ دین میں

مَسْلُوْك دَرْ دِیْنَ ست یَا — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جاری کردہ طریقہ ہے یا

Marfat.com

بَجِهَتِ آنکه ثُبُوتِ آں — اِس وجہ سے کہ اِس کا ثُبوت سُنّت نَبوی سے
بَسُنَّتَ ست چُنَانکه نَمَازِ — ہے جیسا کہ نمازِ عید کو سُنّت کہا جاتا ہے
عِيْد رَا سُنَّتْ گُفْتَهْ اَنْد [1] — (حالانکہ وہ واجب ہے۔)

⑩ مُٹّھی بھر داڑھی کا اقوالِ فُقَہاء سے دوسرا ثُبوت

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مُٹّھی بھر داڑھی کا دسواں ثُبوت فُقَہائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کا مُٹّھی بھر ہونے سے پہلے داڑھی کے کاٹنے کو ناجائز قرار دینا ہے۔ چُنانچہ

اِمام کمال الدّین بن ھُمام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَتْحُ الْقَدِيْر میں، اِمام زین الدین بن نُجَيْم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلْبَحْرُ الرَّائِق میں، اِمام علاؤ الدین محمد بن علی حَصْكَفِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ دُرِّ مُخْتَار میں اور علامہ سیّد احمد طَحْطاوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حاشِيَه عَلٰی مَرَاقِی الْفَلَاح میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَ اَمَّا الْاَخْذُ مِنْهَا وَ هِیَ دُوْنَ ذٰلِكَ (اَیِّ الْقُبْضَةِ) كَمَا يَفْعَلُهٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَ مُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ

ترجَمہ: اور داڑھی کو مُشت بھر سے کم کرنے کے لیے کچھ کاٹنا جیسا کہ بعض اہلِ مغرب اور ہیجڑہ صِفَت مَرْد کرتے ہیں کسی نے اِس کو جائز نہیں کہا۔

[1] اشعة اللمعات كتاب الطهارت باب السواك ج ۱ ص ۲۲۸

Marfat.com

دُرِّمُختار اور حاشِیَۃُ الطَّحْطَاوِی میں یہ الفاظ زائد ہیں:

وَ اَخْذُ كُلِّهَا فِعْلُ يَهُوْدِ الْهِنْدِ وَ الْمَجُوْسِ الْاَعَاجِمِ [1]

ترجَمہ: اور (داڑھی سے) سب لے لینا (یعنی اُسے مونڈنا یہ) ہندوستان کے یہودیوں اور اِیرانی مَجوسیوں کا فعل ہے۔

داڑھی کی تَخْصِیْص

نیز مُفَسِّر قرآن سیِّدنا ابوالفضل محمود بن عبداللہ آلُوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا "فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ" کی تفسیر میں یہ فرمانا:

وَ خُصَّ مِنْ تَغْيِيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى خَضْبُ اللِّحْيَةِ وَ قَصُّ مَا زَادَ مِنْهَا عَلَى السُّنَّةِ ۔ مُلَخَّصْ [2]

ترجَمہ: اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے سے داڑھی کا (مہندی سے) رنگنا اور اُس کا سُنّت مِقدار (یعنی مُٹّھی بھر) سے زائد بالوں کا کاٹنا خاص کرلیا گیا ہے۔

اِس بات کو ثابِت کر رہا ہے کہ داڑھی مُٹّھی بھر سے کم رکھنا بھی تَغْيِيْرِ خَلْقِ اللّٰه یعنی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہُوئی صورت کے بگاڑنے میں شامل ہے

(اَلْاَمَانُ وَالْحَفِيْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِيْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِيْظُ)

[1] حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح کتاب الصوم فصل فیما یکرہ الصوم ج۱ص۴۴۹ ، فتح القدیر کتاب الصوم باب ما یوجب القضاء و الکفارۃ ج۲ص۳۵۲، البحر الرائق کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسدہ ج ۲ ص ۴۹۰ ، درمختار کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسدہ ج ۳ ص ۴۵۶ [2] روح المعانی زیر آیت وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ (پ۵ النساء ۱۱۹)

Marfat.com

زیادہ کاٹنا جائز نہیں

اِمامِ اہلسنّت، پروانۂ شَمْعِ رِسالت، عاشقِ مِہْرِ نُبُوَّت اَلشَّاہ امام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں:

مُفْہِمُ شَرْحِ صَحِیْحِ مُسْلِم لِلْعَلَّامَۃِ الْقُرْطُبِی پھر اِتّحَافُ السَّادَۃِ الْمُتَّقِیْن میں ہے:

لَا یَجُوْزُ حَلْقُھَا وَ لَا نَتْفُھَا وَ لَا قَصُّ الْکَثِیْرِ مِنْھَا [1]

ترجمہ: نہ داڑھی کا مُونڈنا جائز ہے نہ چُننا نہ زیادہ کترنا۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مذکورہ بالا قولِ مبارک میں جہاں داڑھی مُونڈنے کو ناجائز فرمایا ہے وہاں اُس کا زیادہ کاٹنا بھی ناجائز قرار دیا ہے یعنی اِتنا زیادہ کاٹنا کہ داڑھی مُٹّھی بھر سے کم ہو جائے کیونکہ مُٹّھی بھر سے زائد بالوں کا کاٹنا تو سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آثارِ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سے ثابت ہے اور اِس قَدَر کاٹنا کہ داڑھی مُٹّھی بھر سے کم ہو جائے اِس کے جواز کی کوئی دلیلِ شَرْعی نہیں۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ داڑھی کو اِس قَدَر کاٹنا کہ وہ مٹھی بھر سے کم ہو جائے، ناجائز ہے۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مذکورہ بالا اقوالِ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مُٹّھی بھر سے کم داڑھی رکھنا شرعاً جائز نہیں۔

(تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ)

[1] فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۵۴

Marfat.com

مقامِ غور ہے! اکثر فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے مُٹّھی بھر سے زائد بالوں کو کاٹنا جائز قرار دیا ہے بلکہ کئی ایک نے سُنّت فرمایا ہے اور چند فُقَہاء نے واجب قرار دیا ہے اور چند فُقَہاء نے داڑھی کاٹنے سے مُطْلَقاً مَنْع فرمایا ہے۔ جبکہ داڑھی کے بالوں کو کاٹ کر مُٹّھی بھر سے کم کرنے کی کسی نے بھی اجازت نہیں دی۔ خواہ مُٹّھی بھر پُوری ہونے سے پہلے اُسے کٹوایا جائے یا مُٹّھی بھر ہو جانے کے بعد کٹوا کر قُبضہ سے کم کی جائے۔ اِمامُ الْفُقَہاء، سَیِّدُ الْاَتْقِیاء، سرورِ اَصفیاء سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے لے کر علّامہ سیّد احمد طحطاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ تک کسی بھی فَقِیْہِ جَلیل و عالِم نَبِیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے بلکہ اِن حضراتِ قُدْسِیّہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے بعد کے بھی عُلَمائے راسخین و فُقَہائے کاملین و مُسْتَنَد مُحَدِّثِیْن رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ نے اِسے سُنّت و مستحب تو دُور کی بات مُباح تک قرار نہیں دیا، جو اِس بات کا واضح ثُبوت ہے کہ یہ تمام مُحترمُ المقام اَکابِرین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی مُٹّھی بھر داڑھی رکھنے کو واجب و لازم سمجھتے تھے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا اقوال سے ثابِت ہُوا۔ بدقسمتی سے ہم جس دور سے گزر رہے ہیں وہ فِتْنہ و فساد کا دور ہے، آئے دِن نت نئے فِتْنے برپا ہو رہے ہیں۔ آج کل ایسے عُلَماء بھی موجود ہیں، جو اکابِر عُلَمائے کاملین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے الگ راہ اختیار کرنے پر فَخْر کرتے ہیں اور یوں اُمّت میں اِنْتِشار و گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔ جبکہ

Marfat.com

اَکابرین کے ساتھ رہنے میں برکت ہے

اِمامُ الْمُرْسَلِیْن ،سَیِّدُالْعٰلَمِیْن ،محبوبِ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُبین ہے:

اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ [1] ترجمہ: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! آپ نے ملاحظہ فرمایا! رسولِ پاک، شہنشاہِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جُملہ انبیاء و مُرْسَلِیْن عَلَیْہِمُ السَّلَام اور صحابہء کاملین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کے فعلِ مبارک اور اقوالِ فُقَہائے کاملین و مُسْتَنَد مُحَدِّثِیْن رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے یہ بات پایۂ ثُبوت تک پہنچی کہ مُسلمان مَرْدوں پر مُٹّھی بھر داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے۔

لہٰذا امامُ الانبیاء، شہنشاہِ اتقیاء، محبوبِ کبریا جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتِ مُبارَکہ اور صحابہءکرام واہلبیتِ عِظام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی سیرتِ طیبہ سے اور تابعین و تبع تابعین اور ائمہءدین وعلَماءِ راسخین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے پوری یعنی مُٹّھی بھر داڑھی رکھیں۔ اور داڑھی مُنڈانے یا کتروا کر مٹھی بھر

[1] صحیح ابن حبان کتاب البر و الاحسان باب الصحبة و المجالسة ج ۲ ص ۳۱۹ حدیث ۵۵۹ ، المعجم الاوسط للطبرانی ج ۹ ص ۱۶ حدیث ۸۹۹۱ ، المستدرك للحاکم ج ۱ ص ۱۳۱ حدیث ۲۱۰ ، مسند الشهاب ج ۱ ص ۵۷ حدیث ۳۶ ، شعب الایمان للبیهقی باب ۷۵ ج ۷ ص ۴۶۴ حدیث ۱۱۰۰۴ ، مسند الفردوس ج ۲ ص ۳۱ حدیث ۲۱۹۳

Marfat.com

سے کم کرانے کے گناہ سے مکمل طور پر بچیں ۔ نیز لوگوں کی دیکھا دیکھی داڑھی میں نِت نئی تراش خراش کی بُرائی سے دُور و نُفور رہیں ۔ اور اب تک داڑھی مُنڈانے یا کتروا کر مُٹّھی بھر سے کم کرانے کا جو گناہ کیا ہے اُس پر صِدْق دل سے رب تعالیٰ کے حُضور مُعافی مانگیں ۔ اور پکا عَہْد کریں کہ زندگی بھر مَسْنُون داڑھی رکھوں گا اور مَسْنُون داڑھی کے ساتھ ہی قبر میں جاؤں گا ۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ۔

﴿اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وسلم﴾

خَشْخَشِی داڑھی رکھنے والے توجّہ فرمائیں

بعض حضرات داڑھی رکھتے بھی ہیں تو اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسند والی یعنی مَسْنُون داڑھی نہیں رکھتے ۔ کوئی فرنچ کَٹ رکھتا ہے تو کوئی خَشْخَشِی ، اب تو کفّار و مشرکین اور فُجّار و فاسِقین مَرْدوں نے داڑھی میں نئی نئی تراش و خَراش شُروع کر دی ہے اور لوگ اُن کی دیکھا دیکھی یہ ناجائز فیشن اپنانے میں فَخْر محسوس کرتے ہیں مگر اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسند والی مَسْنُون داڑھی رکھتے ہوئے ہچکچاتے ہیں بلکہ حِیلے بہانے کرتے ہیں ۔ اور اِس پر مُسْتَزَاد یہ کہ وہ اپنے آپ کو داڑھی والوں میں شُمار کرتے ہیں حالانکہ یہ نَفْس و شیطان کا دھوکہ ہے اور یہ دُرُست نہیں کیونکہ حَدِّ شَرْع یعنی ایک مُشْت داڑھی پوری ہونے سے پہلے اُسے کاٹنا یا کتروانا ناجائز و حرام ہے ۔ حقیقت میں داڑھی تو وہی ہے جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسند والی اور آپ

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت کے مُطابِق ہو۔ لہٰذا خَشْخَشِی داڑھی رکھنے والوں سے گُزارش ہے کہ مَحْض چہرے پر بال بڑھا لینے سے داڑھی رکھنے کی برکات و ثمرات حاصل نہیں ہوں گے۔ یہ سب کچھ جبھی مُیَسَّر آئے گا جب آپ کی داڑھی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسند والی ہوگی۔ لہٰذا ہمّت فرمائیے! داڑھی بڑھائیے اور سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل پیرا ہو کر اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا و خُوشْنُودی اور دونوں جہانوں میں فلاح و کامرانی پائیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ خَشْخَشِی یا حَدِّ شَرْع سے کم داڑھی رکھ کر اپنے زُعمِ فاسِد میں تو اِسے مَسْنُون داڑھی سمجھتے رہیں اور یُونہی زندگی گزار کر قَبْر میں جا پہنچیں حالانکہ یہ یہود و ہُنُود کا ایک فیشن ہے۔ یاد رکھیں! ایک مُشْت داڑھی رکھنا واجب ہے اور اِس سے کمی کرنا جائز نہیں۔

مَسْخَرے کو نَجات مل گئی

شَیْخُ الْمُحَدِّثِیْن سَیِّدنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی نَقْل فرماتے ہیں:

جب اللہ سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی نے فرعون اور اُس کی قوم کو (دریائے نیل میں) غَرق فرمایا تو اُس شَخْص کو غَرق نہیں فرمایا جو فرعون کے دربار کا مَسْخَرہ تھا کہ وہ سَیِّدنا حضرت مُوسیٰ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے لباس جیسا لباس پہن کر اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح گفتگو کر کے اپنی حرکات و سکنات سے فرعون اور اُس کی

Marfat.com

قوم کو ہنساتا تھا۔ پس سیّدنا مُوسیٰ علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے رب تعالیٰ کے حُضور عاجِزی کا مُظاہرہ کیا اور عَرْض کی، اے میرے رب! (جَلَّ جَلَالُہٗ) یہ مَسْخَرہ شَخْص دِیگر فرعونیوں کی نسبت مجھے زیادہ تکلیف پہنچاتا تھا (اور تُو نے اُسے غَرق ہونے سے مَحفوظ رکھا) تو اللہ ربُّ العالَمین جَلَّ جَلَالُہٗ نے ارشاد فرمایا:

مَا اَغْرَقْنَاہُ فَاِنَّہٗ کَانَ لَابِسًا مِّثْلَ لِبَاسِكَ وَ الْحَبِیْبُ لَا یُعَذِّبُ مَنْ کَانَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْحَبِیْبِ

ترجَمہ: (اے مُوسیٰ!) ہم نے اِسے اِس لیے غَرق نہیں فرمایا کہ یہ تیرے لباس جیسا لباس پہنے ہوئے تھا (یعنی تیری نَقْل کیے ہوئے تھا) اور محبوب اُسے عذاب نہیں فرماتا جو اُس کے محبوب کی صُورت پر ہو۔

﴿سُبْحانَ اللّٰہ، سُبْحانَ اللّٰہ، سُبْحانَ اللّٰہ، جَلَّ جَلَالُہٗ﴾

یہ حِکایت بیان فرمانے کے بعد شَیْخُ الْمُحَدِّثِیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں:

پس غور فرماؤ! جو شخص باطل نِیَّت کے ساتھ اہلِ حق کی مُشابَہت کر رہا ہے، اُسے بھی (اللہ ربُّ الْعِزّت کی جانِب سے دنیا میں) ظاہری طور پر نَجات دی جارہی ہے۔ اور یہ (دُنیا میں ظاہری نَجات) اُسے مَعْنَوِی (یعنی اُخروی) نَجات کی طرف لے جاسکتی ہے۔ تو اُس شخْص کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے جو تعظیم و

Marfat.com

تکریم کے ساتھ انبیاءِ کرام واولیائے عظام (عَلَیْہِمُ السَّلَام ورَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) کی مُشَابَہَت اِخْتِیار کرتا ہے (یعنی اُن جیسی شکل وصورت بناتا ہے)۔ [1]

محترم بھائیو اور بُزُرگو! جو حضرات داڑھیاں مُنڈواتے ہیں وہ درحقیقت یَہود و ہُنود اور نصارٰی و مَجُوس جیسی صورتیں بناتے ہیں اور ایسی صورت بنانے والوں سے اللہ تعالٰی اور اُس کا رسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اظہارِ نفرت و بیزاری وجلال و ناراضی فرماتا ہے اور جو حضرات رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وتوقیر اور مَحبت واِطاعت کی خاطِر اپنے چہروں پر مَسْنُون داڑھی کا گُلشن سجاتے ہیں تو اللہ تعالٰی اور اُس کا رسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن سے مَحبت فرماتا ہے۔ اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آپ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت وشَرِیعت سے مَحبت کرتے ہوئے اپنے چہروں کو داڑھی کے نُور سے جگمگاتے ہیں اور یُوں اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں محبوب بننے کی باعزّت سَعْی کرتے ہیں یا یہود و نصارٰی اور ہُنود و مَجُوس کے ناجائز فیشن پر عمل کرتے ہوئے اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربارِ پُروقار میں مَبْغُوض بننے کی ناپاک جَسارت کرتے ہیں۔ کوئی بھی عقلمند مُسلمان اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جناب میں محبوبیت کا درجہ

[1] مرقاۃ المفاتیح کتاب اللباس الفصل الثانی ج ۸ ص ۲۲۲ زیر حدیث ۴۳۴۷

Marfat.com

پانے سے ہرگز ہرگز منہ نہیں موڑے گا ۔لہٰذا غفلت مٹایئے، ہوش میں آیئے، اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے کے لیے اپنے چہروں کو مَسْنُون داڑھی سے مُزَیّن کیجیے۔

یاد رکھیے! صحابۂ کرام وتابِعین، تَبَع تابِعین واَئِمَّۂ دِین، اولیائے کاملین وعلمائے راسخین، مَشائِخ خاشِعِین ومُؤمنینِ صادقین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے مَسْنُون داڑھی رکھی ۔اِن حضراتِ عالیہ نے عَمداً کبھی مُٹّھی بھر سے کم داڑھی نہیں رکھی۔ یہاں تک کہ سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی داڑھی مبارک بھی مُٹّھی بھر تھی۔

خُدارا! اِن اِنعام یافتہ عظیم ترین بُزُرگ حضرات کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے مُٹّھی بھر مَسْنُون داڑھی سے اپنے چہروں کو آراستہ کیجیے کہ اِن کا راستہ ہدایت والا ہے، اِن کا طریقہ نَجات دہندہ ہے، اِن کی پیروی باعثِ رِضائے کِبریا ہے (جَلَّ جَلَالُہٗ)۔ یقین جانیے! جو مسلمان رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبت و اِطاعت اور تکریم وعظمت کی خاطِر اپنے چہروں کو مَسْنُون داڑھی سے سجائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بن جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اُنہیں بخشش ومغفرت کی دولت عظمیٰ سے نوازے گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ ترجَمہ: اے مَحبوب! تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم

Marfat.com

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (پ۳ ال عمران ۳۱)

اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

محترم بھائیو اور بُزُرگو! دیکھا آپ نے! اللہ تعالیٰ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرنے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بن جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی ہر ادا محبوب ہے اور جو خُوش نصیب اپنے آپ کو اُن کی اداؤں کے سانچے میں ڈھال لیتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاتے ہیں۔ اور جو لوگ شیطان کے پیچھے لگ کر اِطاعت و اِتّباعِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُنہ پھیرتے ہیں اور سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہلکا و غیر اَہم جانتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے مَبْغُوض یعنی ناپسندیدہ بندے بن جاتے ہیں کیونکہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بُغض و عداوت رکھنے کی وَجہ سے شیطان بارگاہِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ میں مَرْدُود و مَلْعون اور مَقْہُور و مَبْغُوض ہُوا اور جو بدنصیب اُس کی اندھا دھند پیروی کرتے ہیں، اُس کے اِشاروں پر ناچتے ہیں، شریعت و سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بے وَقعت و غیر اَہم سمجھتے ہیں یوں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے مَبْغُوض بندے بن جاتے ہیں۔ یہی وَجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں شیطان کی پیروی سے مَنع فرمایا ہے کہ اِس میں نُقصان ہی نُقصان ہے۔

Marfat.com

شَیطان کُھلا دشمن ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ (پ۲ البقرۃ ۲۰۸) ترجمہ: اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تُمہارا کُھلا دُشمن ہے۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

اللہ تعالیٰ ہمیں مکرِ شَیطان ،شَرِّ شَیطان، وارِ شَیطان، وَسوَسۂ شَیطان، تقلیدِ شَیطان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بچائے اور ہمیں اپنی اور اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبت و اِطاعت کی دولت ،اِتّباعِ محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ثروت اور بخشش و مغفرت کی نعمت سے سرفراز فرمائے اور داڑھی کی سنت کو اپنے چہروں پر سجانے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرمائے۔

﴿اٰمین بجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن ﷺ﴾

یا اِلٰہَ الْعَالَمِیْن ! تجھ سے ہے عاجز کی دُعا
سَرورِ کون و مکاں کے سیدھے رستے پر چلا
اُن کی طاعت اور مَحبت مَرحمت کر اور ہمیں
شَرِّ شیطاں ، وارِ شیطاں ، مکرِ شیطاں سے بچا

جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

مُٹّھی بھر داڑھی واجب ہونے پر عُلَمائے اَہْلِسُنَّت کے فتاوٰی جات

❶ تاجُ الْفُقَہاء کا فتوٰی (ساکن رامپور۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۱۱ھ)

تاجُ الْفُقَہاء حضرت علّامہ مولانا مفتی شاہ اِرشاد حسین مُجَدِّدِی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رِیش بقدر یک قُبضہ یعنی ایک مُٹّھی کے رکھنا واجب ہے ہر طرف سے۔ پَس اِس مقدار سے کم کرانا مکروہِ تحریمی ہے۔ [1]

❷ علمائے رامپور کا فتوٰی

عُمْدَۃُ الْعُلَمَاء، زُبْدَۃُ الْفُضَلاء حضرت علامہ مولانا شاہ محمد سلامت اللہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (ساکن رامپور۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۳۸ھ) اپنے رِسالہ بنام ''اَحْکَامُ الْمِلَّۃِ الْحَقَّۃِ فِی تَفْسِیْقِ قَاطِعِ اللِّحْیَۃِ'' میں ایک سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی ایک مُشت تک بڑھانا اور رکھنا بِاِتِّفاق فُقَہاء واجب ہے اور اِس سے زیادہ سُنَّت و مُستحب تا وقتیکہ حَدِّ شہرت اور اَنگُشت نُمائی اور تَمَسْخُر تک نہ پہنچے۔ اور قبل بھر مُٹّھی سے ترشوانا یا مُنڈوانا بِالْاِتِّفاق حرام، کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس رسالہ کے آخر میں درج ذیل علمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی تصدیقات دَرْج ہیں:

[1] فتاوٰی ارشادیہ ج ۱ ص ۱۴۴

Marfat.com

1. مولانا محمد شریف احمد صاحب
2. مولانا محمد اعجاز حسین مجددی برادر خرد مولانا محمد ارشاد حسین صاحب رامپوری
3. مولانا محمد شریف احمد صاحب
4. مولانا سدید احمد صاحب
5. مولانا محمد عبدالغفار خان صاحب
6. مولانا محمد ظہور الحسین الفاروقی صاحب
7. مولانا حامد حسین صاحب
8. مولانا محمد امانت اللہ صاحب
9. مولانا محمد ارشد صاحب
10. مولانا خواجہ احمد صاحب
11. مولانا محمد علی صاحب
12. مولانا محمد واحد حسن صاحب
13. مولانا محمد علیم الدین صاحب
14. مولانا محمد ہدایت اللہ صاحب
15. مولانا محمد قمر الدین صاحب [1] رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی

۳ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ (ساکن بریلی شریف۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۴۰ھ)

اِمامِ اہلسنّت، عظیمُ البرکت، اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک اِستِفتاء کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی کا طُول ایک مُشت یعنی ٹھوڑی سے نیچے چار انگل چاہیے، اِس سے کم کرانا حرام ہے۔ قینچی سے کترے خَواہ اُسترے سے لے، سب یکساں ہے۔ ہاں تھوڑی کترنے سے سب مُنڈا دینا سخت وخبیث تر ہے کہ حرام حرام میں

[1] احکام الملۃ الحقۃ فی تفسیق قاطع اللحیۃ ص ۱۱، ۳۱

Marfat.com

فرق ہوتا ہے۔ بھنگ، چرس، شراب سب حرام ہیں مگر شراب سب میں بدتر ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ [1]

④ مفتی عبدالمنان صاحب کا فتویٰ (ساکن گھوسی۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۴۴ھ)

علّامہ مفتی عبدالمنّان اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

شرِیعت میں داڑھی کی مِقدار ایک مُشْت ہے، اِس سے کم داڑھی رکھنا حرام ہے۔ جو شخص حدِّ شَرْع سے کم داڑھی رکھے وہ فاسِقِ مُعْلِن ہے۔ اُس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی واجِبُ الْاِعادہ ہوتی ہے۔ ایسے شخص کو امام بنانا گناہ اور قُوّت ہو تو اِس کو اِمامت سے علیحدہ کرنا ضروری۔ [2]

⑤ مُحَدِّثِ اَلْوَرِی کا فتویٰ (ساکن لاہور۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۵۴ھ)

سَیِّدُ الْفُقَہاء حضرت مولانا سیِّد محمد دیدار علی شاہ مُحَدِّثِ اَلْوَرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

فاسِق کی اِمامت چونکہ مکروہِ تحریمی، اور عِلّتِ کراہت اُس کی بے پرواہی ہے، اُمورِ دِیْنِیَہ سے بوجہ فِسْق ہونے یعنی داڑھی مُنڈوانے یا ایک مُشْت داڑھی نہ رکھنے اور کتروانے کے۔ [3]

---

[1] فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۰۶ [2] فتاوٰی بحرالعلوم ج ۱ ص ۴۲۳ [3] فتاوٰی دیداریہ ج ۱ ص ۱۲۳

Marfat.com

⑥ صَدرُ الاَفَاضِل کا فتویٰ (ساکن مُرادآباد۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ)

صَدرُ الاَفَاضِل سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ

ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی رکھنا شعائرِ اسلام میں سے ہے اور اِس کا کاٹنا قدر قُبضہ پہنچنے سے قبل حرام ہے۔ [1]

⑦ صَدرُ الشَّرِیعَہ کا فتویٰ (ساکن گھوسی ضلع اعظم گڑھ۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ)

صَدرُ الشَّرِیعَہ علّامہ مولانا مفتی امجد علی قادری برکاتی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی بڑھانا سُنَنِ انبیائے سابقین سے ہے۔ مُنڈانا یا ایک مُشت سے کم کرنا حرام ہے، ہاں اگر مُشت سے زائد ہو جائے تو جتنی زیادہ ہے اُس کو کٹوا سکتے ہیں۔ [2]

⑧ مُحَدِّثِ کوٹلوی کا فتویٰ (ساکن کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۷۰ھ)

محدثِ کوٹلوی حضرت علّامہ مولانا محمد شریف رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ اِرشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈانے والا فاسق ہے اور فاسق کی اِقتداء مکروہِ تحریمی ہے۔ [3]

---

[1] فتاویٰ صدر الافاضل ص ۴۲۳ [2] بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ج ۲ ص ۷۰۵ حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا [3] اسلامی داڑھی و امام اور داڑھی ص ۲۰

Marfat.com

⑨ مَلِکُ الْعُلَمَاء کا فتویٰ (ساکن بِہار۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۸۲ھ)

مَلِکُ الْعُلَمَاء شاہ محمد ظفر الدین بِہاری قادری برکاتی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اِسْتِفْتَاء کے جواب میں جو داڑھی مونڈنے سے متعلق ہے، فَتْحُ الْقَدِیْر، اَلْبَحْرُ الرَّائِق، اَلدُّرُّ الْمُخْتَار اور غُنْیَہ وغیرہا سے نَقْل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ مُٹّھی بھر سے کم داڑھی رکھنا غیر مُسلموں کا فعل ہے اور یہ حرام ہے۔ [1]

⑩ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان کا فتویٰ (ساکن فیصل آباد۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۸۲ھ)

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا مُفتی سردار احمد قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی ایک مُشْت تک بڑھانا اور رکھنا بِاِتِّفاق فُقَہا واجب اور قَبْل مُٹّھی بھر ترشوانا یا مُنڈانا بِالْاِتِّفاق حرام، کسی کے نزدیک جائز نہیں۔ [2]

⑪ مُفتی اَجمل قادری صاحب کا فتویٰ (ساکن سنبھل۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۸۳ھ)

بَدْرُ الْفُقَہاء حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اجمل قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

---

[1] فتاویٰ ملک العلماء ص ۴۷۵ [2] فتاویٰ محدث اعظم ص ۶۳

Marfat.com

جو شخص یَکْمُشْت سے کم داڑھی رکھتا ہو یا بالکل صاف ہی کرا دیتا ہو وہ بِلَا شُبَہ فاسِق ہے۔ اُس کو امام بنانا مکروہِ تحریمی ہے اور اُس کے پیچھے جو نماز پڑھی جائے گی وہ واجِبُ الْاِعَادَہ ہوگی۔ [1]

⑫ مُفتی مَظْہَرُ اللہ صاحب کا فتویٰ (ساکن دہلی۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۸۶ھ)

شَیْخُ الاسلام حضرت علامہ مُفتی مظہرُ اللہ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

اِس (داڑھی) کی کم سے کم مقدار قُبْضہ (یعنی مُٹّھی بھر) ہے اِس سے کم کرنا ناجائز ہے۔ [2]

⑬ حکیمُ الْاُمّت کا فتوٰی (ساکن گجرات۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۹۱ھ)

حکیم الامت مُفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

چار انگل تک داڑھی رکھنا واجب ہے، داڑھی منڈوانا یا کتروانا فِسْق ہے۔ [3]

⑭ مفتی حبیبُ اللہ صاحب کا فتویٰ (ساکن مرادآباد۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۹۵ھ)

عُمْدَۃُ الْمُحَقِّقِین حضرت علّامہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی بھاگلپوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُشْت سے کم کرانا حرام و ناجائز ہے۔ ایسا کرنے والا

[1] فتاویٰ اجملیہ ج ۲ ص ۴۷۱ [2] فتاویٰ مظہریہ ص ۲۷۹ [3] مرآۃ المناجیح ج ۶ ص ۱۵۴

Marfat.com

حرام کا مُرتکِب، فاسِق و فاجِر ہے۔ شَرْعاً اُس کی توہین و تذلیل واجب ہے اُس کے پیچھے جو نماز پڑھی جائے مکروہِ تحریمی اور واجِبُ الْاِعادَہ ہوگی[1] مُلَخَّصًا

⑮ مفتیٔ اعظم پاکستان کا فتویٰ (ساکن لاہور۔ مُتَوَفّٰی ۱۳۹۸ھ)

مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علّامہ ابوالبرکات سیّد احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈے یا کترے کے پیچھے خواہ فَرْض ہو یا سنّت تراویح وغیرہ مکروہ و مَمْنوع ولازِمُ الْاِحتراز ہے اور جو نمازیں داڑھی منڈوں اور (داڑھی) کتروں کے پیچھے لاعلمی اور بے خبری یا اُس کے خوفِ حکومت سے (یعنی فتنہ و فساد سے بچنے کے لیے) پڑھی گئیں، اُن کا اِعادَہ یعنی از سرِ نو پڑھنا واجب کہ بِلا لوٹائے چھٹکارا نہیں، اور داڑھی مُنڈے کترے اگرچہ سیِّد، حافظ، قاری، عالِم ہوں۔ (مَحْض) عالِم فاضِل ہونے سے وہ ہرگز مُستحِقِّ امامت نہیں ہو سکتے۔ پھر خواہ نمازِ پنجگانہ میں امام مقرر کیے جائیں یا تراویح یا نمازِ جنازہ وغیرہ میں[2] مُلَخَّصًا

⑯ مفتیٔ اعظم ہند کا فتویٰ (ساکن بریلی شریف۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۰۲ھ)

شہزادۂ اعلیٰ حضرت مُفتیٔ اعظم ہند علّامہ محمد مصطفٰے رضا خان قادری نُوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

[1] حبیب الفتاویٰ ص ۳۲۱ [2] اسلامی داڑھی و امام اور داڑھی ص ۱۶، ۱۹، ۲۰، داڑھی کی اہمیت ص ۲۲، ۲۳

Marfat.com

داڑھی حَدِّ شَروع (یعنی ایک مُشت سے کم) رکھنے والا فاسِق وفاجِر ہے۔ [1]

⑰ مفتی بصیر پوری کا فتویٰ (ساکن بصیر پور ضلع اوکاڑہ۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۰۳ھ)

حضرت علّامہ مُفتی ابوالخیر محمد نُورُاللہ نعیمی بصیر پوری رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

شَرْعاً داڑھی کا مُشت بھر رکھنا واجب ہے۔

اور ایک اِسْتِفْتاء کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُشت بھر سے کم کرانی حرام ہے۔

اور ایک اور اِسْتِفْتاء کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

منصبِ امامت بہت ہی بڑا دینی منصب ہے۔ داڑھی مُنڈانے والا فاسِق اور گنہگار اس بلند منصب کے لائق نہیں، لہٰذا اسے امام نہ بنایا جائے اِس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمہ ہے۔ لہٰذا اُس کا لوٹانا واجب ہے۔ [2]

⑱ مولانا اوکاڑوی کا فتویٰ (ساکن کراچی۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۰۴ھ)

خطیبِ پاکستان حضرت علّامہ مولانا محمد شفیع اُوکاڑوی نقشبندی مُجَدِّدِی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈانا یا ایک مُشت سے کم کرنا حرام و گناہ ہے اور اِس کو ہلکا و حقیر جاننے والا کافِر و ملعون ہے۔ [3]

---

[1] الفتاویٰ المصطفویۃ ص ۵۰۴ [2] فتاویٰ نوریہ ج ۱ ص ۳۴۶، ۳۵۰، ۳۵۴ [3] ذکر جمیل ص ۱۶۶

Marfat.com

⑲ خلیلِ مِلّت کا فتویٰ (ساکن حیدرآباد۔ مُتوَفّٰی ۱۴۰۵ھ)

خلیلِ مِلّت حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی حَدِّ شَرْع یعنی ایک مُشْت سے کم رکھنا یعنی ترشوانا، گناہ و فِسق ہے اور اِس کا مُرْتَکِب فاسِق مُعْلِن۔ [1]

⑳ غزالئ زماں کا فتویٰ (ساکن ملتان شریف۔ مُتوَفّٰی ۱۴۰۶ھ)

غزالئ زماں، رازئ دوراں، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سیّد احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی اگر قُبْضَہ سے کم ہو تو اُس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے۔ جس کا لوٹانا واجب ہے۔ "بہارِ شریعت" میں یہ مَسْئَلَہ تفصیل سے مرقوم ہے اور رَدُّ الْمُحْتَار بابُ الامامۃ میں بھی موجود ہے۔ [2]

㉑ علّامہ عبدالمصطفٰے اعظمی صاحب کا فتویٰ (ساکن گھوسی۔ مُتوَفّٰی ۱۴۰۶ھ)

شیخُ الحدیث حضرت علّامہ عبدالمصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈانا یا داڑھی کاٹ کر ایک مُشْت سے کم، چھوٹی کرانا حرام و گناہ ہے اور جو ایسا کرے وہ فاسق اور جہنّم کا سزاوار ہے۔ [3]

---

[1] فتاویٰ خلیلیہ ج ۱ ص ۳۷۰ [2] اسلامی داڑھی و امام اور داڑھی ص ۲۱ [3] جہنم کے خطرات ص ۱۲۲

Marfat.com

۲۲ علامہ جونپوری کا فتویٰ (ساکن مبارک پور۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۱۰ھ)

فقیہِ اَجَلّ حضرت علّامہ شمس الدین احمد صاحب جعفری رضوی جونپوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں:

داڑھی بڑھانا نَبِیّوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنّت سے ہے۔ (اور اس کا) مُونڈوانا یا ایک مُشْت سے کم کرنا حرام ہے۔ ہاں ایک مُشْت سے زائد ہو جائے تو جتنی زیادہ ہے اُس کو کٹوا سکتے ہیں۔ [1]

۲۳ وقارِ مِلَّت کا فتویٰ (ساکن کراچی۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۱۳ھ)

وقارِ مِلَّت حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈوانے یا کٹوا کر ایک مُٹّھی سے کم کرنے والے فاسق ہیں۔ [2]

۲۴ مُحَدِّثِ لاہوری کا فتویٰ (ساکن لاہور۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۱۹ھ)

مُحَدِّثِ لاہوری حضرت علّامہ سیِّد محمود احمد رضوی (دار العلوم حزب الاحناف لاہور) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

فاسِقِ مُعْلِن مثلاً داڑھی مُنڈایا خَشْخَاشی رکھنے والا یا کتروا کر حَدِّ شَرْع سے کم کرنے والا یا سُود خوار، زانی، شرابی وغیرہ اِن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے [3]

---

[1] قانون شریعت ص ۳۳۶ [2] وقار الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۳۹ [3] مسائل نماز ص ۱۱۳

Marfat.com

۲۵ شارحِ بُخاری کا فتویٰ (ساکن مبارکپور۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۲۱ھ)

فقیہِ اعظم ہند حضرت علّامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

ایک مُشْت داڑھی رکھنا واجب ہے[1] جو داڑھی مُنڈواتا ہے یا کتروا کر ایک مُشْت سے کم کرتا ہے وہ فاسِقِ مُعْلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) ہے۔[2]

۲۶ فقیہِ مِلَّت کا فتویٰ (ساکن براؤں شریف یوپی۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۲۲ھ)

فقیہِ مِلَّت حضرت علّامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

ایک مُشْت داڑھی رکھنا واجب ہے۔[3]

۲۷ مفتی عبدالرشید رضوی کا فتویٰ (ساکن سمندری ضلع فیصل آباد۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۲۳ھ)

سرمایۂ اہلسنّت شیخُ الحدیث حضرت علّامہ مولانا محمد عبدالرشید رضوی قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈوانے والا یا خَشْخاشی رکھنے والا یا کتروا کر حَدِّ شَرْع سے کم کرنے والا فاسِقِ مُعْلِن ہے۔[4]

---

[1] نزھۃ القاری کتاب اللباس باب قص الشارب ج ۵ ص ۵۴۰ زیر حدیث ۲۵۸۷ [2] اسلامی داڑھی و امام اور داڑھی ص ۲۳ [3] فتاویٰ فیض الرسول ج ۱ ص ۲۶۱ [4] رشد الایمان ص ۱۷

Marfat.com

۲۸ مفتی اقتدار نعیمی صاحب کا فتویٰ (ساکن گجرات۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۲۵ھ)

صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

تارکِ لِحْیَہ بھی فاسق اور گناہ گار اور مُٹّھی بھر سے کم رکھنے والا بھی فاسق۔ بس ایک مُٹّھی داڑھی حَدِّ شَرْع ہے۔ [1]

۲۹ بَیْہَقِیٔ وقت کا فتویٰ (ساکن احمد پور شرقیہ۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۲۷ھ)

بَیْہَقِیٔ وقت شیخ التفسیر والحدیث اُستاذ العلماء علامہ مفتی منظور احمد فیضی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

حَدِّ شَرْعِی قُبْضَہ (یعنی) یَکمُشْت داڑھی بڑھانا واجب ہے اور مُنڈوانا و حَدِّ شَرْع سے کم کرنا حرام ہے۔

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈوانے والا (یا) ایک مُشْت سے کم رکھنے والا فاسقِ مُعْلِن یعنی علی الاعلان فِسْق کرنے والا ہے۔ اس کو امام بنانا گناہ اور اُس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور لوٹانی واجب ہے۔ [2]

---

[1] فتاویٰ نعیمیہ ج ۲ ص ۱۱۳ [2] اسلام اور داڑھی ص ۳، ۱۸

Marfat.com

۳۰ علّامہ شَرَف قادری کا فتویٰ (ساکن لاہور۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۲۸ھ)

حضرت علّامہ مولانا محمد عبدالحکیم شَرَف قادری نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ارشاد فرماتے ہیں:

جو شخص داڑھی مُنڈاتا ہے یا جو ایک مُشت سے چھوٹی کرتا ہے وہ تارکِ واجب ہے، فاسقِ مُعْلِن ہے۔ ایسے شخص کو امام بنانا اور اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اگر پڑھ لی، تو دوبارہ لوٹائی جائے۔ [1]

۳۱ فیضِ مِلَّت کا فتویٰ (ساکن بہاولپور۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۳۱ھ)

فیضِ مِلّت حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈانا یا مُٹّھی بھر سے کم کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے، اِس کا مُرتکب خَواہ پیر ہے یا مولوی، وہ حرمِ کعبہ کا امام ہے یا قرآن کا حافظ (وقاری)، اُس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے۔ وہ نماز فرض ہو، جنازہ یا عیدین یا تراویح، عمداً ایسے کو امام بنانا گناہ ہے۔ (اگر اس کے پیچھے نماز) بے خبری میں پڑھ لی تو اُسکا اِعادہ ضَروری، ورنہ ثواب نہ ملے گا۔ [2]

---

[1] حاشیہ اشعۃ اللمعات ج ۵ ص ۶۴۴ زیرِ حدیث ۴۴۴۰ [2] اسلامی داڑھی و امام اور داڑھی ص ۷، ۸

Marfat.com

۳۲ مفتی غلام رسول صاحب کا فتویٰ (ساکن علی پور سیداں۔ مُتوفّٰی ۱۴۳۱ھ)

حضرت علامہ مفتی غلام رسول نقشبندی جماعتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈوانا یا چھانٹنا ایسے طریقہ سے کہ قُبْضَہ سے کم ہو جائے ناجائز، فسق اور گناہ ہے۔ جو امام داڑھی مُنڈواتا ہے یا اُس کی چھانٹی کرواتا ہے وہ فعلِ حرام کا مُرتکب ہے اور فاسِقِ مُعْلِنْ ہے (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) اور فاسِقِ مُعْلِنْ کے پیچھے نماز حرام اور مکروہِ تحریمہ ہے۔ ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے، جو نمازیں پڑھی گئیں اُن کا اِعادہ واجب اور ضَروری ہے[1] مُلَخَّصًا

۳۳ مُفتی ابوداؤد صاحب کا فتویٰ (ساکن گوجرانوالہ۔ مُتوفّٰی ۱۴۳۶ھ)

امیرِ جماعتِ رضائے مصطفٰے پاکستان حضرت علّامہ مولانا مفتی الحاج ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

ایک قُبْضَہ یعنی مُشت بھر داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے اور اس میں کمی کرنا اور اِس شرعی مقدار و حَد سے کم داڑھی کترانا، مُنڈوانا ممنُوع و ناجائز و حرام ہے اور اِس شرعی مقدار و حَد پر سب کا اِتّفاق ہے۔[2]

---

[1] فتاویٰ جماعتیہ ص ۱۵۳، ۱۵۴ [2] دعوت عمل ص ۶۷

Marfat.com

۳۴ مفتی امین صاحب کا فتویٰ (ساکن فیصل آباد۔ مُتَوَفّٰی ۱۴۳۹ھ)

فقیہِ عَصر حضرت علّامہ مُفتی محمد امین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات، شِفاء شریف، فَتْحُ الْمُبِیْن اور دُرِّ مُخْتار وغیرہا سے نَقْل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ داڑھی مُنڈانا حرام ہے۔ داڑھی کی حَدقُبْضَہ (یعنی مُٹّھی بھر ہے)، اِس کا (اِس طرح) کٹانا کہ وہ قُبْضَہ سے کم ہو جائے یہ کسی کے نَزدیک جائز نہیں [1]

۳۵ استاذ و شیخِ مُؤَلِّف کا فتویٰ (ساکن لاہور)

شارِحِ فُصُوصُ الْحِکَم حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد عبد الرحمٰن جامی سعیدی قادری زِیْدَ مَجْدُہُ الْکَرِیم نَقْل فرماتے ہیں:

داڑھی ایک مُشت تک بڑھانا اور رکھنا بِاتِّفاق فُقَہاءِ کِرام واجب ہے اور قَبل ایک قُبْضہ یعنی مُٹّھی بھر سے تَرشوانا یا مُنڈوانا بِالْاِتِّفاق حرام، کسی کے نَزدیک جائز نہیں [2]

۳۶ مفتیٔ اعظم ہالینڈ کا فتویٰ (ساکن ایمسٹرڈم نذر لینڈ)

مفتیٔ اعظم ہالینڈ حضرت علّامہ عبد الواجد قادری مُدَّظِلُّہٗ فرماتے ہیں:

ڈاڑھی (رِیش) کا ایک مُشت طُول و عرض میں رکھنا واجب ہے۔ اور ایک مُشت یعنی چار انگل سے کم کرنا یا کرانا حرام ہے۔

[1] داڑھی کی اہمیت ص ۸، ۱۱ [2] رسائل جامی ص ۲۶۵

Marfat.com

ایک اور اِسْتِفْتَاء کے جواب میں فرماتے ہیں:

(داڑھی نہ رکھنے والے) اماموں کی اقتداء جائز نہیں کہ تَرْکِ واجب کی وجہ سے وہ فاسِقِ مُعْلِن ہیں اور فاسِقِ مُعْلِن کی اِمامت مکروہِ تحریمی ہے۔ جس کی اِقتداء میں پڑھی گئی نمازوں کو لوٹانا واجب ہے۔ ہاں جو ائمۂ مساجد حَدِّ شَرْع کے مطابق داڑھی رکھتے ہیں اور دیگر اعتبار سے بھی صالح امامت ہیں، اُن کی اقتداء جائز و درست ہے۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ مُلَخَّصًا [1]

۳۷ تاجُ الشَّرِیعَہ کا فتویٰ

(ساکن بریلی شریف انڈیا)

نَبِیْرَۂ اعلیٰ حضرت تاجُ الشَّرِیعَہ حضرت علّامہ مُفتی اختر رضا خان قادری بریلوی الازہری مُدَّ ظِلُّہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈایا حَدِّ شَرْع سے کم کرانے والا فاسِقِ مُعْلِن ہے۔ اور فاسِقِ مُعْلِن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی واجِبُ الْاِعَادَہ ہے کہ پڑھنی گناہ اور اس کا پھیرنا واجب۔ [1]

آپ کے اس فتویٰ پر دَرْج ذیل عُلَمائے کرام کی تصدیقات درج ہیں:

1. اُسْتَاذُ الْفُقَہَاء قاضی محمد عبدالرحیم بستوی
2. مفتی محمد مظفر حسین قادری رضوی
3. مفتی محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی
4. علامہ قاضی شہید عالم رضوی [2]

[1] فتاویٰ یورپ ص ۱۸۷، ۱۹۷ [2] فتاویٰ بریلی شریف ص ۴۲

Marfat.com

۳۸ مفتی وسیم المدنی صاحب کا فتویٰ (ساکن کراچی)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وسیم اختر المدنی مُدَّ ظِلُّہٗ فرماتے ہیں:

آحناف کا راجح اور مُحَقِّق مذہب ایک مُٹّھی داڑھی کا واجب ہونا ہے، اِسی لیے داڑھی مُنڈانے اور ایک مُٹّھی سے گھٹانے والا شرعاً فاسقِ مُعْلِن ہے اور فاسقِ مُعْلِن کی اِمامت مکروہِ تحریمی واجبُ الْاِعادہ ہے اگرچہ تمام نمازی بھی داڑھی مُنڈاتے ہوں کہ اُن کا اپنی داڑھی مُنڈانا ایک الگ گناہ کا کام ہے اور فاسق کو امام بنانا دوسرا گناہ کا کام ہے، اِس لیے ایک مُٹّھی سے داڑھی کم کرنے والے کو نہ فرض کا امام بنایا جائے اور نہ ہی تراویح کا۔

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

۳۹ مفتی سیالوی صاحب کا فتویٰ (ساکن لاہور)

حضرت علّامہ مُفتی محمد عبدالعلیم سیالوی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈوانے اور ترشوانے (یعنی ترشوا کر قُبضَہ سے کم کرنے) والا شرعاً فاسق، اور فاسق کی تقدیم تحریماً مکروہ۔ اُس کے پیچھے پڑھی گئی نماز واجبُ الْاِعَادَہ ہے[1]

[1] نماز کے مسائل ص ۱۳۹، ۱۴۴

Marfat.com

۴۰ صاحبزادہ ابوالخیر صاحب کا فتویٰ (ساکن حیدرآباد پاکستان)

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر مفتی محمد زبیر اَلوَرِی حیدرآبادی مُدَّظِلُّہٗ فرماتے ہیں:

داڑھی کو حَدِّ شَرعی یعنی ایک مُشت رکھنا واجب ہے۔ اِس سے کم رکھنا یا سِرے سے مُنڈانا قطعاً ممنوع و ناجائز اور حرام ہے۔ [1]

محترم بھائیو اور بُزُرگو! مذکورہ بالا فتاویٰ جات سے بھی یہ حکمِ شَرعی روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ مَردوں پر ایک مُشت داڑھی رکھنا واجب ہے۔

یاد رکھیے! داڑھی مُنڈوانا یا کتروا کر ایک مُشت سے کم کرنا مکروہِ تحریمی ہے اور اِس کی عادت بنا لینا حرام ہے۔ جن مُفتیانِ کرام نے داڑھی منڈوانے یا مُٹّھی بھر سے کم کرنے کو مُطلَقاً حرام فرمایا ہے، اُن کے نزدیک بھی اِس کی عادت بنانا حرام ہے۔

جل جلالہ خدا کی عاجزی کرو اِطاعت، فلاحِ دارین ہے اِسی میں
جل جلالہ وہ اُس پہ کرتا ہے خاص رَحمت ہو جس کے پیشِ نظر شَرِیعَت

نوٹ مذکورہ فتاویٰ جات کو علمائے کِرام و مفتیانِ عِظام کے دینی مقام و مرتبہ اور علمی وَجاہت کی بِناء پر ترتیب نہیں دِیے گئے بلکہ اُن کے سِنِ وِصال کے لحاظ سے ترتیب دِیے گئے ہیں۔

[1] جدید شرعی مسائل ص ۸۰

Marfat.com

دَسْت بَستہ اِلتجا

وہ اَئمّہء مساجد جو سُنّت مِقدار سے کم داڑھی رکھتے ہیں۔اُن سے دَسْت بَستہ اِلتجا ہے کہ آپ مُصَلّاَ ئے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وارِث ہیں اور آپ کو اِس مُصَلّٰی کے تقاضوں کو پورا کرنا ضَروری ہے وگرنہ اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے یہاں آپ مُجرم قرار پائیں گے۔مُصَلّاَ ئے اِمامت پر فائز ہونے کے لیے جہاں صحیحُ العقیدہ ہونا اور ضَروری احکامِ شَرِیعَہ سے آگاہ ہونا لازمی ہے وہاں باعمل ہونا بھی ضَروری ہے۔ بلکہ ایک امام مسجد کو نمازیوں سے بڑھ کر تقوٰی و پرہیزگاری کا حامِل ہونا چاہیے چِہ جائیکہ داڑھی شریف جیسے اِسلامی شِعار اور سُنّتِ لازمہ و دائمہ و مُتواترہ کا تارِک ہو، یہ بات کِس قدَر عجیب محسوس ہوتی ہے کہ کئی ایک نمازی تو مَسْنُون داڑھی والے ہوں جبکہ اُن کا امام خِلافِ شَرع داڑھی رکھتا ہو۔

مُجھ عاجِزِ ناچیز کا معاملہ تو چھوٹا مُنہ بڑی بات کے مُتَرادِف ہے۔ لہٰذا مَیں اِس سلسلہ میں اُستاذُ العُلَماء سیِّدنا حضرت علّامہ مولانا عبدالحکیم شَرَف قادری نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا دَرْد بھَرا شِکوہ پیش کرتا ہُوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

آج جب کہ داڑھی مُنڈے چہرے کو تحسین کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور

Marfat.com

داڑھی رکھنے والوں کا تَمَسْخُر اُڑایا جاتا ہے، کوئی جگہ ہے، جہاں سُنّتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اعزاز و احترام مُیَسَّر ہوتا ہو؟ صرف ایک مُصَلّاے اِمامت تھا کہ اگر داڑھی مُنڈایا مُشْت بھر سے چھوٹی داڑھی والا اُس پر کھڑا ہوتا تو اُسے مَنْع کر دیا جاتا اور اُسے کہا جاتا کہ تم نماز نہیں پڑھا سکتے لیکن آج زُمْرَۂ عُلَماء میں ہی بَعْض وہ حضرات موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنا مُسْتَحَب ہے، لہٰذا اِمام بنانے کے لیے داڑھی مُنڈا بھی چل جائے گا۔ اور اُس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز لوٹانے کی بھی حاجت نہیں۔ رَاقم اِن حضرات کی خدمت میں صرف اتنا عَرْض کرنا چاہتا ہے کہ داڑھی کے اعزاز کی ایک ہی جگہ تھی وہ بھی آپ نے اپنے ہی ہاتھوں خَتْم کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَ اِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی عَلٰی غُرْبَۃِ الْاِسْلَامِ وَ اَھْلِہٖ (یعنی ہم اللہ کی مِلک ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پِھرنا ہے اور اللہ کے حُضور (ہی) اِسلام اور مسلمانوں کے درمیان اَجْنَبِیَّت پر شکایت ہے) [1]

سوچیے! غور کیجیے! جہاں آپ سُنّت مِقْدار سے داڑھی کم رکھنے کا گناہ کما رہے ہیں وہاں لوگوں کی نمازیں خراب کرنے کا جُرم بھی کر رہے ہیں۔ لہٰذا آپ اپنی داڑھی سُنّت کے مُطابق رکھیں اور اب تک اِس کو کٹانے کا جو گناہ کیا ہے،

[1] حاشیہ اشعۃ اللمعات ج ۵ ص ۶۴۵، ۶۴۶

Marfat.com

اُس پر رب تعالیٰ کے حُضور توبہ و اِستِغفار کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے مُتّقی بندوں کے طُفیل توفیق عطا فرمائے۔ ﴿اٰمین بجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن ﷺ﴾

حُفَّاظِ قرآن سے دَسْت بَستہ درخواست

نیز وہ حُفَّاظِ قرآن جو ماہِ رَمَضان میں مُصَلّٰی سنانے کا شَرَف حاصل کرتے ہیں مگر اُن کی داڑھی حَدِّ شَرْع سے کم ہوتی ہے اُن سے بھی دَسْت بَستہ درخواست ہے کہ مُصَلّٰی سنانے کو ایک رَسْم بنائیں نہ بوجھ سمجھیں بلکہ اپنے لیے عَیْن سعادت جانیں۔ چونکہ قرآن سنانے کے لیے آپ کو بھی مُصَلّائے اِمامت پر کھڑا ہونا ہوتا ہے، اِس لیے اُس کے حُقوق ادا کرنا آپ پر بھی لازم ہیں۔ جس میں باعمل و باکردار ہونا بھی ضَروری ہے۔ اگر آپ کی داڑھی سُنّت مِقْدار کے مُطابِق نہیں ہوگی تو آپ مُصَلّائے اِمامت پر کھڑے ہونے کے کیسے حقدار ہوں گے؟

کئی حُفّاظ کو دیکھا گیا ہے کہ وہ سارا سال داڑھی مُنڈواتے ہیں یا خَشْخَشِی رکھتے ہیں اور پھر ماہِ شَعْبان میں کچھ داڑھی بڑھا لیتے ہیں تاکہ لوگوں کو نظر آئے کہ اس کے چہرہ پر داڑھی ہے مگر وہ مُستَقِل طور پر داڑھی رکھنے کی نِیّت نہیں رکھتے بلکہ اُن کی نِیّت یہی ہوتی ہے کہ مُصَلّٰی سُنانے کے بعد پھر کٹوالیں گے۔ گویا وہ اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کے لیے نہیں بلکہ بندوں کو دکھانے کے لیے چہرے پر بال بڑھاتے ہیں۔ حیف صَد حیف! اُنہیں دھوکہ

Marfat.com

دینے کے لیے مُصلّائے اِمامت ہی ملا ہے۔ خُدارا! ہوش کے ناخن لیجیے! اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِین کو مذاق مت بنایئے، نَفْسانی خَواہشات کی پیروی اور یہود و نصاریٰ کے ناجائز فیشن سے باز آجایئے اور اپنے چہروں پر سنّت کے مُطابق داڑھی سجایئے تا کہ آپ حَدِّ شَرْع سے کم داڑھی رکھنے کے گناہ سے بچنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی نمازیں خراب کرنے کے جُرم سے محفوظ رہ سکیں، اللہ تعالیٰ اپنے صالحین بندوں کے طُفیل توفیق عطا فرمائے ﴿اٰمین بجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن ﷺ﴾

مسجد انتظامیہ سے دست بستہ اپیل

عِلاوہ اَزیں مَسْجِد اِنتظامیہ سے بھی دَست بَستہ اپیل ہے کہ وہ اِس پر اللہ تعالیٰ کا بار بار شکر ادا فرمائیں کہ اُس نے اُنہیں اپنے گھر کے اِنتظام و اِنْصِرام کی خدمت سے نَوازا ہے۔ لہٰذا وہ ایک خادِم بن کر مَسْجِد کی خِدمت سرانجام دیں نہ کہ حاکم و مالِک بن کر۔ یوں تو ہر مسلمان کو باکردار و باعمل ہونا چاہیے مگر آپ کے لیے زِیادہ ضَروری ہے کہ آپ اپنے آپ کو شَرِیْعَتِ مُطَہَّرَہ کے سانچے میں ڈھالیں، کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے گھر کی خِدمت پر مامُور ہیں۔ کئی ایک مساجد کی اِنتظامیہ کے اراکین کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز تک کی پابندی نہیں کرتے ہیں، خَطیب و اِمام صاحبان کے ساتھ بدسُلوکی کرتے ہیں، نمازیوں کے ساتھ بداَخلاقی سے پیش آتے ہیں، مساجد کو آباد کرنے کی بجائے اپنے رَوِیّے اور بداَخلاقی سے

Marfat.com

ویران کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جو اراکین ایسا کردار ادا کرتے ہیں، اُنہیں رب تعالیٰ کی ناراضی سے خوف کھانا چاہیے اور اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے اور مسجد کی اِس خدمت کو اپنے لیے عَیْن سعادت سمجھتے ہوئے اُس کے حُقوق ادا کرنا چاہییں، وگرنہ اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں مُجْرِم قرار پائیں گے لہٰذا اوّل تو آپ خُود شَرِیْعَتِ مُطَہَّرہ کی پابندی فرمائیں بِالْخُصُوص نمازوں کی پابندی کریں اور اپنے چہروں کو مَسْنُون داڑھی سے سجائیں۔ دوم مسجد کی آبادکاری میں مُثْبَت کردار ادا کریں۔ سوم جس خَطِیب واِمام ومُؤَذِّن یا ماہِ رَمَضان میں تراویح کے لیے حافِظِ قرآن کا مَسْجِد میں تَعَیُّن کریں تو اِس بات کا مکمل خیال رکھیں کہ وہ صحیحُ العقیدہ ہو، احکامِ نماز اور دِین کے ضَروری مسائل سے واقِف ہو اور باعمل وباکردار ہو۔ نیز اِس بات کا بھی دھیان رکھیں کہ اُس کی داڑھی سُنّت مِقْدار کے مُطابق ہو۔ اگر اُس نے نئی نئی داڑھی رکھی ہے اور آیندہ کٹوانے کی نِیَّت نہیں بلکہ سُنّت کے مُطابق رکھنے کا پکّا اِرادہ ہے یا کسی کی قدرتی طور پر داڑھی ایک مُٹّھی سے کم آتی ہے تو اِس میں کوئی حَرَج نہیں لیکن اگر کوئی کٹوا کر ایک مُٹّھی سے کم کرتا ہے تو وہ اِمامت کا اہل نہیں اور اُس کا اذان دینا بھی دُرُست نہیں۔ لہٰذا ایسے شَخْص کو اگر آپ اِمامت کے عظیم مَنْصَب پر فائز کریں گے تو گناہ گار ہوں گے اور نمازیوں کی نماز خراب کرنے کا گناہ بھی پائیں گے۔ چُنانچہ

Marfat.com

نماز پڑھانے کا حکم

اِمامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دِین وملّت اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ایک اِسْتِفْتَاء کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی ترشوانے والے کواِمام بنانا گناہ ہے اور اُس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی کہ پڑھی گناہ اور پھیرنی واجب (یعنی اُس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے اور اُس نماز کا لوٹانا واجب ہے کہ اگر نہ دہرائی تو تَرْکِ واجب کا گناہ ذِمّہ پر باقی) [1]

فاسق کو امام بنانے والے گناہ گار ہیں

ایک مقام پر اِرشاد فرماتے ہیں:

مُسلمانوں کو غور کرنا چاہیے کہ شَرِیْعَتِ مُقَدَّسَہ نے فاسِق کی اِمامت کو پسند نہیں کیا حتّٰی کہ بہت سے عُلَماء نے اِسے مکروہِ تحریمی اور حرام کے قریب فرمایا ہے اور ایسے شخص کو امام بنانے والوں کو گناہِ عظیم میں مُبْتَلا قرار دیا ہے۔ (چُنانچہ) علّامہ ابراہیم حَلَبی کبیری شَرْح مُنْیَہ میں فتاوٰی حُجَّہ سے نَقْل کر کے فرماتے ہیں:

فِیْہِ اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّھُمْ لَوْ قَدَّمُوْا فَاسِقًا یَّاْثَمُوْنَ بِنَآءً	ترجمہ: اِس میں اشارہ ہے کہ فاسق کو اِمام بنانے والے گناہ گار ہوں گے کیونکہ اُسے

[1] فتاوی رضویہ ج ۶ ص ۶۰۳

Marfat.com

عَلٰی اَنَّ کَرَاهَةَ تَقْدِیْمِهٖ کَرَاهَةَ تَحْرِیْمٍ لِّعَدَمِ اعْتِنَائِهٖ بِاُمُوْرِ دِیْنِهٖ وَ تَسَاهُلِهٖ فِی الْاِتْیَانِ بِلَوَازِمِهٖ فَلَا یَبْعُدُ مِنْهُ الْاِخْلَالُ بِبَعْضِ شُرُوْطِ الصَّلٰوةِ وَ فَعْلُ مَا یُنَافِیْهَا بَلْ هُوَ الْغَالِبُ بِالنَّظَرِ اِلٰی فِسْقِهٖ وَ لِذَا لَمْ تُجْزِ الصَّلٰوةُ خَلْفَهٗ اَصْلًا عِنْدَ مَالِكٍ وَّ رِوَایَةٌ عَنْ اَحْمَدَ

اِمام بنانا مکروہِ تحریمی ہے۔اِس لیے کہ وہ اُمورِ دین کا چنداں خیال نہیں کرتا اور شریعت کے لازمی اُمور کے ادا کرنے میں سُستی سے کام لیتا ہے، کچھ بعید نہیں کہ وہ نماز کی بَعْض شَرْطوں کو بھی ترک کردے اور نماز کے مخالف کوئی کام کر بیٹھے بلکہ اُس کے فِسق کے پیشِ نظر غالِب یہی گمان ہے۔اِسی لیے اِمام مالِک (رَحْمَةُاللّٰہِ عَلَیْہِ) کے نَزدیک اُس کے پیچھے نماز بالکل جائز نہیں۔اور اِمام احمد (رَحْمَةُاللّٰہِ عَلَیْہِ) سے بھی ایک ایسی روایت ہے۔

تَبْیِیْنُ الْحَقَائِق شَرْحُ کَنْزِ الدَّقَائِق میں امام زَیْلَعِی رَحْمَةُاللّٰہِ عَلَیْہِ کے اِرشاد کا بھی یہی مطلب ہے۔علّامہ حَسَن شَرْنُبْلالی رَحْمَةُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے نُوْرُ الْاِیْضَاح کی شَرْح مَرَاقِی الْفَلَاح میں اور علّامہ سیّد احمد طَحْطَاوی رَحْمَةُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے حاشِیَہ مَرَاقِی میں بھی اسی طرح فرمایا۔ [1]

[1] فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۴۴۳،۴۴۴

Marfat.com

فاسق کی امامت مکروہ ہے

علّامہ سیّدنا محمد امین المعروف اِبنِ عابدین شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فاسِق کی اِمامت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

تُکْرَہُ اِمَامَتُہٗ بِکُلِّ حَالٍ ترجَمہ: ہر حال میں اُس کی اِمامت مکروہِ (تحریمی) ہے۔ [1]

اسی طرح سیّدنا امام ابو الحسین احمد بن محمد قُدُوْرِی نے اپنی اَلْمُخْتَصَر میں، سیّدنا امام ابوالحسن علی بن محمد ابوبکر مَرْغِیْنانی نے ھِدایہ شریف میں، سیّدنا امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نَسَفی نے کَنْزُالدَّقَائِق میں، سیّدنا امام کمال الدّین بن ھُمام نے فَتْحُ الْقَدِیْر میں، سیّدنا علّامہ حَسَن بن عمّار بن علی شَرُنْبُلالی نے مَرَاقِی الْفَلَاح میں اور سیّدنا علّامہ احمد طَحْطَاوی نے حاشِیَہ مَرَاقِی الْفَلَاح میں، اِن سب فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی نے کِتَابُ الصَّلٰوۃ بابُ الْاِمَامَۃ میں فاسِق کی اِمامت کو مکروہ قرار دیا ہے۔ [2]

---

[1] ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ ج ۲ ص ۳۵۶ [2] المختصر للقدوری ص ۶۱ ، الھدایہ ج ۱ ص ۱۲۴ ، کنزالدقائق ص ۳۵ ، فتح القدیر کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ ج ۱ ص ۳۰۳،۳۰۴ ، مراقی الفلاح کتاب الصلوٰۃ ص ۳۰۲ ، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ج ۱ ص ۲۰۳

Marfat.com

مکروہ نماز کو لوٹانا واجب ہے

سیّدنا امام علاؤالدین محمد بن علی بن محمد حَصْکَفِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

كُلُّ صَلٰوةٍ اُدِّيَتْ مَعَ كَرَاهِةِ التَّحْرِيْمِ تُعَادُ اَیْ وُجُوْبًا [1]

ترجَمہ: اور ہر (وہ) نماز (جو) کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی وہ لوٹائی جائے یعنی وُجُوبًا۔

ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لو

نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شَہَنْشَاہِ بَنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُکَرَّم ہے:

صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ [2]

ترجَمہ: ہر نیک و فاجِر کے پیچھے نماز ادا کرلو۔

شَرحِ رضوی

اِمام اَہْلِسُنّت، عاشِقِ ماہِ نُبُوّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت اَلشّاہ امام

[1] درمختار کتاب الصلوٰۃ باب قضاء الفوائت ج ۲ ص ۶۲۹ [2] السنن الکبری للبیھقی ج ۴ ص ۱۹ حدیث ۶۶۲۳، اسی طرح سنن دارقطنی ج ۲ ص ۵۷ حدیث ۷

Marfat.com

احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں:

زمانہ ہائے خِلافت میں سلاطین خُود امامت کرتے اور حُضُور عالِمِ مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنَ (یعنی جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اُن سب کا عِلْم رکھنے والے) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو معلوم تھا کہ اُن میں فُسّاق و فُجّار بھی ہوں گے فرمایا کہ سَتَکُوْنَ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَّقْتِھَا (یعنی تم پر ایسے اُمَراء مُسَلَّط ہوں گے جو نمازوں کو وقْت سے مُؤَخَّر کریں گے) اور معلوم تھا کہ اہلِ صَلاح (یعنی مُتّقی لوگوں) کے قُلوب اُن کی اِقْتِداء سے تَنَفُّر (یعنی نَفْرت) کریں گے اور معلوم تھا کہ اُن سے اِختلاف آتش فِتْنہ کو مُشْتَعِل کرنے والا ہوگا اور دَفْعِ فِتْنہ دَفْعِ اِقْتِداءِ فاسِق سے اہم و اعظم تھا۔ قالَ اللّٰہُ تعالٰی وَ الْفِتْنَۃُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (یعنی فِتْنہ قَتْل سے بڑا و بدتر ہوتا ہے)، لہٰذا دروازۂ فِتْنہ بند کرنے کے لیے ارشاد ہوا: صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ - یہ اِس باب سے ہے: مَنِ ابْتُلِیَ بِبَلِیَّتَیْنِ اِخْتَارَ اَھْوَنَھُمَا (یعنی جو شخص دو مُصیبتوں میں مُبْتَلا ہو جائے تو اُن میں سے آسان کو اختیار کرے) اور فُقَہاء کا قول تَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ (یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے) اِسی معنٰی پر ہے، جو اُوپر گزرے کہ نماز فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے، اگرچہ غیرِ مُعْلن (یعنی

Marfat.com

جو پوشیدہ طور پر گناہ کرتا ہے اُس) کے پیچھے مکروہِ تنزیہی اور مُعْلِن (یعنی جو اِعلانیہ طور پر گناہ کرتا ہے اُس) کے پیچھے مکروہِ تحریمی ہوگی۔ [1]

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

جن صورتوں میں کراہتِ تحریم کا حکم ہے، صُلَحاء وفُسّاق سب پر اِعادہ واجب ہے جب مُبْتَدِع (یعنی بدمذہب) یا فاسقِ مُعْلِن کے سوا کوئی اِمام نہ مل سکے تو مُنْفَرِدًا (یعنی تنہا) پڑھیں کہ جماعت واجب ہے اور اُس کی تَقْدِیم مَمْنُوع بکراہتِ تحریم (یعنی فاسقِ مُعْلِن کی اِقْتِداء کرنا مکروہِ تحریمی و مَمْنُوع ہے) اور واجب ومکروہِ تحریم دونوں ایک مرتبہ میں ہیں (یعنی واجِب کا کرنا ضَروری ہے اور مکروہِ تحریمی سے بچنا بھی ضَروری ہے) وَ دَرْءُ الْمَفَاسِدِ اَهَمُّ مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ (اور فساد کے اَسباب کا دُور کرنا اچھے کاموں کے حُصول سے اہم اور ضَروری ہوتا ہے) ہاں اگر جُمُعَہ میں دُوسرا اِمام نہ مل سکے تو (فاسِقِ مُعْلِن کے پیچھے بِاَمْرِ مجبوری) جُمُعَہ پڑھیں کہ وہ فَرْض ہے اور فَرْض اہم۔ اِسی طرح اگر اُس کے پیچھے (نماز) نہ پڑھنے سے فِتْنہ ہو (تو) پڑھیں اور اِعادہ کریں (یعنی دُہرالیں) کہ اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (یعنی فِتْنہ قَتْل سے بڑا اور بدتر ہے)۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ [2]

[1] فتاوی رضویہ ج ٦ ص ٥١٩ [2] فتاوی رضویہ ج ٦ ص ٦٣٣

Marfat.com

شَرحِ حَکِیمُ الْاُمَّت

حکیمُ الْاُمَّت مُفتی احمد یار خاں نعیمی رَحمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں:

خیال رہے کہ یہاں فاسِق سے مُراد بدعمل ہے نہ کہ بد مذہب، لہٰذا قادیانی، چکڑالوی، شِیْعَہ (وغیرہ بد مذہب) اِمام کے پیچھے ہرگز نماز جائز نہیں، نیز اگر فاسِق نماز میں کوئی ایسی بدعملی کر رہا ہے جس سے خُود اُس کی نماز مکروہِ تحریمی ہو رہی ہے (تو) اُس کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ جیسے کوئی سونا یا ریشم پہن کر یا داڑھی منڈوائے، نیکر پہنے، گُھٹنا کھولے (ہوئے) نماز پڑھائے، کیونکہ جو نماز مکروہِ تحریمی فعل کے ساتھ ادا کی جائے اُس کا لوٹانا واجب (ہے)۔ [1]

محترم بھائیو اور بُزُرگو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا! فاسِقِ غیرِ مُعْلِن کے پیچھے نماز مکروہِ تَنْزِیْہی ہے یعنی اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اَفْضل ہے جبکہ فاسِقِ مُعْلِن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے یعنی اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا واجب ہے، لہٰذا فاسِقِ مُعْلِن کے پیچھے نماز پڑھنے سے بچیں۔ البتّہ اگر اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں فِتْنہ و فساد کا خوف ہو تو بَامرِ مَجبوری پڑھ لیں اور پھر اُسے لوٹا لیں۔ نیز نمازِ جُمُعَہ و

[1] مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۸۶، ۱۸۷

Marfat.com

عیدین میں فاسِقِ مُعلِن کے سوا آس پاس کوئی امامِ غیر فاسق مُیَسَّر نہ ہو تو بامرِ مجبوری اُس کے پیچھے پڑھ لیں، لیکن ایسا بدمذہب امام جس کی گمراہی حَدِّ کُفر تک پہنچ چکی ہو اُس کے پیچھے کوئی نماز جائز نہیں خواہ وہ جُمُعَہ ہو یا عیدین۔

بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں

سیِّدنا امام کمال الدّین بن ھُمام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نَقْل فرماتے ہیں:

رَوٰی مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَ اَبِیْ یُوْسُفَ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَّ الصَّلٰوۃَ خَلْفَ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ لَا تَجُوْزُ [1]

ترجمہ: امام محمد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے امام ابوحنیفہ اور امام ابو یُوسف رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے رِوایت کیا کہ اہلِ بدعت (یعنی بدمذہب) کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

محترم بھائیو اور بُزُرگو! حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے فرمانِ مبارک سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ مکروہِ تحریمی فعل کے ساتھ جو نماز ادا کی جائے گی وہ مکروہِ تحریمی ہوگی۔ چُنانچہ داڑھی مُنڈانے یا حَدِّ شَرْع یعنی مُٹھی بھر سے کم رکھنے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی پروا کریں، داڑھی کو مُنڈانا یا حَدِّ شَرْع سے کم رکھنے سے توبہ کریں اور یوں اپنی نمازوں کو مکروہ ہونے سے بچائیں۔

[1] فتح القدیر باب الامامۃ ج ۱ ص ۳۶۰

Marfat.com

داڑھی منڈوں وخَشْخَشِی رکھنے والوں کی نماز مکروہ

شَیْخُ الْاِسْلام سیّدنا اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی

رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مُنڈانا فِسْق ہے اور فِسْق سے مُتَلَبِّس (یعنی وابستہ) ہو کر بِلا توبہ نماز پڑھنا باعثِ کراہتِ نماز ہے جیسے ریشمی کپڑے پہن کر یا صرف پائجامہ پہن کر (نماز پڑھنا)۔ [1]

لَا طَاعَۃَ لِاَحَدٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی [2]

ترجَمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی (بھی) اِطاعت (جائز) نہیں

فاسق کی اذان مکروہ ہے

یاد رکھیے! جو شخص داڑھی مُنڈواتا ہے یا خشخشی رکھتا ہے یا کتروا کر حدِّ شَرْع سے کم کرتا ہے یا دیگر گناہ اعلانیہ کرتا ہے وہ فاسِقِ مُعْلِن ہے [3] جس طرح اس کی امامت مکروہ ہے اِسی طرح اُس کا اذان دینا بھی مکروہ ہے [4] چُنانچہ

---

[1] فتاوی رضویہ ج ۶ ص ۶۲۷ [2] مسند امام احمد ج ۵ ص ۶۷، مسند الحارث/ زوائد الھیثمی ج ۲ ص ۶۳۲ حدیث ۶۰۳، مسند ابو یعلیٰ ج ۱ ص ۳۰۸ حدیث ۳۷۷، المعجم الکبیر للطبرانی ج ۳ ص ۲۰۸ حدیث ۳۱۵۰ [3] احکام شریعت ص ۱۲۸ [4] وقار الفتاوی ج ۱ ص ۱۴۵

Marfat.com

اِمام کمال الدین بن ھُمام فَتْحُ الْقَدِیْر میں اور امام زین الدین بن نُجَیم اَلْبَحْرُ الرَّائِق میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَ صَرَّحُوْا بِکَرَاھَةِ اَذَانِ الْفَاسِقِ مِنْ غَیْرِ تَقْیِیْدٍ بِکَوْنَهٖ عَالِمًا اَوْ غَیْرَهٗ

ترجمہ: عُلَمائے کِرام نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ فاسِق کی اذان مکروہِ (تحریمی) ہے خَواہ وہ عالِم ہو یا غیر عالِم۔

عِلاوہ اَزیں مُلْتَقَی الْاَبْحُرْ، فَتَاوٰی عالمگیری اور دُرِّ مُخْتار میں بھی فاسق کی اذان کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔[1]

یاد رکھیے! فاسِق کا اذان دینا اگرچہ مکروہ ہے۔ تاہم اگر فاسِق اذان دیدے تو دوبارہ اذان نہ دی جائے گی۔ جیسا کہ امام کمال الدین بن ھُمام اور سیِّدنا شیخ دامادآفندی رَحِمَھُمَا اللّٰہِ تَعَالٰی نے ارشاد فرمایا ہے۔[2]

دینی مدارس کے ناظمین سے دست بستہ عرض

دینی مدارس کے ناظمین و مدرسین سے بھی دست بستہ عَرْض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم دینی منصب سے نوازا ہے تو جہاں طُلَباء و

[1] فتح القدیر کتاب الصلوٰۃ باب الاذان ج ۱ ص ۲۱۶، البحرالرائق کتاب الصلوٰۃ باب الاذان ج ۱ ص ۲۵۱، ملتقی الابحر مع مجمع الانھر کتاب الصلوٰۃ باب الاذان ج ۱ ص ۷۸، فتاوٰی عالمگیری کتاب الصلوٰۃ الباب الثانی فی الاذان الفصل الاول فی صفتہ و احوال المؤذن ج ۱ ص ۵۴، درمختار کتاب الصلوٰۃ باب الاذان ج ۲ ص ۷۵ [2] فتح القدیر کتاب الصلوٰۃ باب الاذان ج ۱ ص ۲۵۹، مجمع الانھر کتاب الصلوٰۃ باب الاذان ج ۱ ص ۷۸

Marfat.com

طالبات کو دِین سکھانا آپ کی ذمّہ داری ہے وہاں آپ کا باعمل و باکردار ہونا بھی ضَروری ہے ۔ کیونکہ یہ آج کے طُلَباء و طالبات کل آپ کی طرح مَسْنَدِ تدرِیس و نِظامت پر فائز ہوں گے تو اِن کے علُمی معیار کو بلند کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے کردار کو سنوارنا اور اُن کو شرِیعت کا آئینہ دار بنانا بھی آپ کی دینی، مِلّی اور اَخلاقی ذِمّہ داری ہے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ خُود بے عملی کا شکار ہوں اور آپ کی صُحبت میں رہنے کی وَجہ سے یہ طُلَباء و طالِبات بھی بے عمل ہو جائیں ۔ اِس لیے آپ کو اپنی مَسْنَدِ تدرِیس و نِظامت کے تقاضوں کا پورا خیال رکھنا چاہیے اور طُلَباء و طالِبات سے بڑھ کر تقویٰ و پرہیز گاری اِختیار کرنی چاہیے، تا کہ آپ کا کردار ہر طالبِ علُم کے لیے عملی نُمونہ ہو ۔ ہمارے اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی نہ صرف طُلَباء کو اَسباق پڑھاتے تھے بلکہ اپنی صُحبت سے ایسا فیضیاب فرماتے تھے کہ اُن کے شاگرد جہاں عِلمی میدان میں اپنا سِکّہ جماتے تھے وہاں تقویٰ و پرہیز گاری کے ستارے بن کر اُفُقِ اِسلام پر جگمگاتے تھے ۔ مگر افسوس ! صد افسوس ! آج کے پُرفِتَن دور میں کئی ایک مُدَرِّسِین و ناظِمین گالیاں نکالتے ہیں، بچّوں کے ساتھ بدتمیزی و بداَخلاقی سے پیش آتے ہیں، مار پیٹ میں حَدْ سے گُزر جاتے ہیں، عِلاوہ اَزیں نمازوں میں سُستی کرتے ہیں، حَدِّشَرْع سے کم داڑھی رکھتے ہیں ۔ ایسے مُدَرِّسِین و ناظِمین سے اِلتجا ہے کہ وہ اپنی رَوِش کو بدلیں، جس مَسْنَدِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر آپ براجمان ہیں، اُس

Marfat.com

کے حُقوق ادا فرمائیں وگرنہ اللہ و رسول جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُضور مُجرم قرار پائیں گے۔ لہٰذا حُسنِ اخلاق کی سُنّت اپنائیں، نمازوں کی حفاظت کریں، اپنے چہروں پر مَسنُون داڑھی سجائیں اور طُلَباء کو بھی اِس پر عمل کرنے کی تاکید فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کاملین بندوں کے طُفیل توفیقِ رفیق مرحمت فرمائے۔

﴿اٰمِین بجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

دینی تنظیموں کے سربراہان سے دَست بَستہ التماس

عِلاوہ آزیں دینی تنظیموں کے سربراہان وعہدیداران سے بھی دَست بَستہ یہی اِلتماس ہے کہ وہ خُود بھی باکردار و باعمل بنیں اور اپنے کارکنان وعہدیداران کو بھی باکردار و باعمل بنائیں، خُصوصاً نمازوں کی پابندی کا اِلتزام کریں اور اپنے چہروں کو مَسنُون داڑھی سے سجائیں تاکہ معلوم ہو کہ آپ مَحض کسی سیاسی و لِسانی یا دُنیوی تنظیم سے وابستہ نہیں بلکہ دینی تنظیم سے منسلک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے صادقین بندوں کے طفیل توفیق مرحمت فرمائے۔ ﴿اٰمِین بجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

پیر حضرات سے دَست بَستہ گزارش

نیز وہ پیر حضرات جو مَسنَدِ طریقت پر فائز ہیں مگر داڑھی مُنڈواتے ہیں یا حَدِّ شَرع سے کم رکھتے ہیں۔ اُن سے بھی دَست بَستہ گُزارش ہے کہ آپ جس

Marfat.com

منصبِ اِرشاد پر فائز ہیں، اُس کا تقاضا ہے کہ آپ لوگوں کی رُشد و ہدایت کا ذریعہ بنیں چہ جائیکہ آپ خُود ہی قانونِ شریعت کو توڑنے لگ جائیں۔

غور فرمایئے! پیر کی شرائط میں سے ایک شرط اُس کا غیرِ فاسق ہونا بھی ہے جبکہ داڑھی مُنڈوانے یا حَدِّ شَرع سے کم رکھنے والا مَحض فاسق نہیں بلکہ فاسقِ مُعلِن ہے (یعنی اعلانیہ گناہ گار) جو پیر بننے کا اہل نہیں، اور ایسے شخص سے بیعت ہونا جائز نہیں۔ چُنانچہ

فاسق کی بَیعَت جائز نہیں

شہزادۂ اعلیٰ حضرت مُفتیٔ اعظم ہِند حضرت علّامہ شاہ ابوالبرکات محمد مصطفٰے رضا قادری نُوری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک اِستِفتاء کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی حَدِّ شَرع سے کم رکھنے والا فاسق و فاجِر ہے۔ یوہیں بے عُذرِ شَرعی تارکِ جماعت فاسق، مُستَحِقِّ اِہانت ہے، اُس کی تعظیم حرام ہے۔ غُنیہ وغیرہ کُتُبِ مُعتَمَدَہ میں ہے۔ لَوْ قَدَّمُوْا فَاسِقًا یَّاْثَمُوْنَ، لِاَنَّ فِیْ تَقْدِیْمِہٖ تَعْظِیْمَہٗ وَ قَدْ وَجَبَ عَلَیْھِمِ اِھَانَتُہٗ شَرْعًا (یعنی اگر فاسق کو آگے کر دیں تو گناہ گار ہوں گے کیونکہ اُسے آگے کرنے میں اُس کی تعظیم ہے حالانکہ اِن پر شرعاً اُس کی توہین کرنا واجب ہے)۔ شرائطِ پیری سے یہ بھی ہے کہ (پیر) فاسقِ مُعلِن نہ ہو، ایسے شخص سے بَیعَت جائز نہیں۔ مُریدوں کو کسی سُنّی

Marfat.com

صحیح الْعقیدہ، غیرِ فاسق، ایسے شخص سے جو اپنی ضَرورت کے مسائل جانتا (ہو) اور یاد نہ ہونے پر کتاب سے نکال سکتا ہو۔ (اور) جس کا سلسلہ مُتَّصِل اور صاحبِ اجازت ہو (سے) بَیْعَتْ ہونا چاہیے۔ [1]

یاد رکھیے! آپ کا مَنْصب تو تقوٰی و پرہیز گاری کا تقاضا کرتا ہے آج کل لوگ عُلَمائے کِرام کی بات اتنی توجّہ سے نہیں سنتے جتنے غور سے اپنے پیر کی بات سُنتے ہیں، اسی طرح آج کل لوگ دُوسروں کی تَقْلِید اِس قَدَر نہیں کرتے جس قَدَر اپنے شَیْخ کی پیروی کرتے ہیں۔ اگر آپ کی دیکھا دیکھی آپ کے مُریدوں نے بھی داڑھی مُنڈوانی یا خَشْخَشِی رکھنا شُروع کر دی تو اِس کا وَبال آپ پر بھی آئے گا، لہٰذا آپ دوسروں کے لیے ہدایت کا عَمَلی نُمونہ بنیں۔ آپ جس عظیم ہستی کی نِیابَت پر فائز ہیں، اُن کی شَرِیعت پر عمل پیرا ہوں۔ دِیگر اَحکام پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ مَسْنُون داڑھی رکھنے کا بھی اِلْتِزام کریں اور اپنے مریدین و مُعْتَقِدِین کو بھی اِس کی بھرپور تلقین و تاکید کریں۔ اللہ تعالٰی اپنے اولیاءِ کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے طفیل توفیق عطا فرمائے۔ ﴿اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

نعت خوانوں سے دَسْت بَسْتہ عَرْض

علاوہ ازیں وہ نعت خواں حضرات جو داڑھی مُنڈواتے ہیں یا حَدِّ

[1] الفتاوی المصطفویۃ ص ۵۰۴

Marfat.com

شَروع سے کم رکھتے ہیں، اُن سے بھی دَست بَستہ عَرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثنائے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جس شَرف سے نَوازا ہے، اُس پر اُس کا بار بار شکر ادا کریں اور اُس کے تقاضوں کو بھی پورا کریں۔ غور کیجیے کہ آپ اسٹیج پر کھڑے ہوکر مجمعِ عام میں جس نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبت وعَقِیدت کے اَشعار سُناتے ہیں اُنہی کے دشمنوں جیسی صُورت اپناتے ہیں۔ تو قول وفعل کا یہ تَضاد اور سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عملی اِنحِراف اللہ ورسول جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کا سبب نہیں بلکہ ناراضی کو دعوت دینے کا باعث ہے۔ کئی ایک نعت خواں نمازوں کی پابندی کرتے ہیں نہ مَسنُون داڑھی رکھتے ہیں، وہ اسٹیج پر کھڑے ہوکر تو ماں کی شان بیان کرتے ہیں جبکہ اپنی والدہ کو آٹھ آٹھ آنسو رُلاتے ہیں، وہ اپنی نعتوں کے ذریعے عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دَرس دیتے ہیں مگر خُود یہود ونَصارٰی کے فیشن واطوار کو اپناتے ہیں۔ اُنہیں ہوش کے ناخن لینا چاہییں کہ اُن کی یہ عَملی مُنَافَقَت کہیں اُنہیں اللہ ورسول جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُصوصی فَضْل وعنایات سے مَحروم نہ کردے۔ لہٰذا وہ اپنی رَوِش کو بدلیں، سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنائیں، شریعتِ مُطَہَّرہ کے مُطابق زندگی بَسَر کریں، بالخصوص اپنے چہروں کو مَسنُون داڑھی سے سجائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچّے عشّاقِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے طُفیل توفیق عطا فرمائے۔

﴿اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾

Marfat.com

محفلِ نعت سجانے والوں سے دَست بَستہ درخواست

وہ حضرات جو نعت خَوانی کا اہتمام کرتے ہیں اُن سے دَست بَستہ درخَواست ہے کہ ایسے نعت خواں جو مَسنُون داڑھی نہیں رکھتے یا دیگر خلافِ شَرع کام کرتے ہیں اُنہیں اپنے یہاں مَدعُو نہ کریں اگرچہ وہ کتنے ہی مشہور کیوں نہ ہوں کہ ایسوں کو اسٹیج پر بُلانا یا مِنبَر پر بٹھانا اور اُن کی تعظیم وتوقیر کرنا شرعاً جائز نہیں۔ چُنانچہ

فاسق کی تعظیم جائز نہیں

شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم ہند حضرت علّامہ شاہ ابوالبرکات محمد مصطفٰے رضا قادری نُوری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک اِستِفتاء کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

ذاکرین میں بَعض جماعتیں فُسّاق وفُجّار پر بھی مشتمل ہوتی ہیں۔ اُن فَواسِق کو مِنبَر نہ دیا جاوے کہ تعظیمِ ذکر کے ساتھ اُن کی بھی تعظیم ہوگی اور فاسق کی تعظیم (ناجائز وگناہ) لَوْ قَدَّمُوْا فَاسِقًا یَأْثَمُوْنَ۔ [1]

نِیز آپ جس طرح نعت خوانی کی محفل سجا کر محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِظہار کر رہے ہیں اسی طرح اپنے چہروں پر مَسنُون داڑھی سجا کر محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عملی ثُبوت دیں۔ یاد رکھیں! نعت خوانی کی محفل

[1] الفتاوی المصطفویۃ ص ۴۳۷

Marfat.com

سجانا ایک مُستَحَب کام ہے جبکہ چہرہ پر داڑھی سجانا اَمرِ واجب ہے۔ پھر رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو یہ محفل سجانے کا حکم ارشاد نہیں فرمایا جبکہ داڑھی بڑھانے کا حکم صادِر فرمایا ہے۔ تو جس کام کا حکم نہیں دیا گیا وہ کام تو آپ ذوق و شوق سے سرانجام دے رہے ہیں اور جس کام کا حکم ہُوا ہے اُس سے غفلت بَرَت رہے ہیں یہ آپ کی کیسی مَحبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے؟ خُدارا! خوابِ غفلت سے جاگیے، اپنا ہر کام سُنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُطابق کیجیے، بالخصوص اپنے چہرے کو مسنون داڑھی سے سجایئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچّے غلاموں کے طُفیل توفیق عطا فرمائے۔ ﴿اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

حَجّام توجّہ کریں

وہ حضرات جو بال کاٹنے کا پیشہ اِختیار کئے ہوئے ہیں اُن سے دَست بَستہ اِلتجا ہے کہ آپ لوگوں کے سر کے بال کاٹیں، داڑھی کا خط بنائیں یہ جائز ہے۔ مگر خُدارا کسی کی داڑھی مونڈیں نہ کاٹ کر حَدِّ شَرع سے کم کریں۔ یاد رکھیں! جس طرح داڑھی مُنڈوانا یا حَدِّ شَرع سے کم کروانا ناجائز و حرام ہے، اِسی طرح داڑھی مونڈنا یا اُسے حَدِّ شَرع یعنی ایک مُشت سے کم کرنا بھی ناجائز و حرام ہے اور اِس سے جو آمدنی حاصل ہوگی وہ حرام روزی کہلائے گی۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ (پ۶ المائدۃ ۲)

ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

سیّدنا حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رِوایت فرماتے ہیں کہ مکّی مَدَنی سرکار، نَبِیّوں کے سردار، محبوبِ پروردگار جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ ذِی وقار ہے:

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَ كُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ [1]

ترجمہ: وہ گوشت جنّت میں نہ جائے گا جو حرام سے اُگا ہو اور جو حرام سے اُگے، اُس کا آگ میں جلنا زیادہ لائق ہے۔

اِمامِ اَہْلِسُنَّت، عاشقِ مِہرِ نُبُوَّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت اَلشَّاہ اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

حرام فعل کی اُجرت میں جو کچھ لیا جائے وہ بھی حرام ہے۔ [2]

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب البیوع باب الکسب و طلب الحلال الفصل الثانی ص ۲۴۷ حدیث ۲۶۴۹ [2] فتاوی رضویہ ج ۲۱ ص ۱۸۷

Marfat.com

حرام کام کی اُجرت حرام ہے۔ جیسے تصویر سازی، جھوٹی گواہی، ناجائز وکالت، داڑھی مونڈنے کی اُجرت۔ کہ یہ سب (کام) حرام ہیں، تو ان کی اُجرتیں بھی حرام ہیں۔

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

حرام مال کسی قسم کا ہو، روپیہ، پیسہ، غلّہ، کپڑا، مکان، جانور اُس کا استعمال حرام ہے [1]

خلیلِ ملّت حضرت علّامہ مُفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ عورتوں کے بال کاٹنے اور مَردوں کی داڑھی مُونڈنے والے حَجّام کی روزی کی بابت ایک اِسْتِفْتَاء کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں:

ایسے کام میں جو شرعاً مَمنوع و ناجائز ہیں مدد کرنا یہ بھی ممنوع و ناجائز ہے اور ذریعہ ناجائز ہو تو آمدنی (بھی) ناجائز۔ یہ شریعت کا عام قانون ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۔ [2]

وقارُ الْمِلّت حضرت علّامہ مفتی وقار الدین قادری رضوی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی مونڈنا حرام ہے۔ یہ کام کرنا بھی حرام ہے، کسی سے کروانا بھی حرام ہے اور اِس کی اُجرت بھی حرام ہے۔ [3]

[1] تفسیر نعیمی ج ۵ ص ۳۷ زیر آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (پ۵ النسآء ۲۹) [2] فتاوی خلیلیہ ج ۳ ص ۱۶۹ [3] وقار الفتاوٰی ج ۱ ص ۲۵۹

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! قلموں کے نیچے کانوں اور گالوں کے درمیان اور نیچے کے جبڑے پر جو بال اُگتے ہیں وہ داڑھی میں شُمار ہوتے ہیں۔ ٹھوڑی کے نیچے اور دونوں اطراف میں اُن کی مَسنُون مِقدار مُٹّھی بھر ہے۔ اِس سے زائد بال کاٹ سکتے ہیں نیز رُخساروں کے بال اور حَلْق کے نیچے گلے کے بال مُنڈوا سکتے ہیں جسے خط بنانا کہتے ہیں۔ چُنانچہ

داڑھی کی حُدود

اِمامِ اھلسنّت، عاشقِ مِہرِ نُبُوَّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت اَلشّاہ اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی قَلموں کے نیچے سے گَنْپَٹِیوں، جَبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اِس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جس طرح بَعْض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یُونہی گالوں پر خَفِیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں۔ یہ بال قدرتی طور پر مُوئے رِیش (یعنی داڑھی کے بالوں) سے جُدا اور ممتاز ہوتے ہیں۔ اِس کا مُسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے ایک مَخْرُوطی شکل پر جانبِ ذَقَن (یعنی ٹھوڑی کی طرف) جاتا ہے۔ یہ بال اُس راہ سے جدا ہوتے ہیں، نہ اِن میں مُوئے مَحاسِن (یعنی داڑھی کے بالوں) کے

Marfat.com

مثلِ قُوّتِ نامیہ (یعنی بڑھنے کی قوت)، اِن کے صاف کرنے میں کوئی حَرَج نہیں بلکہ بسا اوقات اِن کی پرورش باعثِ تَشْوِیَہِ خَلْق وَ تَقْبِیْحِ صُورت (یعنی شکل وصورت بگاڑنے اور بدصورتی کا باعث) ہوتی ہے جو شرعاً ہرگز پسندیدہ نہیں۔ غرائب میں ہے۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لِلْحَلَّاقِ بَلِّغِ الْعَظْمَيْنِ فَاِنَّهُمَا مُنْتَهَى اللِّحْيَةِ يَعْنِیْ حَدَّهَا وَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ لِحْيَةٌ لِاَنَّ حَدَّهَا اللِّحٰی [1]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا حَجّام سے فرمایا کرتے تھے کہ دو ہڈیوں تک پہنچ جا کیونکہ وہ دونوں داڑھی کی حُدود یعنی آخری حِصّہ ہیں اِسی لیے داڑھی کو لِحْیَہ کہا گیا ہے کیونکہ اِس کی حُدود جڑے ہیں۔

خط بنانے کا حکم

محترم بھائیو اور بُزُرگو! داڑھی کا خط بنانا جائز ہے۔ چُنانچہ

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرت علّامہ مولانا مفتی امجد علی قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

چہرہ کے بال لینے بھی جائز جس کو خط بنوانا کہتے ہیں۔ [2]

[1] فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۵۹۶، [2] بہارشریعت ج ۲ ص ۷۰۵ حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا حصہ ۱۶

Marfat.com

خلیلِ مِلّت مُفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اور رُخساروں کے بال لینا جسے خط بنانا کہتے ہیں حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سُنّت ہے۔ [1]

ایک مٹھی سے زائد بال کاٹنے کا طریقہ

محترم بھائیو اور بُزُرگو! ٹھوڑی کے نیچے داڑھی کے بالوں کو مُٹّھی میں اِس طرح پکڑیں کہ انگلیوں یا ہتھیلی کا تھوڑا سا حصہ بھی ٹھوڑی پر نہ ہو۔ اس طرح پکڑنے کے بعد جو بال مُٹّھی سے زائد ہوں اُنہیں کاٹنا جائز ہے، بلکہ سُنّت ہے اِمامِ اہلسنّت، عاشقِ مِہرِ نُبُوَّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت اَلشَّاہ اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اِسْتِفْتَاء کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: (اور ایک مُشت کی) مِقدار ٹھوڑی کے نیچے سے لی جائے گی یعنی چُھوٹے ہوئے بال اِس قدر رہوں۔ وہ جو بعض بیباک جُہّال لبِ زِیریں کے نیچے سے ہاتھ رکھ کر چار اُنگل ناپتے ہیں کہ ٹھوڑی سے نیچے ایک ہی اُنگل رہے یہ مَحْض جَہالت اور شَرعِ مُطَہَّر میں بے باکی ہے۔ [2]

---

[1] فتاوی خلیلیہ ج ۱ ص ۳۵۹

[2] فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۵۸۱

Marfat.com

بَچّی کے بالوں کا حکم

نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان بالوں کو بَچّی کہا جاتا ہے۔ بَعْض داڑھی رکھنے والے حضرات اِن بالوں کو یا اِن کے کوٹھوں یعنی دائیں بائیں جانب کے بالوں کو مونڈتے ہیں یہ جائز نہیں کیونکہ یہ داڑھی میں شامل ہیں۔ چُنانچہ

بَچّی کے بال داڑھی کا حصہ ہیں

سیِّدنا امام بدرالدین محمود بن احمد عَینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَاللِّحْیَۃُ تَشْمَلُ الْعَنْفَقَۃَ [1] ترجَمہ: اور داڑھی عَنْفَقَہ (یعنی بَچّی) کو شامل ہے۔

سیِّدنا امام عبدالرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْعَنْفَقَۃُ مَا تَحْتَ الشَّفَۃِ السُّفْلٰی مِنْ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ [2] ترجَمہ: عَنْفَقَہ (یعنی بَچّی) نچلے ہونٹ کے نیچے والے داڑھی کے بال ہیں۔

سیِّدنا امام جلال الدین سُیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

[1] عمدۃ القاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی ﷺ ج ۱۶ ص ۱۴۸ زیرِ حدیث ۳۵۴۷

[2] کشف المشکل من حدیث الصحیحین (من سند عبد اللّٰہ بن بسر رضی اللّٰہ عنہ) لابن جوزی ج ۱ ص ۱۱۱۵

Marfat.com

شَعَرَاتٌ بَيْنَ الشَّفَةِ السُّفْلٰى وَالذَّقَنِ وَ يُسَمّٰى بِالْفَارِسِيَّةِ رِيْشِ بَجَّهٗ [1]

ترجمہ: (بَجّی) نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان کے بال ہیں۔ جسے فارسی میں رِیش بَجّی کہا جاتا ہے (یعنی داڑھی کا وہ حصہ جو بَجّی کہلاتا ہے)۔

دو سفید موتی

اُمُّ المومنین سیّدہ حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے مروی ہے، آپ ارشاد فرماتی ہیں:

كَانَتْ عَنْفَقَتُهٗ ﷺ بَارِزَةً فَنِيْكَاهُ حَوْلَ الْعَنْفَقَةِ كَاَنَّهُمَا بِيَاضُ اللُّؤْلُؤِ بِاَسْفَلِ عَنْفَقَتِهٖ شَعْرٌ مُّنْقَادٌ حَسَنَةٌ يَّقَعَ اِنْقِيَادُهَا عَلٰى شَعْرِ اللِّحْيَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ كَاَنَّهٗ مِنْهَا [2]

ترجمہ: آپ ﷺ کی بَجّی (کے بال) ظاہر تھے تو بَجّی کے اطراف میں بالوں کے دو بلند حصے تھے گویا کہ وہ دونوں سفید موتی ہیں۔ آپ (ﷺ) کی بَجّی کے نچلے حصّہ کے بال مُتّصِل تھے (اور) حَسین تھے (اور) اُن کا اِتّصال (یعنی مِلاپ) داڑھی کے بالوں پر واقع ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ (بَجّی کے بال) ایسے ہوجاتے گویا کہ وہ اُسی (داڑھی) سے ہیں۔

[1] شرح سنن ابن ماجه للسيوطى ابواب اللباس باب ۳۵ من ترك الخضاب ص ۲۵۸ (زیرحدیث ۳۶۲۸) [2] دلائل النبوة لابى نعيم الفصل الواحد و الثلاثون : اخلاق رسول الله و صفاته و احواله ج ۲ ص ۶۳۹ حدیث ۵۶۶، اسی طرح دلائل النبوة للبيهقى باب جامع صفة رسول الله ﷺ ج ۱ ص ۲۷۰ حدیث ۲۳۸ ، تاریخ دمشق لابن عساكر ج ۳ ص ۳۶۱

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان والے بالوں کو عَرَبی میں عَنْفَقَہ اور اردو میں بَچّی کہا جاتا ہے اور اُس کے اطراف کے بالوں کو عَرَبی میں فَنِیْکَیْن اور اُردو میں کوٹھے کہا جاتا ہے بَچّی اور کوٹھے کے بال داڑھی ہی کا حصہ ہیں۔ اِن کا کاٹنا یا مُونڈنا ایسے ہی ہے جیسے داڑھی کا کاٹنا یا مونڈنا۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَچّی شریف اور کوٹھوں پر بال موجود تھے اور کوٹھوں کے بال سفید تھے، جو سفید موتی کی طرح چمکتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَچّی شریف کے بال اِس قدر تھے کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی داڑھی شریف سے مِل گئے تھے۔

کوٹھوں کے بالوں کا حکم

محترم بھائیو اور بُزُرگو! بَچّی کی طرح کوٹھوں کے بال بھی داڑھی کا حصہ ہیں۔ جن کا کترنا، مُونڈنا یا نوچنا جائز نہیں۔ چُنانچہ

سیِّدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی ارشاد فرماتے ہیں:

وَ نَتْفُ الْفَنِیْکَیْنِ بِدْعَۃٌ وَّ هُمَا جَانِبَا الْعُنْفَقَۃِ [1]

ترجَمہ: اور دونوں کوٹھوں کو اُکھاڑنا بدعت ہے اور وہ بَچّی کے دونوں جانب کے بال ہیں۔

عِلاوہ ازیں علمائے ہند رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے فتاویٰ عالمگیری میں، سیِّد احمد طَحْطاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حاشِیَۂ مراقی الفَلَاح میں اور

احیاء العلوم کتاب اسرار الطهارة فصل فی اللحیة ج ۱ ص ۲۰۵

Marfat.com

علامہ سیّدنا محمد امین المعروف ابنِ عابدین شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے رِدُّالْمُحْتار میں یہی حکم نَقْل فرمایا ہے۔ [1]

گواہی ردفرمادی

حُجَّۃُ الْاِسْلام امام ابوبکر احمد بن جَصّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں کہ سیّدنا امام ابنِ جُرَیْج رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شخص جو اہلِ مکہ میں سے تھا۔ اُس نے (امیر المؤمنین سیّدنا حضرت) عُمَر بن عبدالعزیز (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے یہاں (کسی مُعاملہ میں) گواہی دی۔

وَ کَانَ یَنْتِفُ عَنْفَقَتَہٗ وَ یُحْفِیْ لِحْیَتَہٗ وَ حَوْلَ شَارِبَیْہِ

ترجَمہ: اور وہ اپنی بَچّی (کے بال) اُکھیڑتا تھا اور اپنی داڑھی (کے بالوں) اور اپنی مونچھوں (کے دونوں اطراف) کے گِرد (کوٹھوں کے بالوں) کو پَسْت کرتا (یعنی کاٹتا) تھا۔

تو آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے (اُس سے دریافت) فرمایا، تیرا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا، فُلاں۔ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فرمانے لگے:

---

[1] رد المحتار کتاب الحظر و الاباحة فصل فی البیع ج ۹ ص ۶۷۱ ،
حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح کتاب الصلوٰة باب الجمعه ص ۵۲۶ ،
فتاویٰ عالمگیری کتاب الکراهیة الباب التاسع عشر فی الختان و الخصاء و حلق المرأة ج ۵ ص ۳۵۸

Marfat.com

بَلْ اِسْمُكَ نَاتِفٌ وَّ رَدَّ شَهَادَتَهٗ

ترجمہ: (نہیں) بلکہ تیرا نام تو ناتِف (یعنی اُکھیڑنے والا) ہے اور اُس کی گواہی کو رَدّ فرمادیا۔ [1]

سیِّدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی نے اِحیاءُ العلوم میں اور امامِ اہلسنّت سیِّدنا امام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاوٰی رضویہ میں فتاوٰی غرائب سے یہ روایت اِختصار کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔ [2، 3]

شیخُ الْاِسلام سیِّدنا اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امیر المؤمنین سیِّدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بارے میں بھی نَقْل فرمایا ہے کہ جو کوئی اُنہیں (یعنی کوٹھوں کے بالوں کو) مُنڈاتا (تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) اُس کی گواہی رَدّ فرمادیتے۔ [3]

سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی اِحْیَاءُ الْعلوم میں اِس کا ذِکْر فرمایا ہے۔ [2]

محترم بھائیو اور بُزُرگو! اِس سے معلوم ہُوا کہ بِنّی کے سارے بال یا اِس کے اطراف کے بالوں کا کاٹنا یا مُونڈنا جائز نہیں۔ جو مَرْدِ حضرات ایسا

---

[1] احکام القرآن للجصاص ج ۱ ص ۵۰۵ زیرِ آیت مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ (پ۳ البقرۃ ۲۸۲)

[2] احیاء العلوم کتاب اسرار الطھارۃ فصل فی اللحیۃ ج ۱ ص ۲۰۵، [3] فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۵۹۷

Marfat.com

کرتے ہیں وہ اِس سے مکمل اِجْتِناب کریں اور اب تک جس قدر یہ گناہ کیا ہے، اُس پر رب تعالیٰ کے حُضور توبہ واِسْتِغْفار بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

﴿اٰمین بجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن ﷺ﴾

فتویٰ اعلیٰ حضرت

پاسبانِ دِین وملّت سیّدنا اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اِسْتِفْتاء کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

داڑھی اتنی کتروانا کہ ایک مُشْت سے کم ہو جائے گناہ وناجائز ہے، یُونہی ٹھوڑی پر سے کُھلوانا حرام۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ [1]

ایک اِسْتِفْتاء کے جواب میں کوٹھوں کے بالوں کی بابت اِرشاد فرماتے ہیں:

یہ بال بَدَاھَۃً (یعنی واضح طور پر) سلسلۂ رِیش میں واقع ہیں کہ اس سے کسی طرح اِمتیاز نہیں رکھتے تو اِنہیں داڑھی سے جُدا ٹھہرانے کی کوئی وَجْہ وَجِیْہ (یعنی درست اور مضبوط وجہ) نہیں۔ وَسْط (یعنی درمیان) میں جو بال ذرا سے چھوڑے جاتے ہیں جنہیں عَرَبی میں عَنْفَقَہ اور ہندی میں بِچّی کہتے ہیں داخلِ ریش ہیں۔ کَمَا نَصَّ عَلَیْہِ الْاِمَامُ الْعَیْنِیُّ وَ عَنْہُ نُقِلَ فِی السِّیْرَۃِ الشَّامِیَّۃِ (جیسا کہ امام

[1] فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۰۵

Marfat.com

بدر الدین عَینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِس کی تصریح فرمائی اور اُن سے سیرتِ شامِیَّہ میں نَقْل کیا گیا ہے۔) تو بیچ میں (یعنی درمیان میں) یہ دونوں طرف کے بال جنہیں عَرَبی میں فَنِیْکَیْن (اور) ہندی میں کوٹھے کہتے ہیں کیونکر داڑھی سے خارج ہو سکتے ہیں۔ داڑھی کے باب میں حُکْمِ اَحْکَم حُضور پُرنُور سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُعْفُوا اللِّحٰی وَاَوْفِرُوا اللِّحٰی داڑھیاں بڑھاؤ اور داڑھیاں زیادہ کرو) ہے تو اس کے کسی جُز کا مونڈنا جائز نہیں۔ لَاجَرم عُلَماء نے تصریح فرمائی کہ کوٹھوں کا نَتْف یعنی اُکھیڑنا بِدعت ہے۔ مُلَخَّصًا [1]

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرت علّامہ مولانا امجد علی قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

اِس کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

بَچّی کے اَغَل بَغَل (یعنی آس پاس) کے بال مُونڈانا یا اُکھیڑنا بدعت ہے (عالمگیری) [2]

البتہ اگر یہ بال اِس قدر طویل ہو جائیں کہ مُنہ میں آئیں تو قینچی سے اِن کو بقدرِ حاجت کم کرنا جائز ہے۔ چُنانچہ

اِمامِ اَہْلِسُنَّت، عاشقِ مِہرِ نُبُوَّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت اَلشَّاہ اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

خِزَانَۃُ الرِّوایات میں تَتَارخانیہ سے ہے:

[1] فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۵۹۷ [2] بہار شریعت حصہ شانزدھم حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا ج ۲ ص ۷۰۵

Marfat.com

يَجُوْزُ قَصُّ الْاَشْعَارِ الَّتِیْ كَانَتْ مِنَ الْفَنِيْكَيْنِ اِذَا زَحَمَتْ فِی الْمَضْمَضَةِ اَوِ الْاَكْلِ اَوِ الشُّرْبِ [1]

ترجمہ: نچلے ہونٹ کے دونوں کناروں کے بال کترنے جائز ہیں جبکہ کُلّی کرنے اور کھانے پینے میں تنگی کریں۔

دعوتِ فکر

وہ مُسلمان مَرد حضرات جو داڑھی مُنڈواتے ہیں یا سُنّت مقدار سے کم رکھتے ہیں یا وہ خواتین جو داڑھی کی مخالفت کرتی ہیں اور اپنے بیٹوں، بھائیوں اور شوہروں کو داڑھی رکھنے سے روکتی ہیں، اُن سب کے لیے دعوتِ فکر ہے کہ آپ جس نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کَلِمَہ پڑھتے ہیں اُسی کی شریعت کے نہ صرف خِلاف چلتے ہیں بلکہ اُس کی مخالفت کرتے ہیں۔ آپ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو داڑھی کو پسند فرماتے ہیں، مگر افسوس صد افسوس! آپ ناپسند کرتے ہیں آپ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ داڑھی مُنڈوانے کے عمل کو مکروہ جانتے ہیں، مگر آہ! صد آہ! آپ اِس عمل کو نہ صرف پسند کرتے ہیں بلکہ اپنے لیے باعثِ اِفْتِخار سمجھتے ہیں۔ جبکہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ق ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا

[1] فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۵۹۹

Marfat.com

وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ (پ۲۸ الحشر ۷)

فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

اور ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ۝ (پ۵ النسآء ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اِس کے کہ حق راستہ اُس پر کُھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جُدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

خدارا! مذکورہ بالا آیاتِ مُبارکہ اور دَرج ذَیل حدیثِ پاک کی روشنی میں اپنی مسلمانی کا معیار جانچئے اور اپنی آخرت کو برباد ہونے سے بچانے کے لیے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسند کو اپنی پسند اور اُن کی ناپسند کو اپنی ناپسند بنائیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے طفیل توفیق عطا فرمائے۔ ﴿اٰمین بجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وسلم﴾

محترم بھائیو اور بُزُرگو! داڑھی شریعت میں وہ سُنّتِ مُبارکہ ہے کہ جس پر تمام صحابہ و تابِعین، جُملہ تَبَعِ تابِعین و اَئِمّۂ دِین اور کُل اولیائے کِرام و علمائے کاملین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا قولی و فعلی اِتّفاق رہا ہے اِن حضراتِ قُدْسِیَّہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

Marfat.com

نے نہ صرف اس پر آزخُود عمل فرمایا ہے بلکہ دُوسروں کو بھی اِس کے رکھنے کا حکم صادِر فرمایا ہے۔ لہٰذا جو شخص اس سُنّتِ قدیمہ ودائمہ ومُتواترہ کو غیر اَہم وحقیر جانے، اِس کی مُخالفت کرے وہ دوزخ میں ڈالے جانے کے لائق ہے۔ اللہ ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلَالُہٗ اُس سے ناراض اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس سے بیزار ہوتے ہیں۔ چُنانچہ

اظہارِ ناپسندیدگی

سیِّدنا عُبید اللہ بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں:

جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَجُوْسِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ قَدْ حَلَقَ لِحْیَتَہٗ وَ اَطَالَ شَارِبَہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ ﷺ : مَا ھٰذَا ؟ قَالَ ھٰذَا فِیْ دِیْنِنَا ، قَالَ : وَ لٰکِنَّ فِیْ دِیْنِنَا اَنْ نَّجُزَّ الشَّارِبَ وَ اَنْ نُّعْفِیَ اللِّحْیَۃَ [1]

ترجَمہ: رسولُ اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں مَجوسیوں کا ایک شخص آیا اور اُس نے اپنی داڑھی مُونڈ رکھی تھی اور مونچھیں لمبی رکھی ہوئی تھیں۔ تو نبیٔ پاک ﷺ نے اُسے ارشاد فرمایا یہ کیا (حالت بنا رکھی) ہے؟ اس نے کہا یہ ہمارے دِین میں ہے، آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: لیکن ہمارے دِین میں مُونچھیں پَست کرنا اور داڑھیاں بڑھانا ہے۔

رُوح میں سوز نہیں قَلْب میں اِحساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ مُحمد کا تمہیں پاس نہیں

[1] الدرالمنثور ج ۱ ص ۲۷۶ زیرِ آیت وَ اِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ ط (پ۱ البقرۃ ۱۲۴) مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الادب ج ۵ ص ۲۲۶ حدیث ۲۵۵۰۲، اس جیسی حدیث پاک الطبقات الکبریٰ لابن سعد باب ذکر اخذ رسول اللہ ﷺ من شاربہ ج ۱ ص ۴۴۹

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزرگو! توجّہ فرمایئے! یہ ایک فِطْری اَمْر ہے کہ انسان جس سے بے پناہ مَحبت کرتا ہے اُسے اُس کی اَدائیں دل و جان سے زیادہ عزیز ہوتی ہیں، وہ اُس کی پسند کو اپنی پسند اور اُس کی ناپسند کو اپنی ناپسند سمجھتا ہے اور شُعوری و لاشُعوری اعتبار سے اُس جیسی شکل وصورت بنانے، اُس جیسی وَضع وقَطع اپنانے، یہاں تک کہ اُس جیسا لب ولہجہ اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بدقسمتی سے آج کے پُرفِتن دور میں کسی نے فلمی اداکاروں کو تو کسی نے کھلاڑیوں کو، کسی نے سیاستدانوں کو تو کسی نے فُسّاق و فُجّار لیڈروں کو اپنا آئیڈیل بنالیا ہے۔ افسوس، صد افسوس! بہت سے غلامئ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دَم بھرنے والے اور غلامئ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں جان قربان کرنے کے نعرے لگانے والے بھی اِس بُرائی میں مُبْتَلا نظر آتے ہیں۔

آہ! صد آہ! سِکھ لوگ تو اپنے گُرو کے کہنے پر داڑھی بڑھائیں، نہ مُنڈوائیں نہ کتروائیں، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی منصب پر فائز ہوجائیں، دنیا کے کسی بھی مُلک میں چلے جائیں اور ایک آج کے مسلمان حضرات ہیں جو اِمامُ الْاَنْبیاء، شہنشاہِ اَرْض وسَما، محبوبِ کِبْرِیا جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمانِ رُشد وھُدیٰ ''داڑھی بڑھاؤ'' کی کوئی پروا نہیں کرتے بلکہ کُھلّم کُھلّا مخالفت کرتے ہیں اور داڑھی مُنڈوا کر مَجوسیوں، یہودیوں، ہندوؤں اور فرنگیوں کی شکل وصورت

Marfat.com

بناتے ہیں اور آج کی عورت سر کے بال کٹوا کر، چہرے اور بھوؤں کی تھریڈنگ کرا کر اور بے پردگی کا مُظاہرہ کر کے اُن کے نقشِ قدم پر چلتی ہے۔ سوچیے! خُوب غور کیجیے! کیا یہی ہماری مسلمانی ہے کہ جس نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کَلِمَہ پڑھیں اُسی کے دشمنوں کی پیروی کریں؟ کیا یہی ہماری محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے کہ نعرے تو ہم اُن کے نام کے لگائیں مگر طریقہ اُن کے دشمنوں کا اپنائیں؟

ع ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

وَضع میں تم ہو نصاریٰ تو تَمَدُّن میں ہُنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یقین جانیے

محبت آپ کی لاریب اِیماں کی حلاوت ہے
بِغیر اِس کے کِسے حاصل ہُوا ذوقِ عبادت ہے

جو ہیں عُشّاق اُن کے اُن پہ اُن کی نظرِ شَفقت ہے
خُدائے پاک کی بھی بالیقیں اُن پر عنایت ہے

اِطاعت اُن کی جس نے کی اِطاعت اُس نے کی رب کی
حقیقت میں اِطاعت اُن کی ہی رب کی اطاعت ہے

Marfat.com

گناہوں پر خدا بے شک سزا دینے پہ قادِر ہے
مگر وہ مہرباں ہم پر فَقَط اُن کی بدولت ہے

کرو شام و سَحَر ذکرِ پَیَمْبَر اے مُسلمانو!
یقیناً اُن کا ذکرِ خیر خالق کی عِبادت ہے

نبی کے دین پر قربان ہو جاؤ مسلمانو!
زمینِ کربلا دیتی یہی درسِ شَہادت ہے

وہ ہو گا بالیقیں دونوں جہاں میں سُرخُرو عاجزؔ
کہ جس خُوش بَخْت پر سرکار کا دستِ حمایت ہے

جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

قابلِ غور بات

آج کل جب مسلمان بھائیوں کو نماز روزہ کی تبلیغ کی جاتی ہے حرام روزی سے بچنے کی تلقین کی جاتی ہے، گناہوں سے بچنے کی تاکید کی جاتی ہے، سُنّتوں پر چلنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے تو کئی ایک اپنی اِصلاح کی کوشش کرنے کی بجائے یہ جواب دے کر ٹال دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے، وہ ہمیں بخش دے گا، نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہماری شفاعت فرما دیں گے اور ہم سیدھے جنّت میں چلے جائیں گے۔

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! اللہ تعالیٰ کے غَفُور و رحیم ہونے میں کسی مُسلمان کو ادنیٰ سا بھی شک و شُبہَ نہیں ہے۔ یقیناً اُس کی رَحمت و سخا اور بخشش و عطا بے حد و بے شمار ہیں اور کوئی بھی شخص اپنے عمل سے نہیں بلکہ مَحض اُس کی رَحمت سے جنّت میں جائے گا لیکن علمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ایمان اُمّید و خوف کے درمیان ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو جہاں خُدائے رحیم و رحمٰن جَلَّ جَلَالُہٗ کی رَحمت کا اُمّیدوار بن کر جینا چاہیے وہاں اُس کے قَہر و غَضَب اور جلال و ناراضی سے بھی خُوب ڈرنا چاہیے۔ بسا اَوقات شیطان مَردُود، بندے کو اللہ تعالیٰ سے غافل کر کے گناہ پر گناہ کراتا ہے اور جب بندے کا ضمیر جاگنے لگتا ہے تو یوں لوریاں دے کر پھر سے غفلت کی نیند سُلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے، تجھے بخش دے گا۔ یوں وہ بندے کو سچّی توبہ کرنے سے روکتا ہے اور اُسے اللہ تعالیٰ سے بے خوف کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بے خوفی تو باعثِ ہلاکت ہے۔ کیونکہ وہ جہاں رحیم و رحمٰن اور حَنّان و مَنّان ہے وہاں قَہّار و جَبّار اور ذُوالْجلالِ وَالْاِکْرام بھی ہے۔ اور اُسے یہ بات خوب پسند ہے کہ بندہ اُس کی رحمت کا اُمّیدوار بن کر بھی اُس کے آگے جُھکے اور اُس کے عذاب سے ڈرتے ہُوئے بھی اُس کے آگے جُھکے۔ اِسی لیے اُس نے قرآنِ مجید میں جہاں اپنی رَحمت کے ڈنکے بجائے ہیں تو وہاں اپنی قَہّاری و جَبّاری کے تذکرے بھی فرمائے ہیں۔ جہاں اُس نے اپنی رحمت سے مایوسی کو حرام قرار دیا ہے تو وہاں اُس

Marfat.com

سے بے خوف رہنے والوں کو اپنے عذاب سے بھی ڈرایا ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان ہونے کے ناطے جہاں ہمیں اُس کی رحمت پر کامل بھروسہ رکھنا چاہیے وہاں اُس کے قَہْر و غَضَب سے بھی خوب ڈرنا چاہیے۔

رب کی رحمت پر بھروسہ ہی رکھو اے عاجز
لیکن اِس کو بھی نہ بھولو کہ وہ جبّار بھی ہے

نیز اِمامُ الْاَنْبِیاء، شفیعِ روزِ جزا، محبوبِ کبریا جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت یقیناً حق اور سچ ہے۔ جو لوگ شفاعتِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُنْکِر ہیں وہ گمراہ و بے دِین ہیں۔ ہر مسلمان کو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت پر پُختہ یقین اور کامل بھروسہ رکھنا چاہیے کہ روزِ قیامت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مقامِ وسیلہ پر فائز ہوں گے، آپ کے سر پر ہی شفاعتِ کُبریٰ کا سہرا سجے گا۔ لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے بے شمار مُسلمان بخشے جائیں گے بڑے بڑے گناہ گار داخلِ جنّت ہوں گے۔ یاد رہے! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ کے رب جَلَّ جَلَالُہٗ نے مُختارِ کُل بنایا ہے۔ آپ جس کی چاہیں گے شفاعت فرمائیں گے۔ جہاں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے گناہ گاروں کو نویدِ شفاعت سنائی ہے وہاں اپنی سُنّتوں کو تَرک کرنے والے کو شَفاعت سے محرومی کی وعید بھی سنائی ہے۔ اور روزِ قیامت ایک مسلمان کے لیے شفاعتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محرومی سے بڑھ کر اور کیا مصیبت ہو سکتی ہے۔ چُنانچہ

Marfat.com

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ تَرَكَ سُنَّتِی لَمْ يَنَلْ شَفَاعَتِیْ [1]

ترجمہ: جس نے میری سُنّت (یعنی میرے طریقہ) کو چھوڑ دیا وہ میری شفاعت نہیں پائے گا۔

مُحَقِّقْ عَلَی الْاِطْلَاق سیّدنا امام کمال الدین بن ھُمام اور سیّدنا امام زین الدین ابن نُجَیم رَحِمَھُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی ارشاد فرماتے ہیں:

وَ تَارِكُ السُّنَّةِ لَا يَسْتَحِقُّهَا بَلْ يَسْتَحِقُّ حِرْمَانَ الشَّفَاعَةِ [2]

ترجمہ: اور تارکِ سُنّت اُس کا (یعنی عذابِ دوزخ کا) مُستَحَق نہیں ہوتا بلکہ (رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) شفاعت سے محرومی کا مُستَحَق ہوتا ہے۔

غور فرمایئے! صحابہ و تابعین، تَبَع تابِعین و اَئِمَّۂ مُجْتَہِدِین، جُملہ اَغْواث و اَقْطاب و اَبْدال و اولیائے کاملین کو کیا اللہ تعالٰی کی رحمت پر کامل یقین نہیں تھا؟ کیا اُنہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعتِ عُظمٰی پر پُختہ بھروسہ نہیں تھا؟ یقیناً تھا۔ پھر کیا وَجْہ ہے کہ وہ اِس کے باوُجود اللہ تعالٰی کی بے نیازی سے ہر دَم خائف رہتے تھے۔ اُس کی اِطاعت میں سرگرمِ عمل رہتے تھے اور نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ

[1] در مختار کتاب الحظر و الاباحة ج ۹ ص ۵۵۸، حاشیة الطحطاوی علی المراقی کتاب الطهارة فصل فی سنن الوضو ج ۱ ص ۴۲، رد المحتار کتاب الطهارة مطلب فی السنة و تعریفها ج ۱ ص ۲۳۲ [2] فتح القدیر کتاب الکراهیة فصل فی الاکل و الشرب ج ۱۰ ص ۱۳، البحرالرائق کتاب الکراهیة فصل فی الاکل و الشرب ج ۸ ص ۳۴۵

Marfat.com

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں پر عمل کرنے میں ہر دَم کوشاں رہتے تھے اگر اللہ تعالیٰ کی رَحمت اور نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت پر بھروسہ کا معنٰی شرِیعَت مُطَہَّرہ کی کُھلّم کُھلّا مخالفت کرنا اور اِس پر کوئی افسوس و ندامت نہ ہونا ہے تو پھر ہمارے آسلاف نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ کیا وہ غَلَط تھے یا ہم غَلَطی پر ہیں؟ یقیناً ہم غَلَطی پر ہیں، وہ تو صراطِ مُستَقِیم پر گامزن تھے۔ اللہ و رسول جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں ہمارا رَہْبر و رَہْنُما اور ھادی و مُرْشِد بنایا ہے، اُن کے پیچھے چلنے ہی میں ہماری کامیابی و کامرانی ہے۔ لہٰذا عقیدۂ رحمتِ کِبریا جَلَّ جَلَالُہٗ ہو یا نظریۂ شفاعتِ خَیْرُ الْوَریٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اُسے پیشِ نظر رکھ کر ہمارے آسلاف نے جو کردار اپنایا ہے ہمیں بھی اُسے اپنے لیے مَشْعَلِ راہ بنانا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان مَرْدُود کا ہم پر وار چل جائے اور ہم اپنے آسلاف کا طریقہ چھوڑ بیٹھیں اور خُدائے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرام سے بے خوف اور ناراضیٔ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے پروا ہو جائیں، کہیں شیطان ہمیں رحمتِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ اور شفاعتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُود ساختہ لوریاں دے کر اللہ و رسول جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا باغی نہ بنا دے۔

ہے بیشک خوف اور اُمّید کے ہی درمیاں ایماں
خلاف اِس کے عمل کرنا، نہیں ہے راہِ رَبّانی

Marfat.com

داڑھی مُنڈوں سے حُضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کراہِیَت

اِمامِ اَھْلِسُنَّت، عاشقِ مِہرِ نُبُوَّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت اَلشَّاہ اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں:

اِمام اِبْنِ سَعْد (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) طَبَقَات میں عبداللہ بن عبداللہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) سے مُرْسَلًا رَاوی، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں:

لٰکِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِیْ وَاُعْفِیَ لِحْیَتِیْ [1]

ترجَمہ: مگر مُجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ اپنی مونچھیں پَسْت کروں اور اپنی داڑھی بڑھاؤں۔

اِس حدیث کا واقعہ وہ ہے جو کتابُ الْخَمِیْس فِی اَحْوَالِ اَنْفَسِ نَفِیْس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وغیرہ کُتُبِ مُعْتَمَدَہ میں ہے کہ جب حُضور پُرنُور سیِّد یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ھدایتِ اسلام کے فرامین بنامِ سلاطینِ جہاں نافذ فرمائے۔ قَیْصَرِ مُلْکِ رُوم نے تصدیقِ نُبُوّت کی مگر بَجِہَتِ دُنیا (یعنی دُنیوی اِقْتِدار کی خاطر) اِسلام نہ لایا۔ مَقُوْمَس بادشاہِ مِصر نے شُقَّہ والا (یعنی فرمانِ والا) کی کمال تعظیم کی اور ہَدایا حاضرِ بارگاہِ رِسالت کیے۔ سگِ ایران خُسْرُو پرویز قَتَلَہُ اللہُ (یعنی اللہ اسے

---

[1] الطبقات الکبریٰ لابن سعد باب ذکر اخذ رسول اللہ ﷺ من شاربہ ج ۱ ص ۴۴۹

Marfat.com

ہلاک کرے) نے فرمانِ اَقدس چاک کر دیا اور باذان صُوبَۂ یَمَن کو لکھا، دو مضبوط آدمی بھیج کر اُنہیں یہاں بُلائے۔ باذان نے اپنے داروغہ بانُوَیْہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیّبہ روانہ کیا۔

اِنَّهُمَا حِيْنَ دَخَلَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَا قَدْ حَلَقَا لِحَاهُمَا وَاَعْفَيَا شَوَارِبَهُمَا فَكَرِهَ النَّظَرَ اِلَيْهِمَا وَقَالَ وَيْلَكُمَا مَنْ اَمَرَكُمَا بِهٰذَا قَالَا رَبُّنَا يَعْنِيَانِ كِسْرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لٰكِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ بِاِعْفَاءِ لِحْيَتِيْ وَقَصِّ شَوَارِبِيْ [1]

ترجمہ: یہ دونوں جب بارگاہِ اَقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضر ہوئے۔ داڑھیاں مُنڈائے اور مُونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سیّدِ عالَم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اُن کی طرف نظر فرماتے کراہت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لیے کس نے تمہیں اِس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خُسرو پرویز خبیث نے تو حُضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

رِضوی نصیحت

اِمامِ اَہلِسُنَّت، عاشقِ مِہرِ نُبُوَّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت اَلشّاہ اِمام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یہ رِوایت نَقْل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں:

[1] فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۶۴۷، اسی طرح دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل السابع عشر ج ۲ ص ۳۵۰ حدیث ۳۳۱

Marfat.com

مُسلمان اِس حدیث کو یاد رکھیں کہ بَاذَوَیْہ وخرخسرہ اُس وقْت تک نہ اسلام لائے تھے، نہ احکامِ اسلام سے آگاہ تھے (نہ اُن پر اسلامی احکام لاگُو ہوتے تھے پھر بھی) اُن کی یہ وضع دیکھ کر حُضورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی صورت دیکھنے سے کراہَت کی۔ تو جو مسلمان جان بُوجھ کر مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خِلاف، مَجوسیوں کے مُوافِق ایسی گندی صورت بنائے، وہ کِس قدر حُضورِ اعلٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کراہَت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ (یاد رکھ!) آدمی جس حال پر مَرتا ہے اُسی حال پر اُٹھتا ہے۔ (اگر تُو داڑھی مُنڈا ہی مَر گیا تو داڑھی مُنڈا ہی اُٹھے گا) اگر روزِ قِیامت رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (تیری) یہ مَجوس کی (سی) صورت دیکھ کر (تیری جانب) نگاہ فرمانے سے کراہِیَت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانہ کہیں نہ رَہا۔ مسلمان کی پناہ، اَمان، نَجات، رُستگاری جو کچھ ہے اُن کی نظرِ رَحمت میں ہے۔ اللہ کی پناہ اُس بُری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے (ہوئے) کراہِیَت لائیں، وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ۔ اِس کے بعد حدیث میں معجزۂ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ظُہُور، خُسْرُو پرویز مَرْدُود کا ہلاک، باذان و بانْوَیْہ و خرخسرہ وَغَیْرَھُم بَہُت اہلِ یمن کا مُشَرَّف باِسلام ہونا مذکور ہے۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ [1]

[1] فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۴۷

Marfat.com

مذکورہ بالا حدیثِ پاک سے وہ تمام مُسلمان عبرت پکڑیں، ہوش کے ناخن لیں اور اللہ ورسول جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی سے ڈریں جو دُنیا کے وقتی فائدے یا سوسائٹی والوں کی نظر میں اچھا بننے کے لیے یا مغربی فیشن کی پیروی میں یا گھر والوں کے اِصرار پر داڑھی مُنڈاتے ہیں یا ایک مُٹّھی سے کم رکھتے ہیں، یوں وہ اپنی آخرت برباد کرنے کی مَذْمُوم کوشش کرتے ہیں۔ اُن کی بھلائی اِسی میں ہے کہ وہ اپنی اِس لَغْزِش پر خُدائے قُدّوس جَلَّ جَلَالُہٗ کے دربارِ پُروقار میں فی الفور توبہ کریں اور سُنّت کے مُطابق داڑھی رکھیں اور وہ والدین جو اپنے بچّوں کو، وہ بیویاں جو اپنے شوہروں کو، وہ افسران جو اپنے ملازموں کو اور وہ دوست رشتہ دار جو اپنے عزیزوں کو داڑھی رکھنے سے روکتے ہیں اور داڑھی رکھنے کی مُخالفت کرتے ہیں۔ وہ سب کے سب خدائے جَبَّار و قَہَّار جَلَّ جَلَالُہٗ کے قَہْر و غَضَب اور اُس کی سخت ترین پکڑ سے پناہ مانگیں۔ دینِ اسلام کے اِس عظیم شعار داڑھی شریف کی مخالفت سے فی الفور باز آجائیں اور اپنی آخرت کو برباد مت کریں۔ یاد رکھیں! عنقریب اُنہیں مَر کر دربارِ خُدائے ذُوالْجلال میں پیش ہونا ہے۔ وہ سوچیں! اُس وقت وہ شعارِ اسلام اور سُنَّت خَیْرُ الْاَنَام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اعلانیہ مخالفت کا کیا جواب دیں گے۔ ؎

جل جلالہ پُرسشِ اعمال تم سے جس گھڑی فرمائے گا
رب کو کیسے دو گے عاجِز جُرم و عِصیاں کا جواب جل جلالہ

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! توجّہ فرمایئے! داڑھی مُنڈانا جہاں خلافِ سُنّتِ رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے وہاں اَمرِ واجِب کا تَرک بھی ہے اور یہ زَنانہ صُورت بنانے کے مُتَرادِف ہے جو حرام و باعِثِ لعنت ہے اور یہ تَغْیِیْرِ خَلْقِ اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑنے کے زُمرہ میں آتا ہے اور یہ بھی حرام و باعِثِ لعنت ہے نیز یہ کفّار و مُشرِکین اور مَجوس و ہُنود کا شِعار ہے اور شِعارِ کفّار کو اپنانا بھی ناجائز و حرام ہے۔ تو داڑھی مُنڈانا اور حَدِّ شَرع سے کم رکھنا فَقَط ایک وَجہ سے نہیں بلکہ کئی وُجوہات سے حرام و ناجائز ہے۔ یہی وَجہ ہے کہ فُقَہائے ذِی احترام و مُحَدِّثِیْن کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے اِس کے حرام ہونے کی تَصرِیح فرمائی ہے اور مُسلمانوں کا اِس بُرائی میں مُبْتَلا ہونا قِیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت قرار دیا ہے۔ چُنانچہ

قِیامت کی ایک علامت

سیِّدنا حضرت کعبُ الْاَحبار اور سیِّدنا حضرت ابوالجِلا (جیلان بن فَرادہ اَسَدِی) رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی سے مروی ہے:

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ یَّقُصُّوْنَ لِحَاهُمْ اُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ [1]

ترجَمہ: آخر زمانہ میں ایسے لوگ (بھی) ہوں گے کہ داڑھیاں کَتْریں گے وہ نِرے بے نصیب ہیں۔

(وَالْعِیَاذُ بِاللہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن)

[1] قوت القلوب الفصل السادس والثلاثون فضائل اهل السنة والطريقة ذكر ما فى اللحية من المعاصى و البدع المحدثة ج ۳ ص ۱۳۱۹ ، احياء العلوم كتاب اسرار الطهارة فصل فى اللحية ج ۱ ص ۲۰۶ ،

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزُرگو! دیکھا آپ نے! لوگوں کا بکثرت داڑھی مُنڈوانا قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ جو لوگ اِس فعلِ قَبِیح میں مُبتَلا ہیں وہ فی الفور توبہ کرلیں کہ داڑھی مُنڈوانے اور کتروانے والے قرآن وحدیث اور اقوالِ اَئِمَّۂ دِین و مِلّت کی رُو سے اللہ ورسول جَلَّ جَلَالَہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نافرمان ہیں۔ دینِ اسلام میں پُورے طور پر داخل نہ ہونے والے، سَخْت احمق و بیوقوف ہیں اور واجِبُ التَّعْزِیر اور شَہْر بَدَر کرنے کے لائق ہیں۔ شیطان لعین کے محکوم اور زَنانے ہیجڑے ہیں، مَرْدُوْدُ الشَّہَادت وذلیل وخوار ہیں، دِین میں بے بہرہ اور قابلِ نفرت ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت سے محروم اور کفّار ومشرکین سے مُشَابَہت اِختیار کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والے ہیں۔

(اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

تو ایسے غافل و نادان اشخاص ہوش کے ناخن لیں، اپنی اِس ناپاک رَوِش کو فی الفور بدلیں اور اللہ تعالیٰ کے حُضور سچی توبہ کریں اور اپنے چہروں پر مسنون داڑھی سجائیں، اِسی میں اُن کی بھلائی و کامرانی ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ ﴿اٰمین بجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وسلم﴾

Marfat.com

داڑھی منڈانا چھوڑ دے

از: مولانا جمیل احمد قادری رضوی جمیلؔ
رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

اے مِرے بھائی ! ذرا داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے
شَرم کر بہرِ خُدا داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے

ہیں بظاہر بال لیکن نُور ہے اِسلام کا
شَکْل نُورانی بنا داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے

شَکْل سے بیزار ہیں تیری خُدا و مصطفٰے
اُن کو راضی کر ذَرا داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے

تیری صورت دیکھ کر شیطاں کو ہوتی ہے خُوشی
اور وہ دشمن ہے ترا داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے

اپنی چوٹی بھی کسی ہِندو نے کاٹی یہ بتا
تُو نے کیوں ایسا کیا داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے

آل و اصحابِ نبی نے بھی کبھی ایسا کِیا؟
تُو ہے کیوں اُن سے جُدا داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے

کیا عجب ہے عورتوں پر بھی پڑے اِس کا اَثَر
وہ بھی دیں سر کو مُنڈا داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے

Marfat.com

مَرْد پیدا ہو کے تُو بالکل مُخَنَّث بن گیا
یہ غضب کیسا کِیا داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے

داڑھی کترانا، چڑھانا، مُونڈنا سب ہے حرام
مان حکمِ مصطفٰے داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے

فَرْض ہے بھائی پہ دے بھائی کو راہِ حق بتا
اِس لیے میں نے کہا داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے

ہو جمیلِ قادری کی اِلتجا یارب ! قَبول
اُمَّتِ خَیْرُالْوَرٰی داڑھی مُنڈانا چھوڑ دے [1]

جَلَّ جَلَالُہٗ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

خُدائے بُزُرگ و برتر جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہِ اعظم و اکبر میں دُعا ہے کہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن ! جَلَّ جَلَالُكَ عاشقانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صدقہ سب مسلمانوں کو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سچّا عاشق اور وفادار غُلام بنا، اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و اِتّباع کرنے کا شَرَف عطا فرما۔ بِالْخُصُوص مسلمان مَرْدوں کو سُنّت کے مطابق داڑھی رکھنے اور مُسلمان عورتوں کو شرِیعت کے مطابق پردہ کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔ اور اب تک جن مسلمان مَرْدوں نے داڑھی مُنڈانے یا حَدِّ شَرْع سے کم کرانے کا اور جن مسلمان عورتوں نے داڑھی مُنڈانے یا حَدِّ شَرْع سے کم کرانے کی ترغیب و دعوت دینے کا گناہ کِیا ہے۔ اِس پر اُنہیں سچّی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اُن کی، ہماری بلکہ سارے مسلمانوں کی بخشش و مغفرت فرما۔ ﴿اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وسلم﴾

[1] داڑھی اسلام کا عظیم شعار ہے ص ۱۵

Marfat.com

مروجہ تصوف کا شرعی حکم

Marfat.com

تقریظِ جلیل

حضرت علامہ مولانا ابوالحسنین مفتی محمد وسیم اختر المدنی مدظلہ العالی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ / اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

ایک مسلمان کے لیے فرائض وواجبات کے ساتھ سننِ مؤکدہ پر عمل کرنا بھی ضروری ہے کہ جو مسلمان بِلا عذرِ شرعی سننِ مؤکدہ پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بطورِ تنبیہ اُن سے اظہارِ بیزاری فرمایا ہے۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

فَمَنْ لَّمْ یَعْمَلْ بِسُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ (ابن ماجہ)

ترجمہ: جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں (یعنی میرے طریقے پر نہیں)

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِن سنتوں میں سے مَردوں کے لیے ایک سنت مونچھیں پَست رکھنا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو جہاں داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا ہے وہاں مونچھیں پَست کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ افسوس، آج بہت سے مَرد حضرات کفار ومشرکین کی نقالی کرتے ہوئے داڑھی منڈاتے ہیں اور مونچھیں بڑھاتے ہیں۔ امیرِ تبلیغِ اسلامی مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری مدظلہ العالی نے مسلمانوں کو اس برائی سے بچانے کے لیے مستند و معتبر ضخیم کتابوں سے اخذ کر کے عام فہم انداز میں مختصر کتابچہ بنام ''مونچھیں رکھنے کا شرعی حکم'' تحریر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلِّف کو یہ رسالہ مرتب کرنے پر جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں مسلمانوں کی اصلاح کے لیے مزید زبانی طور پر اور تحریری انداز میں تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل وروحانیت میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور ان کی تنظیم ''تبلیغِ اسلامی'' کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

ابُوالحسنین مفتی محمد وسیم اختر المدنی

رئیس دارالافتاء فیضانِ شریعت جامع مسجد فیضانِ شریعت اقبال کالونی مارٹن روڈ تین ہٹی کراچی

وانچارج شعبہ تخصص فی الفقہ والافتاء دارالعلوم نعیمیہ کراچی

17 اگست 2017ء / 1438ھ

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا o

(پ۲۲ الاحزاب ۷۱)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اُس نے بڑی کامیابی پائی۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

اِس آیتِ مُبارکہ سے روزِ روشن کی طرح یہ بات عیاں ہوگئی کہ دنیا وآخرت میں ہماری فلاح وکامرانی اور نَجات وشادمانی اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت وفرمانبرداری میں ہے۔ مگر افسوس، صد افسوس آج کے اکثر مسلمان اللہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حُکم عُدولی کرتے ہیں اور دشمنانِ اسلام کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہیں۔ یہ سَراسر نَفْس وشیطان کا دھوکہ ہے اور آخرت کی تباہی وبربادی کا باعث ہے۔

یقین جانیے! عبادات ہوں یا معاملات ہمارے لیے اُسْوَۂ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر کامیابی کا ضامِن کوئی دوسرا طریقہ نہیں۔ بیشک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ہر عمل شریف کامل ترین، حسین ترین، بہترین اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ اللہ ربُّ العِزّت نے دنیا کی کامیاب زندگی گزارنے کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اُسوۂ حَسَنہ ہمارے لیے مَشْعَلِ راہ بنایا ہے۔

Marfat.com

اُسْوَۂ حَسَنَہ

اللّٰہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن ، اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ، اَحْسَنُ الْوَارِثِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشادِ مُبین ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱ الاحزاب ۲۱)

ترجَمہ: بیشک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ ﴿کَنْزُالْاِیمان﴾

سیرتِ کاملہ

شہنشاہِ انبیاء، شفیعِ روزِ جزا، محبوبِ کبریا جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ والا ہے:

اِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ وَ خَیْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم [1]

ترجَمہ: بیشک سب سے بہتر کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔

آہ، صد آہ آج کا مسلمان محبوبِ ربُّ العِزَّت کی سُنَّت وشریعت کو چھوڑ کر کُفّار ومشرکین کے رَسْم ورواج اور طور طریقے نہ صرف اپنا رہا ہے بلکہ اُس پر فَخْر بھی کر رہا ہے۔ ایک دور وہ تھا کہ مسلمان اپنا ہر کام سُنَّت وشریعتِ مصطفٰے عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ

[1] مسند امام احمد ج ۳ ص ۳۷۱ (حدیث ۱۵۰۲۶)، صحیح ابن حبان ج ۱ ص ۱۸۶ حدیث ۱۰، مسند ابو یعلیٰ ج ۴ ص ۸۵ حدیث ۲۱۱۱ ، اس جیسی حدیث پاک سنن ابن ماجه المقدمة باب ۷ ص ۲۱ حدیث ۴۵، ۴۶

Marfat.com

وَالثَّنَاءِ وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کے مطابق سرانجام دیتے تھے اور اگر کسی مُعاملہ میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا طریقہ معلوم نہ ہوتا تو وہ اُس کے بارے میں جُستجو کرتے اور اہلِ علم سے راہنمائی حاصل کرتے تھے۔ مگر افسوس اب تو وہ دورِ پُرفتن ہے کہ احکامِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جانتے بوجھتے پسِ پُشت ڈال دیا جاتا ہے اِنہی احکام میں سے ایک حکم داڑھی بڑھانے اور مونچھیں گھٹانے کا بھی ہے۔ داڑھی کے بارے میں تفصیلی بیان بَعُنوان ''داڑھی رکھنے کا شرعی حکم'' تحریر ہو چکا ہے۔ اِن شَاءَ اللّٰہ تعالٰی وہ جَلد شائع ہوگا اور اِس رسالہ میں مونچھوں کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔

مونچھیں کم کرو

سیِّدنا حضرت عبداللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اِمامُ الْمُرْسَلِیْن، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن، محبوبِ رَبُّ الْعٰلَمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُبین ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللِّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ [1]
وَ فِیْ رِوَایَةٍ اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى [2]

ترجَمہ: مُشرکین کی مُخالفت کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں خوب پَسْت کرو۔ اور ایک رِوایت میں ہے، مونچھیں خوب کم کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

[1] صحیح البخاری کتاب اللباس باب ۶۴ ص ۱۰۳۶ حدیث ۵۸۹۲، اس جیسی حدیث پاک صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب ۱۶ ص ۱۱۵ حدیث ۲۵۹/۵۴ [2] صحیح البخاری کتاب اللباس باب ۶۵ ص ۱۰۳۶ حدیث ۵۸۹۳ ، اس جیسی حدیث پاک صحیح مسلم حدیث ۲۵۹/۵۲

Marfat.com

شَوارِب شارِب کی جَمْع ہے جسے اُردو میں مونچھیں یا لبیں کہا جاتا ہے اور یہ وہ بال ہیں جو اوپر والے ہونٹ پر اُگتے ہیں۔

محترم بھائیو اور بُزرگو! انبیاء و مُرسَلین کے پیشوا و امام، پیغمبرِ ذی احترام، شارِعِ اسلام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مونچھوں کو گھٹانے اور داڑھیوں کے بڑھانے کا واضح طور پر حُکم فرمایا ہے۔ یاد رکھیے! داڑھی منڈانا اور مونچھوں کا بڑھانا یہ کُفّار و مشرکین کا وَتیرہ ہے، مسلمانوں پر اِس کی مخالفت کرنا لازم ہے۔ مگر افسوس آج کل مسلمانوں میں یہود و نصاریٰ اور ہُنود و مَجوس کی دیکھا دیکھی داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے کا رواج عام ہوگیا ہے۔ کُفّار و مشرکین کی نَقّالی کرتے ہوئے داڑھی و مونچھوں میں نئی نئی تَراش خَراش کی جاتی ہے۔ چُنانچہ

کُفّار و مُشرِکِین کی نَقّالی

صَدْرُالشَّرِیْعَہ حضرت علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِس زمانہ میں داڑھی مونچھ میں طرح طرح کی تراش خراش کی جاتی ہے۔ بعض داڑھی مونچھ کا بالکل ہی صفایا کرا دیتے ہیں، بعض لوگ مونچھوں کی دونوں جانب مونڈ کر بیچ میں (یعنی درمیان میں) ذرا سی باقی رکھتے ہیں جیسے معلوم ہوتا ہے کہ ناک کے نیچے دو مکھیاں بیٹھی ہیں۔ کسی کی داڑھی فرنچ کٹ اور کسی کی

Marfat.com

کرزن فیشن ہوتی ہے۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے، سب نصاریٰ کے اِتباع وتقلید میں ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے جذباتِ ایمانی اتنے زیادہ کمزور ہوگئے ہیں کہ وہ اپنے وقار و شِعار کو کھوتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اِن کو اِس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ ہم کیا تھے اور کیا ہوگئے۔ [1]

ڈاکٹر اقبال مرحوم فرماتے ہیں: ؎

وَضْع میں تم ہو نصاریٰ تو تَمَدُّن میں ہُنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہُود

غور کیجیے! مَرْد کے لیے مونچھیں بڑھانے میں کوئی حُسن وخوبی ہے نہ زینت وپاکیزگی بلکہ اُس کے لیے مونچھیں کم رکھنے میں زینت ہے۔ کیونکہ مونچھیں کم کرنا فطرت سے ہے اور فطرت میں قدرتی طور پر حُسن پایا جاتا ہے۔

مونچھیں کم کرنا فِطْرَت سے ہے

سیِّدنا حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا رِوایت فرماتے ہیں کہ رسولِ ہر جہاں، رَحمتِ عالَمیاں، محبوبِ ربِّ کون ومکاں جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشاں ہے:

مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ [2] ترجمہ: مونچھیں ترشوانا فطرت سے ہے۔

[1] بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ج ۲ ص ۷۰۵ حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا [2] صحیح البخاری کتاب اللباس باب ۶۳ ص ۱۰۳۶ حدیث ۵۸۸۸ ، صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب ۱۶ ص ۱۱۶ حدیث ۲۶۱/۵۶

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزرگو! یہاں فطرت سے مُراد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنتِ مبارکہ ہے، اِسے سُنّتِ ابراہیمی بھی کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے حکمِ شرعی کی وجہ سے سیّدنا حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مونچھیں تراشیں، اُن سے پہلے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے اس کا شرعی حکم نہ تھا، لیکن وہ حضراتِ قُدْسِیَہ عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی طبیعتِ مُقَدَّسَہ اور فطرتِ مُبارکہ کے تقاضے سے یہ کام کیا کرتے تھے۔ اس طرح مونچھیں تراشنا عِلاوہ آزیں داڑھی بڑھانا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال اُکھیڑنا اور زیرِ ناف بال مونڈنا اُن مُقَدَّس ہستیوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنّت بھی ہُوا۔ اور یہ کام اُن کی سنتِ عادیہ میں سے ہیں جنہیں ہم سنتِ زَوائد بھی کہتے ہیں۔ اور سیّدنا حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے یہ اُمور اُن سنتوں میں شمار کیے جانے لگے جن کو عمل میں لانا عبادت ہے، جنہیں ہم سنتِ لازِمہ کہتے ہیں۔

سُنّتِ خلیل عَلَیْہِ السَّلَام

سیّدنا حضرت یحییٰ بن سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ انہوں نے سیّدنا حضرت سعید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو فرماتے ہوئے سنا:

كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: رحمٰن (جَلَّ جَلَالُہٗ) کے خلیل حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) لوگوں میں پہلے وہ

Marfat.com

اَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ [1]

ہیں جنہوں نے (حکمِ شرعی کے سبب) اپنی مونچھیں تراشیں۔

سُنَّتِ انبیاءُ و مُرْسَلِیْن عَلَیْہِمُ السَّلَام

سیّدنا حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُصُّ اَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهٗ [2]

ترجمہ: نبیٔ پاک ﷺ مونچھیں تراشتے تھے یا (فرمایا کہ اُن سے کچھ) لیتے تھے اور رحمٰن (جَلَّ جَلَالُہٗ) کے خلیل حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام بھی) یہ کام کرتے تھے۔

شَیْخُ الْمُحَدِّثِیْن سیّدنا مُلَّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں ارشاد فرماتے ہیں:

فَالْاِقْتِدَاءُ بِالْحَبِيْبِ بَعْدَ الْخَلِيْلِ يُوْرِثُ الْاَجْرَ الْجَمِيْلَ وَ الثَّوَابَ الْجَزِيْلَ [3]

ترجمہ: تو (اللہ تعالیٰ کے) حبیب (ﷺ) کے ساتھ (اُس کے) خلیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کی پیروی کرنا بہت عمدہ اَجر اور بہت بڑا ثواب دیتا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب اللباس باب الترجل ص ۳۹۸ حدیث ۴۲۸۶ ، اسی طرح موطأ امام مالك كتاب صفة النبی ﷺ باب ۱ ص ۳۹۴ حدیث ۱۷۵۶ ، التمهید لابن عبد البر ج ۲۱ ص ۵۸ ، شعب الایمان باب ۴۰ ج ۵ ص ۲۱۱ حدیث ۶۳۹۲

[2] سنن الترمذی کتاب الادب باب ۱۶ ص ۶۴۷ حدیث ۲۷۶۰

[3] مرقاۃ المفاتیح کتاب اللباس باب الترجل الفصل الثانی ج ۸ ص ۲۸۴ حدیث ۴۴۳۷

Marfat.com

اِمامُ الْمُحَدِّثِیْن، خَاتَمُ الْمُحَقِّقِیْن سیِّدنا شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کی شَرْح میں ارشاد فرماتے ہیں:

یعنی مونچھوں کا کاٹنا اور پَسْت کرنا قدیم سُنّت ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام (بھی یہ کام) کیا کرتے تھے اور دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی (ایسا) کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ اس سے پہلے فطرت کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے۔ صرْف حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر یا تو اُن کی عظمتِ شان کی بِناء پر ہے یا اِس لیے کہ اِس شریعت کی اِبتداء (یعنی اِن اُمور کے حکمِ شرعی کے سبب رائج ہونے کا آغاز) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے ہے۔ [1]

محترم بھائیو اور بُزرگو! مونچھیں پَسْت کرنا سنتِ قدیمہ و مُتَوَاتِرہ ہے کہ یہ نہ صرْف ہمارے آقا و مولیٰ محمدِ مصطفٰے، احمدِ مجتبٰے، محبوبِ کبریا جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتِ مُقَدَّسہ ہے بلکہ جُملہ انبیاء و مُرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہء مُبارَکہ بھی ہے۔ صحابۂ کرام و تابِعین، تَبَع تابِعین و ائمۂ مُجْتَہِدین، بُزرگانِ دِین و اولیائے کاملین، علمائے صادقین و کامل مومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی میں اپنی مونچھیں تراشتے رہے اور کسی نے بھی اِس کے خلاف عمل نہیں کیا۔

[1] اشعۃ اللمعات کتاب اللباس باب الترجل الفصل الثانی ج ۳ ص ۶۱۴ (زیرحدیث ۴۲۳۸)

Marfat.com

توجّہ فرمایئے! حدیثِ پاک میں مونچھیں کتروانے کو فطرت کا کام قرار دیا ہے، جس سے معلوم ہُوا کہ حَدِّ شَرْع سے زیادہ مونچھیں بڑھانا خلافِ فطرت کام ہے اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس خلافِ فطرت کام کرنے والوں سے بطورِ تنبیہ اظہارِ بیزاری فرمایا ہے۔ چُنانچہ

اظہارِ ناراضی و بیزاری

اِمامُ الانبیاء، شہنشاہِ دوسرا، شافِعِ روزِ جزا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ والا ہے:

مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا ۔ [1]

ترجَمہ: جو اپنی مونچھوں میں سے کچھ نہ لے تو وہ ہم میں سے نہیں۔

یعنی وہ ہمارے طریقے اور ہماری سُنَّت پر نہیں ہے۔

محترم بھائیو اور بُزرگو! رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مونچھیں کم کرنے کا واضح طور پر حُکم صادِر فرمایا ہے اور جو لوگ حَدِّ شَرْع سے زیادہ مونچھیں رکھتے ہیں اُنہیں اِس مکروہ فعل سے باز رکھنے کے لیے اظہارِ ناراضی فرمایا ہے۔ مونچھیں پَسْت کرنا سنتِ قدیمہ مُتَوَاتِرہ ہے اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور اِس میں مَردوں کے لیے زینت ہے اور یہ منہ کو جو کھانے پینے کا راستہ ہے اُسے صاف ستھرا

[1] سنن الترمذی کتاب الادب باب ۱۶ ص ۶۴۷ حدیث ۲۷۶۱، مسند امام احمد ج ۴ ص ۳۶۸، السنن الکبریٰ للنسائی ج ۵ ص ۴۰۶ حدیث ۹۲۹۳، المعجم الکبیر ج ۵ ص ۱۸۵ حدیث ۵۰۳۳

Marfat.com

رکھنے کا باعث بھی ہے، عِلاوہ اَزیں اِس میں کُفّار و مُشرکین کی مخالفت بھی ہے، اور اِس میں اللہ تبارَک وتعالیٰ کے حبیب اور اُس کے خلیل اور دیگر انبیاء و مُرسلین عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی اِقۡتِداء و اِتِّباع بھی ہے جو بہت بڑے اَجۡر و ثواب کا مُوجِب ہے، اِس لیے ہم پر مونچھیں کم رکھنا لازم ہے۔

مونچھوں کی شرعی مقدار

مونچھوں کے بارے میں کسی حدیثِ پاک میں قَصّ (یعنی کاٹنا، تراشنا) کا لفظ آیا ہے اور کسی رِوایت میں جَزّ (یعنی کاٹنا، کترنا) کا لفظ آیا ہے اور کسی حدیث شریف میں اِحۡفَآء (یعنی خوب اچھی طرح کاٹنا، ترشوانا) کا لفظ آیا ہے اور کسی رِوایت میں اِنۡہَاک (یعنی کاٹنے میں مبالغہ کرنا، خوب پَسۡت کرنا) کا لفظ آیا ہے۔ اور اِن سب کا حاصل مونچھوں کو کم کرنا ہے اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عمل مبارَک بھی لمبی مونچھیں کاٹنے کو لازم کرتا ہے۔ چُنانچہ

لمبی مونچھیں کاٹ دیں

سیِّدنا حضرت مُغِیۡرَہ بن شُعۡبَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ رِوایت فرماتے ہیں کہ نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ اقدس میں لمبی مونچھوں والا ایک شخص حاضر ہُوا۔ تو نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسواک منگوائی پھر چُھری منگوائی۔

Marfat.com

فَقَصَّ شَارِبَ الرَّجُلِ عَلٰی سِوَاكٍ [1]

ترجمہ: تو (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ انور سے) اُس شخص کی (لمبی) مونچھوں کو مسواک پر (رکھ کر) کاٹ دیا۔

سیّدنا حضرت مُغِیْرَہ بن شُعْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے بارے میں بھی فرماتے ہیں:

اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ شَارِبِیْ عَلٰی سِوَاكٍ [2]

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کچھ مونچھیں مسواک پر لیں (یعنی کاٹیں)۔

لب کا کنارہ ظاہر ہو جائے

اِمامُ الْمُحَدِّثِیْن، خَاتَمُ الْمُحَقِّقِیْن سیّدنا شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

و مختار کوتاہ کردن آنہا ست چنانکہ پیدا گردد طرفِ لب و پست کردن آنہا چنانکہ اثرے ازاں بماند و حلق کردن مکروہ است و نزد بسیارے از علماء حلق نیز آمدہ [3]

ترجمہ: اور مختار (و پسندیدہ مذہب مونچھوں کو) کم کرنا ہے، اِس طرح کہ ہونٹ کا کنارہ ظاہر ہو جائے۔ اور اُنہیں اس طرح پَست (یعنی کم) کرنا (چاہیے) کہ اُن کا کچھ اثر (یعنی نشان) باقی رہے، اور اُن کا مونڈنا مکروہ ہے۔ اور بہت عُلَمَاءِ کرام (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی) سے مونڈنا بھی مَنْقُول ہے (یعنی اُن کے نزدیک مونڈنے میں بھی حرج نہیں)۔

[1] شرح معانی الآثار کتاب الکراھۃ باب حلق الشارب ج ۴ ص ۳۰۷ حدیث ۷۳۶، ۷۳۷
[2] اشعۃ اللمعات کتاب الطھارت باب السواك ج ۱ ص ۲۲۸ (زیر حدیث ۳۴۹)

Marfat.com

محترم بھائیو اور بُزرگو! حدیثِ پاک میں مونچھیں کم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مونچھیں کم کرنے کی دو صورتیں ہیں:

❶ مونچھوں کو کاٹنا ❷ مونچھوں کو مونڈنا

مونچھیں کاٹنے کا شرعی حکم

مونچھیں کاٹ کر پَست کرنا سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ ہے اور اِس کے سُنَّت ہونے پر تمام عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا اِتِّفاق ہے۔ چُنانچہ

علامہ سیِّد محمد امین المعروف بابنِ عابدین شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مجتبیٰ سے نَقْل فرماتے ہیں:

وَ الْقَصُّ مِنْهُ حَتّٰى يُوَازِيَ الْحَرْفَ الْاَعْلٰى مِنَ الشَّفَةِ الْعُلْيَا سُنَّةٌ بِالْاِجْمَاعِ [1]

ترجَمہ: اور اُن (مونچھوں) کو کاٹ کر اتنا کم کرنا کہ وہ اُوپر والے ہونٹ کے اُوپر والے کُنارے کے برابر ہو جائیں (یہ) بالا جماع سُنَّت ہے

یاد رکھیے! مونچھیں کاٹنے میں وُسعت ہے۔ مثلاً

1 مونچھوں کے بال کاٹ کر اِس حد تک کم کر دِیے جائیں کہ اُوپر والے ہونٹ کا کُنارہ خوب ظاہر ہو جائے۔ [2]

2 مونچھوں کے بال کاٹ کر اتنے کم کر دیے جائیں کہ وہ بھنوؤں (یعنی اَبرُو) کی مِثْل ہو جائیں۔ [3]

[1] رد المحتار کتاب الحظر و الاباحة فصل فی البیع ج ۹ ص ۶۷۱ [2] شرح صحیح مسلم للنواوی کتاب الطهارة باب خصال الفطرة ج ۱ ص ۱۲۹، اشعة اللمعات ج ۱ ص ۲۲۸، فتاوٰی عالمگیری کتاب الکراهیة باب ۱۹ ج ۵ ص ۳۵۸، رد المحتار ج ۹ ص ۶۷۱ [3] اشعة اللمعات ج ۱ ص ۲۲۸، فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸، بهار شریعت ج ۲ ص ۷۰۵

Marfat.com

3 مونچھوں کے بال کاٹ کر اِس قدر کم کر دِیے جائیں کہ وہ نہ ہونے کے قریب ہو جائیں۔ [1]

جیسا کہ آج کل قینچی کی بجائے مشین سے بال کاٹے جاتے ہیں۔ اگر مشین سے اِس طرح بال کاٹے جائیں کہ مونچھوں کی جڑیں نظر آئیں تو یہ بھی پَسْت کرنے کے حکم میں داخل ہے کیونکہ پَسْت کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ مونچھوں کا کچھ نشان باقی رہے۔

یاد رہے کہ یہ سب صورتیں جائز ہیں اور سُنّت مونچھوں کو کم کرنا ہے۔

سیِّدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مونچھیں ترشوانے میں مُبالغہ فرماتے تھے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی مونچھیں اِس قدر کتروا تے تھے کہ جِلد کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔ چُنانچہ

مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ

مروی ہے:

وَ كَانَ ابْنُ عُمَرُ يُحْفِيْ شَارِبَهٗ حَتّٰى يُنْظَرَ اِلٰى بَيَاضِ الْجِلْدِ [2]

ترجَمہ: حضرت عبد اللہ بن عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) اپنی مونچھیں (اِس قدر) کتر واتے تھے کہ جِلد کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔

[1] فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۰۶ [2] صحیح البخاری کتاب اللباس باب ۶۳ قص الشارب ص ۱۰۳۶

Marfat.com

مونچھیں مونڈنے کا شرعی حکم

مونچھیں کاٹ کر پَسْت کرنے میں تو عُلَمائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے درمیان کوئی بھی اختلاف نہیں ہے۔لیکن مونچھوں کو مونڈنے کے بارے میں علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، بعض عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی مونچھیں مونڈنے کو سُنّت وجائز فرماتے ہیں اور بعض عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اسے بدعت ومکروہ قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے اختلاف سے بچنے کے لیے مونچھیں مونڈنے سے اجتناب کرنا ہی بہتر ہے۔ چُنانچہ

ارشادِ اعلیٰحضرت

اعلیٰحضرت، عظیمُ البرکت، پاسبانِ دِین وملّت امام احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ایک اِسْتِفْتاء کا جواب دیتے ہوئے اِس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

لَبوں کی نسبت یہ حکم ہے کہ لبیں (یعنی مونچھیں) پَسْت کرو کہ نہ ہونے کے قریب ہوں۔ البتہ منڈوانا نہ چاہیے (کہ) اس میں عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کو اختلاف ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ [1]

[1] فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۰۶

Marfat.com

عِلاوہ آزیں مونچھیں مونڈنے سے اس لیے بھی گریز کرنا چاہیے کہ حدیثِ پاک میں اِسے خارجیوں کی علامت قرار دیا ہے۔ [1]

توجّہ فرمائیں

اگر کوئی شخص مونچھیں منڈواتا ہے تو محض اِس وجہ سے اُسے بُرا بھلا کہیں نہ ہدفِ تنقید بنائیں اور نہ اُس کی مخالفت کریں کہ عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی ایک جماعت نے مونچھیں منڈوانے کو جائز وسُنَّت قرار دیا ہے۔ اور ایک حدیثِ پاک میں مونچھیں (مٹانا یعنی) مُنڈوانا بھی آیا ہے۔ [2]

مونچھوں کے کَنارے بڑھانا جائز ہے

اِمامُ الْمُحَدِّثِیْن، خَاتَمُ الْمُحَقِّقِیْن سیِّدنا شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

مونچھوں کے داڑھی سے ملے ہوئے کناروں کے بال (جنہیں سِبالہ کہتے ہیں کا) بڑھانا جائز ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور بعض دوسرے صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوان) سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ [3]

اِسی طرح فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ [4]

---

[1] شرح صحیح مسلم للسعیدی ج ۱ ص ۹۲۴ [2] بہار شریعت ج ۲ ص ۷۰۵
[3] اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۲۲۸ (زیر حدیث ۳۴۹) [4] فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸

Marfat.com

مونچھوں کو تاؤ دینا جائز ہے

امیر المؤمنین سیّدنا حضرت عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں مروی ہے:

آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) جب کسی مُعاملہ میں غور فرماتے تھے تو اپنی مونچھوں کو بَل دیا کرتے تھے۔ [1]

اِس سے معلوم ہُوا کہ مونچھوں کو تاؤ دینا (یعنی مونچھوں کے کُناروں کو مروڑنا یا بَل دینا) جائز ہے جبکہ اِزراہِ غُرور و تکبر نہ ہو۔

یاد رکھیے! مُجاہدین کو دَارُ الْحَرْب (یعنی اسلام دُشمن مُلک) میں مونچھیں اور ناخن بڑھانا مستحب ہے تا کہ دشمنوں پر رُعب و دبدبہ اور ہیبت طاری ہو۔ چُنانچہ

مُجاہدین کو ناخن و مونچھیں بڑھانا مستحب ہے

دُرِّ مُختار میں ہے:

وَ یُسْتَحَبُّ قَلْمُ اَظَافِیْرِہٖ اِلَّا لِمُجَاهِدٍ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ فَیُسْتَحَبُّ تَوْفِیْرُ شَارِبِہٖ وَ اَظْفَارِہٖ [2]

ترجمہ: اور اپنے ناخنوں کا کاٹنا مستحب ہے سِوا مجاہد کے (جبکہ وہ دَارُ الْحَرْب میں ہو کہ) دَارُ الْحَرْب میں اُسے اپنی مونچھوں اور ناخنوں کا بڑھانا مستحب ہے

[1] شرح صحیح مسلم للسعیدی ج ۱ ص ۹۲۲ از اکمال اکمال المعلم لابی مالکی ج ۲ ص ۳۷ [2] درمختار ج ۹ ص ۶۶۸

Marfat.com

اِمامُ الْمُحَدِّثِیْن ،خَاتَمُ الْمُحَقِّقِیْن سیّدنا شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

و غازیاں را زیادہ گذاشتن نیز آمدہ است کہ باعث ہیبت در چشم اعداست [1]

ترجَمہ: اور غازیوں کے لیے (مونچھوں کا) بڑھانا بھی آیا ہے (اور اُن کے علاوہ دوسروں کے لیے بالاتفاق مکروہ ہے اور مجاہدین کے لیے لمبی اور گھنی مونچھیں رکھنا اس لیے جائز ہے) کہ یہ دشمنوں کی نگاہ میں ہیبت (یعنی رُعب و دبدبہ) کا باعث ہے۔

اسی طرح فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ رضویہ میں ہے۔ [2]

مونچھیں کاٹنے کی شرعی میعاد

محترم بھائیو اور بزرگو! ہر جمعہ کو مونچھیں کاٹنا سنت ہے اور اس کے نہ کاٹنے کی زیادہ سے زیادہ مُدَّت چالیس (۴۰) دن ہے۔ [3]

مدت چالیس (۴۰) دن

سیّدنا حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں:

وُقِّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَ تَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَ نَتْفِ الْاِبْطِ وَ

ترجَمہ: مونچھیں کاٹنے اور ناخن ترشوانے اور بَغَل کے بال اُکھیڑنے اور مُوئے زیرِ ناف مُونڈنے میں

[1] اشعۃ اللمعات کتاب الطھارت باب السواك ج ۱ ص ۲۲۸ [2] فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸ ، فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۵۹۲ [3] مرآۃ المناجیح کتاب اللباس باب الترجل ج ۶ ص ۱۴۸ زیرحدیث ۴۴۲۴

Marfat.com

حَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۔ [1]

ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا گیا کہ ہم (انہیں) چالیس راتوں سے زیادہ نہ چھوڑیں (یعنی چالیس دن کے اندر اِن کاموں کو ضرور کرلیں)

اِمَامُ الْمُحَدِّثِيْن، خَاتَمُ الْمُحَقِّقِيْن سیّدنا شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس حدیثِ پاک کی شَرْح میں ارشاد فرماتے ہیں:

یعنی نبیٔ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمارے لیے وقت مقرر فرمایا ہے کہ ان کاموں پر چالیس دن سے زیادہ نہیں گزرنے چاہییں، اور افضل یہ ہے کہ چالیس[40] دن سے پہلے (یہ کام) کیے جائیں۔ [2]

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

کہتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہر جمعہ کو مونچھیں اور ناخن کاٹتے تھے۔ موئے زیرِ ناف بیس[20] دن میں صاف کرتے اور بغلوں کے بال چالیس[40] دن میں اکھیڑتے تھے۔ [3]

[1] صحیح مسلم کتاب الطهارة باب ۱۶ ص ۱۱۵ حدیث ۲۵۸، سنن ابن ماجه کتاب الطهارة باب ۸ ص ۶۱ حدیث ۲۹۵، اسی طرح سنن الترمذی کتاب الادب باب ۱۵ ص ۶۴۷ حدیث ۲۷۵۹، سنن ابو داؤد کتاب الترجل باب ۱۶ ص ۶۵۸ حدیث ۴۲۰۰، سنن نسائی کتاب الطهارة باب ۱۳ ص ۱۱ حدیث ۱۴

[2] ، [3] اشعة اللمعات کتاب اللباس باب الترجل الفصل الاول ج ۳ ص ۶۰۹ (زیرِ حدیث ۴۲۲۳)

Marfat.com

چالیس دن سے زیادہ بڑھانا جائز نہیں

اعلیٰحضرت ،امامِ اہلسنت ،مجددِ دین وملّت اَلشّاہ احمد رضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ ناخنوں کے بارے میں ایک اِسْتِفْتاء کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

چالیس روز سے زیادہ ناخن یا موئے بغل یا موئے زیرِ ناف (یا مونچھیں) رکھنے کی اجازت نہیں۔ بعد چالیس روز کے گناہ گار رہوں گے۔ایک آدھ بار (ایسا کرنے) میں گناہِ صغیرہ ہوگا (اوراس کی) عادت ڈالنے سے کبیرہ (گناہ) ہوجائے گا۔(اوروہ) فِسْق ہوگا۔

(یہ تحریر فرمانے کے بعد آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے سیِّدنا حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی مذکورہ حدیثِ پاک نَقْل فرمائی اوراُس کے بعد تحریر فرمایا:

دُرِّمُخْتَار میں ہے:

كُرِهَ تَرْكُهٗ وَرَاءَ الْاَرْبَعِيْنَ ترجَمہ: چالیس روز سے زیادہ چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

رِدُّالْمُحْتار میں ہے:

اَیْ تَحْرِيْمًا لِّقَوْلِ الْمُجْتَبٰى وَ لَا عُذْرَ فِيْمَا وَرَاءَ ترجَمہ: یہاں کراہت سے مکروہِ تحریمی مُراد ہے،اَلْمُجْتَبٰی کے اِس قول کی وجہ سے کہ

Marfat.com

الْاَرْبَعِیْنَ وَ یَسْتَحِقُّ الْوَعِیْدَ [1]

چالیس دن سے زیادہ دیر لگانے میں کوئی عُذر (قبول) نہیں۔ لہٰذا اگر ایسا کیا گیا تو پھر (عذاب کی) دھمکی کا مستحق ہے۔

شَرعی اَحکام

1 مونچھوں کو کم کرنا سُنَّت ہے۔ اتنی کم کی جائیں کہ اَبرُو کی مثل ہو جائیں یعنی اتنی کم ہو جائیں کہ اُوپر والے ہونٹ کے بالائی حصہ سے نہ لٹکیں [2] یعنی اوپر والے ہونٹ کا کنارہ خوب کُھل جائے تاکہ پانی پیتے وقت مونچھوں کے بال پانی میں نہ ڈُوبیں۔ [3]

2 اگر مونچھیں کم کرنے میں مُبالغہ کیا جائے تو بھی کوئی مُضایقہ نہیں۔ [4]

3 مونچھوں پر مشین پھروانا بھی جائز ہے۔ البتہ مشین پِھروانے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کم از کم بالوں کی جڑیں باقی رہیں اور دکھائی دیں۔ اگر مشین اس طرح پھروائی کہ جڑوں کا بھی صفایا ہو گیا تو یہ مونچھوں کا کم کرنا نہیں بلکہ مونڈنا کہلائے گا۔

4 مونچھیں مونڈنے سے بچنا بہتر ہے کہ اس میں عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا اختلاف ہے۔

[1] فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۷۸، ۶۷۹ [2] بہارشریعت ج ۲ ص ۷۰۵
[3] مرآۃ المناجیح ج ۶ ص ۱۴۷ [4] ماخوذ از فتاویٰ خلیلیہ ج ۳ ص ۱۸۰

Marfat.com

5 لمبی اور گھنی مونچھیں رکھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ مونچھیں اوپر والے ہونٹ کے کُنارے سے اُوپر ہوں۔

6 داڑھی سے ملے ہوئے مونچھوں کے کُناروں کے بالوں کو بڑھانا جائز ہے

7 لمبی مونچھوں کے کُناروں کو بَل دینا جائز ہے مگر یہ بطورِ غُرور و تکبر نہ ہو۔

8 مونچھیں اتنی بڑھانا کہ منہ میں آئیں ناجائز و گناہ اور طریقہء کُفّار و مُشرکین ہے۔ [1]

9 غازی اور مُجاہد کے لیے دَارُالْحَرْب میں مونچھیں بڑھانا مستحب ہے تا کہ دشمنوں پر اُس کا رُعب و ہیبت طاری ہو۔

10 ہر جُمُعَہ کو مونچھیں کاٹنا سُنَّت ہے۔

11 اگر ہر جمعہ کو نہ ترشوائے تو پندرہویں دن (کٹوالے)۔ اس کی انتہائی مدت چالیس دن ہے۔ [2]

12 چالیس دن سے زیادہ مونچھیں بڑھانا مکروہِ تحریمی ہے کہ اگر ایک آدھ بار ایسا کیا تو صغیرہ گناہ ہے اور اگر (مَعَاذ اللہ) اس کی عادت بنالی تو کبیرہ گناہ ہے۔

13 اگر کسی شخص کی مونچھیں چالیس دن سے پہلے اِس قدر بڑھ جائیں کہ وہ منہ میں آئیں تو وہ چالیس دن کا انتظار نہ کرے بلکہ فی الفور انہیں کم کرائے کہ چالیس دن کی مدت عادیہ ہے۔ اَصْل مقصود منہ کو مونچھوں کے بالوں سے صاف رکھنا ہے۔

[1] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۸۴ [2] بہار شریعت ج ۲ ص ۷۰۴

Marfat.com

14 جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہے اُس کے لیے ذِی الْحَجَّہ کا چاند نظر آنے کے بعد ناخن اور بالوں کا نہ کاٹنا مستحب ہے۔ اگر کسی نے عُذر سے یا بِلا عذر اکتیس[۳۱] بتیس[۳۲] دن تک ناخن نہیں کاٹے یا مونچھیں نہیں تراشیں یا مُوئے بغل یا مُوئے زیرِ ناف صاف نہیں کیے کہ بقرعید کا چاند نظر آ گیا تو اگر چہ وہ شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو مگر وہ اس مستحب پر عمل نہیں کر سکتا کیونکہ اگر وہ دسویں ذِی الْحَجَّہ تک اُنہیں نہیں کاٹے گا تو اُنہیں نہ کاٹے ہوئے اکتالیس[۴۱] بیالیس[۴۲] دن ہو جائیں گے اور چالیس[۴۰] دن سے زیادہ ان کا بڑھانا گناہ ہے۔ اور فعلِ مستحب کے لیے گناہ کرنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ اِن کاموں کے لیے قربانی کا انتظار ہرگز نہ کرے۔ چالیس دن تک اُنہیں کاٹ لے، وگرنہ گناہ گار ہوگا۔ [1]

15 مونچھیں کاٹنے کی اِبتداء دائیں جانب سے کرنا مستحب ہے۔ [2]

16 انسان کو اختیار ہے کہ خُود مونچھیں کاٹے یا کسی دوسرے سے کٹوائے۔ [3]

17 اگر کسی عورت کے چہرہ پر داڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو اُسے اُن بالوں کو صاف کرنا مستحب ہے۔ [4]

---

[1] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲۰ ص ۳۵۳، ۳۵۴ [2] ، [3] شرح مسلم للنواوی ج ۱ ص ۱۲۹

[4] رد المحتار کتاب الحظر و الاباحۃ فصل فی النظر و اللمس ج ۹ ص ۶۱۵

Marfat.com

مراجِع و مصادِر

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف/مؤلف	سنِ وصال	مطبوعہ
۱	قرآن مجید	کلام الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ		قدرت اللہ کمپنی اردو بازار لاہور
۲	کنز الایمان	امام احمد رضا خان محدث بریلوی	۱۳۴۰	قدرت اللہ کمپنی اردو بازار لاہور
	کتب تفاسیر			
۳	احکام القرآن	امام ابوبکر احمد بن علی رازی الجصاص	۳۷۰	دار الفکر بیروت لبنان
۴	بحر العلوم	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی	۳۷۵	مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ
۵	معالم التنزیل	محی السنہ ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی	۵۱۶	مکتبۃ البابی الحلبی مصر
۶	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر الرازی	۶۰۶	مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور
۷	انوار التنزیل	قاضی عبداللہ بن عمر البیضاوی	۶۸۵	دار فراس للنشر والتوزیع مصر
۸	مدارك التنزیل و حقائق التاویل	امام عبداللہ بن احمد النسفی	۷۱۰	دار الکتب العربیہ پشاور
۹	لباب التأویل فی معانی التنزیل	علامہ ابو الحسن علی بن محمد الخازن	۷۴۱	مکتبۃ البابی الحلبی مصر
۱۰	تفسیر القرآن العظیم	علامہ اسمٰعیل بن عمر بن کثیر	۷۷۴	دار الفکر بیروت لبنان
۱۱	الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی	۹۱۱	دار الفکر بیروت لبنان
۱۲	تفسیر جلالین	امام جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی	۹۱۱	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
۱۳	روح البیان	مجمع البحرین شیخ اسماعیل حقی	۱۱۳۷	دار الاحیاء التراث العربی بیروت
۱۴	تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۱۲۲۵	ندوۃ المصنفین انڈیا
۱۵	روح المعانی	علامہ سید محمود آلوسی	۱۲۷۰	دار الاحیاء التراث العربی بیروت
۱۶	الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح	امام المتکلمین علامہ نقی علی خان بریلوی	۱۲۹۷	ضیاء الدین پبلیکیشنز کھارادر کراچی
۱۷	خزائن العرفان	صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی	۱۳۶۷	قدرت اللہ کمپنی اردو بازار لاہور
۱۸	نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	۱۳۹۱	پیر بھائی کمپنی اردو بازار لاہور
۱۹	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	۱۳۹۱	مکتبہ اسلامیہ گجرات
۲۰	التبیان مع البیان	غزالئ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی	۱۴۰۶	کاظمی پبلیکیشنز انوار العلوم ملتان
۲۱	تبیان القرآن	علامہ غلام رسول سعیدی	۱۴۳۷	فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور
	کتب احادیث			
۲۲	موطأ امام مالك	امام مالک بن انس الاصبحی	۱۷۹	دار الکتاب العربی بیروت
۲۳	کتاب الجہاد	امام عبداللہ بن مبارک	۱۸۱	الدار التونسیۃ تیونس
۲۴	مسند الحمیدی	امام عبداللہ بن زبیر الحمیدی	۲۱۹	دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

۲۵	مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ	۲۳۵	مکتبۃ الرشد ریاض
۲۶	مسند الامام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل	۲۴۱	دارالفکر بیروت لبنان
۲۷	مسند عبد بن حمید	امام عبد بن حمید بن نصر	۲۴۹	مکتبۃ السنۃ القاھرہ
۲۸	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶	دارالسلام للنشر والتوزیع ریاض
۲۹	صحیح مسلم	امام مسلم بن الحجاج	۲۶۱	دارالکتب العلمیہ بیروت
۳۰	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی	۲۷۳	دارالسلام ریاض
۳۱	سنن ابو داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث	۲۷۵	دارالکتب العلمیہ بیروت
۳۲	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹	دارالکتب العلمیہ بیروت
۳۳	شمائل الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹	فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
۳۴	مسند الحارث/زوائد الھیثمی	علامہ حارث بن ابی اسامہ	۲۸۲	مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ المدینۃ المنورہ
۳۵	مسند البزار	امام احمد بن عمر البزار	۲۹۲	مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ المنورہ
۳۶	سنن النسائی	امام احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳	دارالکتب العلمیہ بیروت
۳۷	سنن الکبریٰ	امام احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳	دارالکتب العلمیہ بیروت
۳۸	مسند ابو یعلیٰ	امام ابویعلیٰ احمد بن علی	۳۰۷	دارالمامون للتراث دمشق
۳۹	معجم ابو یعلیٰ	امام ابویعلیٰ احمد بن علی	۳۰۷	ادارۃ العلوم الاثریہ فیصل آباد
۴۰	صحیح ابن خزیمہ	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری	۳۱۱	المکتب الاسلامی بیروت
۴۱	شرح معانی الآثار	امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱	مکتبہ حقانیہ ملتان
۴۲	صحیح ابن حبان	امام محمد بن حبان التمیمی	۳۵۴	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
۴۳	المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰	دارالحرمین القاھرہ
۴۴	المعجم الکبیر	امام سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰	مکتبۃ العلوم والحکم الموصل
۴۵	مسند الشامین	امام سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
۴۶	الکامل فی ضعفاء الرجال	امام عبداللہ بن عدی الجرجانی	۳۶۵	دارالفکر بیروت لبنان
۴۷	سنن دار قطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی	۳۸۵	دارالمعرفۃ بیروت لبنان
۴۸	المستدرک	امام محمد بن عبداللہ الحاکم	۴۰۵	دارالکتب العربی بیروت
۴۹	حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰	دارالکتاب العربی بیروت
۵۰	دلائل النبوۃ	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰	دارالنفائس بیروت
۵۱	مسند الشہاب	علامہ محمد بن سلامۃ القضاعی	۴۵۴	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
۵۲	السنن الکبریٰ	امام احمد بن حسین البیہقی	۴۵۸	مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ
۵۳	شعب الایمان	امام احمد بن حسین البیہقی	۴۵۸	دارالکتب العلمیہ بیروت
۵۴	دلائل النبوۃ	امام احمد بن حسین البیہقی	۴۵۸	دارالریان للتراث القاھرہ
۵۵	الفردوس بماثور الخطاب	امام شیرویہ بن شہردار الدیلمی	۵۰۹	دارالکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

۵۶	شرح السنة	امام حسین بن مسعود البغوی	۵۱۶	دار الکتب العلمیہ بیروت
۵۷	مشکوٰۃ المصابیح	امام ولی الدین محمد بن خطیب تبریزی	۷۴۰	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
۵۸	نصب الرایة	امام عبداللہ بن یوسف زیلعی	۷۶۲	دار الحدیث مصر
۵۹	الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی	۹۱۱	دار الکتب العلمیہ بیروت
۶۰	کنز العمال	علامہ علاؤالدین علی المتقی	۹۷۵	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
۶۱	جامع الاحادیث	علامہ محمد حنیف خان رضوی	۱۴۳۸	شبیر برادرز اردو بازار لاہور

کتب شروح حدیث

۶۲	التمہید	امام یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر	۴۶۳	وزارۃ عموم الاوقاف والشؤون الاسلامیہ المغرب
۶۳	کشف المشکل من حدیث الصحیحین	علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی	۵۹۷	دار الوطن ریاض
۶۴	شرح مسلم	امام یحییٰ بن شرف نواوی	۶۷۶	قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
۶۵	فتح الباری شرح صحیح البخاری	امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی	۸۵۲	مکتبۃ الغزالی دمشق
۶۶	عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی	۸۵۵	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۶۷	شرح سنن ابن ماجه	امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی	۹۱۱	قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
۶۸	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	علامہ علی بن سلطان محمد القاری	۱۰۱۴	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۶۹	اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۷۰	مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	۱۳۹۱	مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور
۷۱	نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	۱۴۲۱	فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور
۷۲	حاشیہ اشعۃ اللمعات	علامہ عبدالحکیم شرف قادری	۱۴۲۸	فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور
۷۳	شرح مسلم	علامہ غلام رسول سعیدی	۱۴۳۷	فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور

کتب تاریخ وتذکرہ

۷۴	الطبقات الکبریٰ	امام محمد بن سعد البصری	۲۳۰	دار صادر بیروت
۷۵	التاریخ الکبیر	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶	دار الفکر بیروت
۷۶	تاریخ بغداد	امام احمد بن علی ابوبکر الخطیب البغدادی	۴۶۳	دار الکتب العلمیہ بیروت
۷۷	تذکرۃ الحفاظ	علامہ محمد بن طاہر بن القیسرانی	۵۰۷	دار الصمیعی الریاض
۷۸	تاریخ دمشق	امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر	۵۷۱	دار الفکر بیروت لبنان
۷۹	البدایة والنہایة	امام اسمٰعیل بن عمر بن کثیر	۷۷۴	دار احیاء التراث العربی بیروت
۸۰	الاصابہ فی معرفۃ الصحابۃ	امام احمد علی بن حجر العسقلانی	۸۵۲	دار الجبل بیروت
۸۱	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی	۹۱۱	نور محمد کارخانہ تجارت آرام باغ کراچی

Marfat.com

۸۲	کشف الخفاء	علامہ اسمٰعیل بن محمد العجلونی	۱۱۶۲	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

کتب تصوف، سیرت وفضائل

۸۳	قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن الحسن المکی	۳۸۶	دار التراث القاہرہ
۸۴	احیاء العلوم	امام محمد غزالی	۵۰۵	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۸۵	الشفاء	علامہ قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی	۵۴۴	عبدالتواب اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان
۸۶	بوستان	شیخ شرف الدین سعدی شیرازی	۶۹۱	اہل السنہ پبلیکیشنز دینہ ضلع جہلم
۸۷	مدارج النبوت	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور
۸۸	ذکر جمیل	علامہ محمد شفیع اوکاڑوی	۱۴۰۴	مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

کتب فقہ حنفی

۸۹	المختصر	علامہ احمد بن محمد بن احمد القدوری	۴۲۸	ضیاء العلوم پبلیکیشنز راولپنڈی
۹۰	المبسوط	شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی	۴۸۳	دار المعرفۃ بیروت
۹۱	بدائع الصنائع	علامہ ابوبکر بن مسعود کاسانی	۵۷۸	دار الکتاب العربی بیروت
۹۲	الہدایۃ	علامہ ابوالحسن علی بن ابوبکر المرغینانی	۵۹۳	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
۹۳	کنز الدقائق	علامہ ابوالبرکات احمد بن محمد نسفی	۷۱۰	مطبع مجتبائی دہلی
۹۴	تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق	علامہ فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی	۷۴۳	مکتبہ امدادیہ ملتان
۹۵	البنایۃ فی شرح الہدایۃ	علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی	۸۵۵	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۹۶	فتح القدیر	علامہ کمال الدین بن ہمام	۸۶۱	دار الکتب العلمیہ بیروت
۹۷	ملتقی الابحر مع مجمع الانہر	امام ابراہیم بن محمد الحلبی	۹۵۶	احیاء التراث العربی بیروت
۹۸	البحر الرائق شرح کنز الدقائق	شیخ زین الدین بن ابراہیم بن نجیم	۹۷۰	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۹۹	مراقی الفلاح	علامہ حسن بن عمار الشرنبلالی	۱۰۶۹	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۱۰۰	مجمع الانہر فی شرح ملتقی الا[illegible]	شیخ عبداللہ بن محمد سلیمان المعروف بداماد آفندی	۱۰۷۸	احیاء التراث العربی بیروت
[illegible]	الدر المختار	علامہ علاؤ الدین محمد بن علی الحصکفی	۱۰۸۸	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۱۰۲	عالمگیری	علامہ مولانا الشیخ نظام	۱۱۶۱	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۱۰۳	حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح	علامہ احمد بن محمد الطحطاوی	۱۲۳۱	مکتبۃ البابی الحلبی مصر
۱۰۴	رد المحتار	علامہ سید محمد امین المعروف ابن عابدین شامی	۱۲۵۲	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۱۰۵	منحۃ الخالق علی البحر الرائق	علامہ سید محمد امین المعروف ابن عابدین شامی	۱۲۵۲	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۱۰۶	بہار شریعت	صدر الشریعہ محمد امجد علی قادری	۱۳۶۷	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
۱۰۷	قانون شریعت	مولانا شمس الدین رضوی جونپوری	۱۴۱۰	فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور

Marfat.com

کتب فقہ شافعی

۱۰۸	المجموع شرح المہذب	محی الدین بن شرف نووادی	۶۷۶	دارالفکر بیروت
۱۰۹	اسنی المطالب فی شرح روض الطالب	ابو یحییٰ زکریا انصاری شافعی	۹۲۶	مطبعۃ المیمنیۃ مصر
۱۱۰	فتح المعین	علامہ زین الدین بن عبدالعزیز المليباری	۹۸۲	دارالفکر بیروت
۱۱۱	اعانۃ الطالبین	علامہ ابوبکر عثمان بن محمد شطاالدمیاطی المعروف بالبکری	۱۳۱۰	دارالفکر بیروت
۱۱۲	حواشی الشروانی	علامہ عبدالحمید الشروانی	---	دارالفکر بیروت

کتب فقہ مالکی

۱۱۳	مواہب الجلیل	علامہ محمد بن عبدالرحمٰن المغربی	۹۵۴	دارالفکر بیروت
۱۱۴	الفواکہ الدوانی	علامہ احمد بن غنیم مالکی	۱۱۲۵	دارالفکر بیروت
۱۱۵	حاشیۃ الدسوقی علی شرح الکبیر	علامہ محمد بن احمد بن عرفۃ الدسوقی	۱۲۳۰	دارالفکر بیروت
۱۱۶	الفقہ علی المذاہب اربعہ	علامہ عبدالرحمٰن الجزیری	۱۳۶۰	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی

کتب فقہ حنبلی

۱۱۷	دلیل الطالب لنیل المطالب	علامہ مرعی بن یوسف الکرمی	۱۰۳۳	المکتب الاسلامی بیروت
۱۱۸	منار السبیل	علامہ ابراہیم بن محمد بن سالم بن ضویان	۱۳۵۳	مکتبۃ المعارف الریاض
۱۱۹	الفقہ علی المذاہب اربعۃ	علامہ عبدالرحمٰن الجزیری	۱۳۶۰	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی

کتب اصول فقہ

۱۲۰	التلویح شرح التوضیح	علامہ سعدالدین مسعود تفتازانی	۷۹۲	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
۱۲۱	نور الانوار	علامہ شیخ احمد المعروف بہ ملاجیون	۱۱۳۰	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
۱۲۲	قمر الاقمار	علامہ محمد عبدالحلیم الانصاری اللکھنوی	۱۳۰۴	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

کتب فتاویٰ

۱۲۳	فتاویٰ ارشادیہ	علامہ ارشاد حسین رامپوری	۱۳۱۱	دارالعلوم طاہر آباد نواں کوٹ ضلع لیہ
۱۲۴	احکام الملۃ الحقۃ فی تفسیق قاطع اللحیۃ	علامہ شاہ محمد سلامت اللہ	۱۳۳۸	مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور
۱۲۵	فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا خان محدث بریلوی	۱۳۴۰	رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور
۱۲۶	احکام شریعت	امام احمد رضا خان محدث بریلوی	۱۳۴۰	مدینہ پبلشنگ کمپنی جناح روڈ کراچی
۱۲۷	فتاویٰ بحر العلوم	مفتی عبدالمنان اعظمی	۱۳۴۴	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
۱۲۸	فتاویٰ دیداریہ	علامہ سید محمد دیدار علی شاہ	۱۳۵۴	مکتبۃ العصر کریالہ جی ٹی روڈ گجرات
۱۲۹	فتاویٰ صدر الافاضل	صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی	۱۳۶۷	شبیر برادرز اردو بازار لاہور

Marfat.com

۱۳۰	فتاویٰ ملك العلماء	علامہ محمد ظفر الدین بہاری	۱۳۸۲	نوری کتب خانہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور
۱۳۱	فتاویٰ محدث اعظم	علامہ محمد سردار احمد چشتی قادری	۱۳۸۲	مکتبہ قادریہ فیصل آباد
۱۳۲	فتاویٰ اجملیہ	مفتی محمد اجمل قادری	۱۳۸۳	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
۱۳۳	فتاویٰ مظہریہ	مفتی مظہر اللہ دہلوی	۱۳۸۶	ادارۂ مسعودیہ ناظم آباد کراچی
۱۳۴	حبیب الفتاویٰ	مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی	۱۳۹۵	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
۱۳۵	الفتاویٰ المصطفویہ	مفتیٔ اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا قادری	۱۴۰۲	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
۱۳۶	فتاویٰ نوریہ	مفتی محمد نور اللہ نعیمی	۱۴۰۳	دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور
۱۳۷	فتاویٰ خلیلیہ	مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی	۱۴۰۵	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور۔ کراچی
۱۳۸	وقار الفتاویٰ	مفتی محمد وقار الدین قادری	۱۴۱۳	بزم وقار الدین گلستان مصطفےٰ کراچی
۱۳۹	فتاویٰ فیض الرسول	مفتی جلال الدین احمد امجدی	۱۴۲۲	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
۱۴۰	فتاویٰ نعیمیہ	صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد نعیمی	۱۴۲۵	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور۔ کراچی
۱۴۱	فتاویٰ جماعتیہ	مفتی غلام رسول نقشبندی	۱۴۳۱	دار العلوم جامعہ جماعتیہ شاہ عالمی لاہور
۱۴۲	فتاویٰ یورپ	مفتی عبد الواجد قادری	---	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
۱۴۳	فتاویٰ بریلی شریف	مفتیان کرام مرکزی دار الافتاء بریلی شریف	---	شبیر برادرز اردو بازار لاہور

کتب متفرقہ

۱۴۴	التعریفات	علامہ میر سید شریف علی بن محمد جرجانی	۸۱۶	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
۱۴۵	حدائق بخشش	امام احمد رضا خان محدث بریلوی	۱۳۴۰	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
۱۴۶	جہنم کے خطرات	علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی	۱۴۰۶	دار الکتب الحنفیہ کھارادر کراچی
۱۴۷	مسائل نماز	علامہ سید محمود احمد رضوی	۱۴۱۹	رضوان کتب خانہ لاہور
۱۴۸	رشد الایمان	علامہ محمد عبد الرشید قادری رضوی	۱۴۲۳	مکتبہ رضویہ سمندری ضلع فیصل آباد
۱۴۹	اسلام اور داڑھی	علامہ منظور احمد فیضی	۱۴۲۷	صدیقی پبلشرز کراچی
۱۵۰	اسلامی داڑھی و امام اور داڑھی	علامہ محمد فیض احمد اویسی	۱۴۳۱	ادارہ تالیفات اویسیہ سیرانی روڈ بہاولپور
۱۵۱	دعوت عمل	مفتی ابو داؤد محمد صادق قادری	۱۴۳۶	ادارۂ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالا
۱۵۲	داڑھی کی اہمیت	مفتی محمد امین نقشبندی	۱۴۳۹	تحریک تبلیغ الاسلام جناح کالونی فیصل آباد
۱۵۳	داڑھی اسلام کا عظیم شعار ہے	مفتی محمد اعظم صاحب	-	مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر
۱۵۴	معدن اخلاق	مولانا رمضان علی قادری	-	شرکۃ قادریہ نجھورو (سندھ)
۱۵۵	رسائل جامی	مفتی عبد الرحمٰن جامی سعیدی	-	مدرسہ جمال القرآن غازی روڈ لاہور
۱۵۶	نماز کے مسائل	مفتی محمد عبد العلیم سیالوی	-	ادارہ عرفات جامعہ نعیمیہ لاہور
۱۵۷	جدید شرعی مسائل	صاحبزادہ ڈاکٹر محمد زبیر الوری	-	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور۔ کراچی

رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

Marfat.com

داڑھی رکھنے کا شرعی حکم اور ہمارا کردار

مؤلف

امیرِ تبلیغ اسلامی شیخِ طریقت حضرت مولانا

محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی

مکتبۃ الاسلام
قادری منزل 5/36 سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور
0334-7392411
042-37483308

Marfat.com